

مخدومی و مکرمی جناب معلی القاب مخزن علوم مجمع فنون ملاطون عصر اسکو
 دہر سیحازمان خان بھارڈاکر رحیم خان صاحب ممبر سنٹ ڈیکل فیلو
 پنجاب یونیورسٹی لاہور و سپرنٹنڈنٹ آنریری سرجن دام اقبال کرم فاضل
 کے احسانات برغایات و توجہات برہنایات جو مجھ پر ہمہ نازیدہ غلام پر
 مسندول ہیں احاطہ تحریر سے باہر ہیں ۵ ہر موکر بدن بنکر زبان مختار
 تب ہی نذرہ ایک شکر و نثار ادا ہو تو یہ چند اوراق جو آپ کی استعداد
 و فضیلت کے روبرو خدنی پارہ بلکہ اُس سے بھی کم ہیں بنام نامی ام
 گرامی مزین کر کے نذر بامید شرف قبولیت کرتا ہوں کیونکہ
 خالص صاحب ممدوح الوصف کے الطاف برپایان پر تہ دل سہو یقین
 واثق اور امید صادق ہے کہ اس بصاعت فرجات پر ایک نظر التفات
 اثر سے مجھے سچیدان کو اقران و امثال میں ممتاز فرماویں گے۔ کہ قبول
 اندر ہے بخیر و شرف۔



شائد بے انتہاد سپاس خارج از احصار اوس حکیم علی الاطلاق کو لایق و فایق ہے کہ جس نے حرکات
 سرینہ بصری فلک کو اپنے ید قدرت سے جاری کر رکھا ہے اور مختلف اجزائے ذرع اجسام زمینی حیات
 کو بوسیلہ انتھار شرائین و آورده کے خوشی آبیاشی سے سرسبز اور تروتازہ کر رکھا ہے اور فایق حکمت
 بالغہ اوسکی کے کائنات کی پیدائش میں گواہ صنعت بے پایان ہیں اور حقایق قدرت کاملہ اوسکی
 کی موجودات کی آفرین میں شواہد بمعیت پرزوان ہیں انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت کہ
 پیوست طبع اس راہ میں آزمائے اور سمند عقل کو اس میدان وسیع میں دوڑائے ورنہ عجب
 نچیں کہ امراض ایلید میں مبتلا ہو جائے اور زمانہ میں آورہ گردی کی ٹھوکر کھائے ۔ بیت
 ہے کھان ایسے فہم و عقلا بشر جو کہ ہیں حمد خالق اکبر جو زور اپنا دیکھا گئے ہیں سہی بہ عقدا
 حمد حل ہوانہ کہی ۔ حکماء اطباء بلکامل اجرام علوی اور اجسام سفلی اوسکی کتبہ کے دریافت کرنے
 میں حیران و سرگردان ہیں اور ہر ادلی و اعلیٰ اوسکے آگے تقارہ لاعلمی کو بجاتا ہے اور کچھ کہنا
 حق و قیاس کو زبان پر لاتا ہے ۔ بیت ہے سب وہ برتر اور اعلیٰ ۔ و اعظم شائبہ
 تعالیٰ ۔ اس جاتے پے ضرور ہے خموشی ۔ ہے سر و بیان پے گر مجوشی ۔

نعمت جواہر صلوٰۃ و اکیات اور آلاءِ توحیات طہیات شاد درگاہ عالم پناہ سید السادات رسول
 رب العالمین خاتم الانبیاء و المرسلین و شفیع الدینین محمد رسول اللہ علیہ وسلم والہ و الصاحبہ وجمعین
 پر کہ جسکی جلوت و شہوت سے عالم کون و مکان قائم ہوا۔ **نقطہ سہم** آن مدکہ ہست بر سر آدم علامت و
 زبان میم و دال و دان کہ قدس گاہ احمد است۔ **چہ آن** مزرعہ دولت سرافشا خاں است۔ **چہ** آدم سر آمد
 ہر عالم ازان مد است۔ **چہ** التماس عبد محمد یگانہ دلی سوز جل جلالہ اور پیچھے نعمت سید عالم افروز
 غم نوا الہ کے عاضی پر معاضی خادم اطباء کا سارا احمد علی چنبیوٹی سکونت پذیر لاہور عرض پر داز
 ہے کہ بعد تحصیل علوم مقبول و منقول کے نیاز مند کو شوق علم طب یونانی دامگیر ہوا اور استادان
 کامل تجربہ بریدہ صاحب کمال عدیم المثال عالم حقایق مفزوات و مرکبات واقف و قایلین کلیات
 جزویات جناب فیضیاب حکیم محمد بخش صاحب محرم اور جناب مستطاب حکیم شرف علی صاحب لاہوری
 کی عنایت بنیائیت سے تھوڑے زمانہ میں مفرح القلوب و شرح الاسباب و نفیسی و قانون میں سے
 فارغ البال ہوا اور اگر کتب اس فن شریف کی اہم تصانیف کی نظر سے گذرین اور جناب نظام الد
 صاحب محرم لاہوری جو فن جراحی میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے اور محرم مغفور اپنے فن مجرب میں
 یگانہ اور شہرہ و افاق تھے انکی خدمت فیض و حبت میں حاضر ہو کر عمل جراحی کا حاصل کیا بعد
 ازان شوق حصول علم و اکٹری کا جسکا جاننا آج کل جہاں ہو گیا ہیو درجہ کمال ہوا اور اسکی بہیم ہنجانی
 کا ہی خیال ہوا چنانچہ ذات جامع الکمالات چارہ ساز بے چارگان مسیح و ددان جالکین و سوزان
 جناب خان بھادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب ممبر سینٹ میڈیکل فیلو جناب یونیورسٹی
 و سوپرٹنڈنٹ آنریری سرجن و ام القدا قبائلہ کی خدمت یارکت میں بطور شاگردی داخل لکچر
 ہوا اور صاحب ممدوح کی توجہات اور عنایات مریانہ سے اوس علم کی تحصیل میں ایک حقہ
 عمر صرف کر کے انوار کلی حاصل کیا یعنی مروجہ کتب اکٹری کا پاس کر لیا اور بفضل خدا

یزبانی اور ڈاکٹری دونوں کا عرصہ سے مطب جاری کیا جس میں شہر و نواح کے مرین آئین
 اور خاکسار سے معالجہ کرتے ہیں۔ سبب تالیف کتاب اتفاقاً ایک زشتی ازلے
 منشی برکت علی صاحب بدوچی خاکسار کے پاس تشریف لائے اور بعد گفتگو دوستانہ یہ فقرہ
 زبان مبارک ہو فرمایا کہ آپ کو حق سبحانہ جل شانہ نے ایسا نہرے نظیر عطا کیا ہے اور سوت
 شفا ہی دیا ہے اور خاکسار کے ذرہ نواری میں یہاں تک مبالغہ فرمایا کہ اہل الفاظ کو سکر
 محکوم نہایت لحاظ آیا اور فرمایا کہ جقدر محتاط بالکمال ہوتے چلے آئے ہیں اور سب آرام
 طلبی کو چھوڑ ریاضت و مشقت کو اختیار کر کے عوام الناس کے فائدہ کی طرف خیال کیا اس طرح
 نام اونکا جہان میں روشن ہے اور قیامت تک خوشان دیکھا پس آپ کو بھی مناسب ہے کہ کوئی
 ایسا شروع کام ہو جس میں نیک نام ہو اور علاوہ اسکے مفید خاص و عام ہو چنانچہ از قسم
 ادویات مجربات اور فوائد و نتائج فن جراحی کے جو جناب نظام الدین صاحب مرحوم کی زبان
 و رشتان غفر اور کتب الگڑی سے جو حاصل کئے ہیں بطور کتاب کے ترتیب دی جائے تو
 بہتر ہے کیونکہ دنیا چند روزہ ہے اور عمارت خانہ وجود انسان مشابہ جناب بلکہ جناب
 ہی کم ہے۔ بعیت کیا ہو و سا ہے زندگانی کا آدمی بلبل ہے پانی کا۔ دنیا میں
 کوئی شخص تیغ اجل کے زخم سے مریم پذیر نہیں ہوا اور کسی شہر کو اس سے کوئی نجات
 نہیں ملی ایک روز اس عالم فانی سے ملک جاودانی کو کوچ کرنا ہے۔ نظم دیکھ کر
 چشم ہوشیاری عالم خواب ہے یہ بیداری چکرے جو کچھ کہے کہ فرصت ہو زندگی
 چاروں غنیمت ہے بقول شاعر نظم کا سہ سر ہونگی ہٹو کروں میں آئنگو۔ سب کمال اکبر و
 آخر خاک میں لجا بیٹنگ۔ حسرت و اندوہ و حوان تا بمرقا جائینگے۔ تہ غالی آئے میں اور
 تہ غالی جائینگے۔ اگرچہ خاکسار نے عدم فرصت کثرت علاج و معالجہ بیماروں کے سبب

شیخین مذکور سے بہت سا غدر کیا لیکن نقش بر آب ہوا۔ آخر الامر روگردانی از حکم اور خاطر شکستہ
کو پسند لاکر مجبوراً بجزا قرار کے مصلحتاً انکھنہ سمجھا اور دلوں کو سمجھا یا کہ عدم فرصت کے باعث
ہمت کو نہ مار بلکہ اپنے ہمت رات کے وقت سے تہوڑا وقت لٹکا لکھ اس کتاب کو تمام کرنا کہ
رضامندی دوست کی ہو جاوے اور ہموطنوں کو بھی اس سے فائدہ پہنچے۔ ناچار کتب خانہ خلیفہ
نے کمر ہمت کو چیت باز نہا اور مرکب خامہ کو میدان وسیع مضامین جبراجی میں جولان دیا
درمیان میں مضمون استغراغ الدم کا طوالت کو پہنچ گیا تو استاد صاحب افلاطون نے مان
خلاصہ دوران خان بہادر خباب ڈاکٹر حسین خان صاحب دام اقبال نے
بعد ملاحظہ مسودہ مذکور کے اپنی زبان فیض ترجمان سے تحسین و آفرین بلیغ کر کے بڑی تاکید
سے ارشاد کیا کہ چونکہ یہ مضمون نہایت مفید خلائق ہے اور زمانہ میں اسکی نہایت ضرورت
درمیش ہے لہذا مناسب ہے کہ پہلے اسکی کہ تم کل کتاب کو تیار کر کے شائع کرو اس مضمون
کو رسالہ کے طور پر ترتیب دیکر موسوم بہ رسالہ فصد رکھ کر الگ جاری کر دینا لازم نہ
لہذا بارشاد و جناب ممدوح اس رسالہ فصد کو ہدیہ ناظرین بامکین اور قدردانان شائقین
کی خدمت بابرکت میں پیشکش کر کے امیدوار ہوں کہ اگر اس رسالہ کو نظر غور ملاحظہ فرماؤ گے
تو امید ہے کہ اس سے فائدہ واقعی اوٹھاؤ گے اور اگر کہیں بہود خطا ہو تو دامن اصلاح
سے چسپاویں اور موروطنہ اور تشیع کا نہ ٹھراویں اور نکتہ گیر و عیب میں سے بھی استعاض
کہ عیب پوشی کو کام میں لاویں اور شعر سعدی پر عمل فرماویں۔ شعر حسرت باندیش کہ برکنہ
باد عیب ناید ہنرش در نظر گر ہنرے داری و ہفتاد عیب دوست نہ بدید بخیر آن
یک ہنر اور آئین چارتر کہیوں کا بیان موافق کتب حکماء یونان اور طبیب تجربہ کار
ڈاکٹر ان انگلستان سے نقل تصاویر تاریخ، ۱۔ ماہ حجب المبارک ۱۳۹۶ھ ہجری مطابق

۴۔ جولائی ۱۸۷۹ء کے لکھا گیا ہے اور ہر ایک ترکیب کئی فوائد پیش ہے *

ترکیب اول فصد کے بیان میں

خون کا لگانا دو طریق سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک عام دوسرا خاص عام میں فصد کا لینا اور خاص میں حجامت اور جو نکلیں لگانا اور پچھنے دینا شامل ہیں۔ اور فصد میں چند فوائد متصور ہیں جو فیل میں بوج کئے جاتے ہیں۔ فصد لینے سے مقدار خون کی مقدار جسم سے کم ہو جاتی ہے اور جلن کے سبب حج خون کے ہنجر اجزا زیادہ ہو گئے ہیں مثلاً سرخ کتیکر وغیرہ وی بھی کم ہو جاتے ہیں لہذا جسم کے افعال جو خون کے سبب سر ہوتے ہیں وہ تبدیل ہو جاتے ہیں اور پس کی طرف رجوع لاتے ہیں مثلاً عصبی انتظام کے افعال سپت ہو جاتے ہیں دل کی حرکت دلی بھی اور شرائین کا زور اور جسم کی گرمی اور اسکا دوران خون خاصہ مقام موقوف لگٹ جاتا ہے ہنجر کتیکر اور لبریزی اور قوت اسکی اور سوزش کے عوام عوارض مثلاً جلن درخار وغیرہ ہوتا ہے ہیں اور کلا وہ فوائد مذکورۃ الصدر کے بہ سبب ظالی ہو جانے وریوں کے قوت مجاذبہ جسم کی تیز ہو جاتی ہے اور اثر سیما یا وسیلہ وغیرہ مستعمل دوا میں کچھ جسم میں جلد تر اور نجوبی ہوتا ہے اور جبکہ کسی ہشریان سے بہت خون جاری ہو تو اس کے بند کرنے کو مدد دیتے ہے۔ اور اعضا کے نرم کر نیکو متعل ہے مثلاً خلق اور وضع حل کی صورت میں عیان ہے یا دے کہ اگرچہ خون کا لگانا در صورت فساد کیفیت اور اسکی زیادتی کیت میں مفید ہو سکتا ہے اس طرح کہ تمام جسم کو مادہ ہیجان سے تسکین دیتا ہے اور کل جسم کا خون کم اور دوران خون مسکت ہو جاتا ہے لیکن پہر ہی فوائد عظیم خون سیسے کے التہاب اور سوزش کی حالت میں موقوف علیہ ایس بات کے ہیں کہ باعث اسکو دماغ کو تسکین ہوتی ہے اور بوسیدہ دماغ کے حرکت قلت دہمی پڑ جاتی ہے

اور یہ بات نبض کے دیکھنے سے عیان ہے کہ سختی نبض اور سرعت اسکی بعد فصد کو جاتی رہتی ہے اور خون سے سُرخ اجزا گہٹ جلتے ہیں اور مقام سوزش میں مرجع خون کا کم ہو جاتا ہے اور علاوہ اسکے بعد فصد کے دوا بہت جلد اثر کرتی ہے *

وینی - سگشن یا فصد کا بیان - جب کسی رگ کو بطور معروف چیر کر خون لیتے ہیں تو اس عمل کو فصد کہتے ہیں اور کچھ متضمن ہے اوپر کی فوائد کے *

فایہ اول - تعریف - فصد ایک استفراغ کلی ارادی ہے نکالنے اخلاط ثلاثہ میں - کیونکہ خون جس عضو سے آتا ہے وہ بیشک مرکب الاخطا ہے لہذا اسکے استفراغ سے سب اخلاط کا استعراغ ہو جاتا ہے مرکزہ شریک اور باریک میں خون رقیق نکلتا ہے اور غلیظ باقی رہتا ہے لہذا تنگ کہوٹے فصد سے منع کیا گیا ہے مگر صرف مطلوب الاماکن روا ہے جیسے معروف قلیل الاستعداد میں معمول ہے - اور جگہ فوائد فصد سے عمدہ وہ ہے کہ تنقیہ اسکا اختیاری ہے - فصد کے بعد اگر عدم فواید معلوم ہو تو فوراً بند کر سکتے ہیں اور کچھ خوف مضرت کا نہیں ہے بخلاف دوائے مسہل اور اسقشی کے کہ بعد عمل اگر جانین کو مار دے غیر مقصود نکلتا ہے تو اسکا روکنا سراسر تصرف نقصان کا ہے *

فایہ دوم - اس امر کے بیان میں کہ قابل نکالنے خون کے کون آدمی ہیں چونکہ فصد کا ایسا ہر صورت میں بلا امتیاز کے نہ چاہیئے اسلئے چند باتیں بیان اصول اسکے میں لازم ہیں کہ جن کی رو سے خون نکال لینا بجا بلکہ ضروریات سے ہے - فصد کے لینے میں تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے - اول طاقت مرین اور اسکی طبیعت کا حال - دوسرا مقام ماؤف - تیسرا قسم اور مقدار تکلیف یا سبب منتہی کہ جس نے مرض پیدا ہوا ہو *

طبیعت کے لحاظ سے فصد کا لینا بہت ضروریات سے ہے اور ایسے فصد سے ضعیف بالکل نہیں

ہوتا ہے بلکہ سراسر فائدہ منصور ہے چنانچہ مزاج طوی یا اتسراج و موی و بلغمی متاویسات
 کا ہے کہ جب خون زیادہ یا متغیر ہو تو مبتلا مرض موی میں ہو جاتا ہے مثلاً گرگن گنہیا
 نقرص۔ مرض سکتہ۔ بالیخولیا۔ خناق۔ آنکھوں کا دکھنا۔ یا وہ شخص کہ متاوی خون اُسکا بند
 ہو گیا ہو مثل اعتبار سٹھٹ یا خون بواسیر اور باوجود اُسکے مریض جوان اور مزاج اُورکا
 کسی مرض سابق یا خراب عادت وغیرہ سے شکستہ نہ ہوا ہو اور اس کے عضلات بڑی قوی
 اور مضبوط و سخت ہوں اور زور آور۔ اور دوران خون اچھی طرح ہوتا ہو اور لہین اور
 چہرہ سرخ اور نبض مشرف یا مرتفع ہو تو ان اشخاص کے لئے بہتر یہ ہے کہ فصل ریح
 میں قصد کھلوا دیا کریں تاکہ وقوع امراض سے محفوظ رہیں۔ اور بالکس اسکے اگر عضلات
 بڑے ہوں اور تر ہوں یا پاجا وے اور نبض عادت کے رو سے ملایم اور متلی ہو
 تو قصد نہ کھولیں بلکہ اگر ضرورت ہو تو جو ٹکین وغیرہ استعمال میں لا دیں کیونکہ قصد لینے سے
 بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ اگر گت چہرہ ولہین و آنکھیں و زبان زردی مایل مانند
 بیارون کے ہو اور نبض سہلج اور قصیر و کمزور ہو تو قصد سے شغف بدرجہ کمال عاید حال
 ہوتا ہے۔ اگر دل ضعیف ہو تو قوفاً ایسی غشی آجاتی ہے جو موجب ہلاکت مریض کا ہوتی
 ہے۔ اور نقصان خون سے زایل ہو جانا طاقت اور خفاقت بدن اور ضعف الاعضا
 کا اس قدر ہوتا ہے کہ پھر عود قوت زائیکہ کا محال اور دشوار ہو جاتا ہے۔ اور جسم
 آدمیوں کو قصد لینے سے اکثر تکلیف پہنچتی ہے کیونکہ اُنکے جسم میں فی الحقیقت
 بلحاظ اوسکے قد و قامت کے غلبہ بلغم اور کمی خون کی ظاہر ہے اور مخالفت نکالنے
 خون کی یہی اس میں عیاں بخلاف دُبے پتلے آدمی کے جسکو گرگن ریش سخت ہون
 کیونکہ طبیعت سباعت اگر اہ جائے خون کے تصرف اور بدلتا تحلیل کا نہیں کرتے پس غن

بدن میں زیادہ مقدار سے رہتا ہے جسکے تقلیل اور نکالنا بدن سے واجب ہے *
 اور مقام ماؤف کی نسبت ہم بھی بیان کر سکتے ہیں کہ ضروریات اور مفید ہونا فصد کا مرض کی قوت
 اور تحمل پر منحصر ہے اور جس صورت میں عضو مریہ وغیرہ امراض میں مبتلا ہوں تو دنیا فصد کا
 بہت ضروریات سے ہے چنانچہ آبدار غشیہ کے امراض یا ایسی جگہ کی سوزش جو موجب
 نقصان کا ہے مثلاً عشاء الصفیق اور حجاب القلب و رشح اور امعاء اور سوزش گردہ وغیرہ
 شدید سوزش اور اجتماع خون میں فصد بیشک بلاتا مل نکالین کہ اس سے بدن ضعیف نہاید
 کمال متصور ہے مگر اعضائے اندرونی کی بابت یہ بات نہایت تقدیق اور ثبوت کی ہے کہ
 دماغ کو نسبت جگر کے اور جگر کو نسبت پتھر کے فصد سے کم فائدہ ہوتا ہے یا جو شخص
 کہ خوف مرض یا پہنچنے آفت سے اُسکے باب میں حکم فصد کا کیا گیا ہو بدن لحاظ کثرت
 حزن اور متغیر ہونے اُسکے مثلاً ضربے اور سقطے اگرچہ یہ آؤنی کثرت خون میں نہیں ہے
 پہر نظر احتیاط حکیم حکم فصد کا کیا کرتے ہیں تاکہ عارضہ دم سے محفوظ رہے مگر یہی شد
 مرض اور قسم اُسکا اور موقع سکونت مریض کا زیر نظر رکھ کر فصد لیوین اور اسی طرح جو شخص
 امراض دومی میں مبتلا ہے۔ اُسکے حق میں نکالنا اور نکالنا واجب ہے یا سوزش معدیہ یا
 یا کسی اور میٹ کی سخت بیماری میں جس سے ابتدا شروع کے اعصابی اجزا کو ایسی
 تکلیف ہو کہ جس سے سخت ضعف شامل حال اور نبض کمزور ہو جاوے تو اس وقت میں
 فصد ضرور لینی چاہیے کیونکہ بعد فصد کے نبض عظیم اور اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔
 یاد رہے کہ امعاء کے اعصابی اجزا کی تکلیف سے نبض ابتدا میں کمزور اور قصیر معلوم ہوتی
 ہے لیکن پھر فتا ربض کی تکلیف اعصاب سے ہے اس موقع پر ضرور فصد لینی چاہیے
 اور جب شدید علامات بخار سوزشی کے ظہور پکڑیں اور پچھلے اس مرض کے مریض کی

صحت میں کسی طرح کی خرابی نہ آئی ہو تو فصدے سکتے ہیں یا درم کے عین ابتدا میں کہ جب تک عضو ماؤف کی ساخت میں مادہ رطبت نے تراوش نہ پایا ہو تو چھ نبت انجام کے فصد لینے سے فایده متصور ہے۔ یا کسی کو بخار شدید ہے اور سیلان خون عضو ماؤف کی طرف بدرجہ کمال ہے جس سے تصور موجب آفت عظیم کا ہو سکتا ہے چنانچہ خون اس کے ساخت میں ٹھہر گیا ہے اور رگین امثال کے باعث اسیٹنے والی مین یا سپٹ گئی ہیں اور خون عضو ماؤف کی ساخت میں ہیکل آنا رتیر شروع ہو گئے ہیں اور درجہ رتیر غایت کو نہیں پہنچا اور باوجود اسکے کہ بیمار فصد کی برداشت رکھتا ہو خون داسکو نہیں مگر تھوڑا تھوڑا بدفعات لیریں تاکہ بعد ازاں خون کے مرض کی طاقت نہ گھٹ جاوے۔ فایدہ سوم۔ وقوع اختلاف فصد کے جواز و مانع میں + یاد رہے کہ بعض حکماء لینے فصد سے بالکل مانع ہیں بلکہ خواہ کسی طرح سے ہوا سکالینا حرام مطلق جانتے ہیں اور ثبوت مطلب اپنے کے کچھ دلیل دیتے ہیں کہ خون مادہ اور اصل رادواح و عضا کا ہے اور قوت و صحت بدن کی اسی پر منحصر ہے پس ایسی عمل چیز قابل نکالنے کے نہیں ہے + جواب اس قول کا جمہور اطباء قدیم اور جدید نے مفصل مرقوم کیا ہے اور کہا ہے کہ خون اگرچہ مادہ اعضاء و رادواح کا ہے اور سب قوت اور نمو مندرجہ جسم کا ہے لیکن بشرط اعتدال کے ہے کیونکہ جب خون اعتدال متناسب سے تجاوز کر کے مقدار میں زیادہ ہوتا ہے اسطرح کہ زوال و زاید خون کا قلیل کرنے غذا سے بدن ضرر شدید کے اشد بہتری کی نہیں ہے یا مستحیل ہوتا ہے بطرف کیفیت رویہ کے اسطرح کہ امید اصلاح اسکو ادویہ سے اور تدابیر معطلہ سے نہیں ہے بالضرر و امر غریبی دفعہ جن آدمی کا دفع کرنا واجب ہے اور حصول دفع بدن ٹھکانے کے غیر ممکن ہے

پس استفراغ دم اور اخراج خون وقت حاجت کے ضرور اور واجب ہوا اور نہی اگر
سے بیا و خطا ہے عموماً استفراغ کیونکہ کثرت خون سے حرارت غریزی منفرد ہو کر مغلوب
و عاجز ہو جاتی ہے جیسا کہ تھوڑی آگ اور بہت لکڑی میں عیان ہے اور علاوہ اس کے
اظہار میں شش ہے کہ اعتدال خون بہر حال مطلوب ہے اور افراط و تفریط موجب اذکار
ہے اور بدین صورت بالا کے نکالنا خون معتدل کا ہرگز روا نہیں بلکہ بالاتفاق
منع ہے +

فایں چچھارم - نفع کے بیان میں پوشیدہ نہ ہے کہ مراد نکالنے خون سے کم کرنا مادہ
کا ہے یا استیصال اسکا اگر کم کرنا مقصود ہے تو بلا توقف نکالین اور انتظاری نفع کی
نکیرن اگر استیصال مطلوب ہے تو نظر طرف غلطت اور رقت خون کے کریں اگر
خون غلیظ ہے تو انتظاری نفع کی قصد میں واجب ہے کیونکہ مقصد اخراج دم
غلیظ کا بدین قصد کشادہ کے مقصود نہیں ہوتا اور ایسے قصد بالضرور موجب سقوط قوت
کے ہے اور اگر خون حسب الاستفراغ میں غلطت نہ ہو تو نظر قوام کی طرف کریں اگر معتدل
ہے تو بدین توقف کریں نکالین اور اگر رقیق ہے تو دیکھیں کہ خون تمام عروق میں منتشر
ہے یا خاص عضو میں اگر منتشر عروق ہے تو محتاج بنفع نہیں ہے بلا توقف نکالین
اگر خاص عضو میں محصور ہے جیسا کہ نفوس اور وجع مناسیل اور وشل میں ہوتا ہے تو
انتظاری نفع کی واجب ہے تاکہ قوام معتدل ہو کر قصد میں نکل آوے کیونکہ خون محصور
بعض عضو کی اجزاء میں سرایت کیا گیا ہوتا ہے اور بعد ازیں اسکی محل مخصوص سے
نہایت دشوار ہے اور وقوع قصد میں لکھنا مادہ غیر مقصود کا خرید شیر کا ہوتا ہے +
فایں پنجم - قصد کہولنے کی احتیاط میں - یاد رہے کہ مزاج شدید البرد میں

فصد سے اجتناب لازم ہے کیونکہ ایسے راج میں خون کم اور بلغم زیادہ ہوتا ہے۔
 دویم باد شدید البردین اسلج کہ اگرچہ شہرہ میں خون متکاثف و رقیل الحجم ہوتا ہے
 اگر فصد لیجاوے تو باعد از سال حرارت غریزی کے سردی غالب ہو جاوے گی پس
 موسم شدید البرد باطنی پیدا کا ہے + سویم درو شدید میں اسلج کہ او جاع شد بد قوی الخلیل
 شدید و اضعاف ارجاع اور قوت جسمانی کو ہوتی ہے پس اس موقع پر نکالنا فصد کا
 محدود تر یا بضعف ارجاع اور قوت جسمانی کا ہوگی مگر جب عضو سبب یا شریفہ میں بباعث
 درد کے خوف و درم کا ہو یا سوزش اعضا و باطنی کے سبب نازد گردہ پیشش - ذات الحب وغیرہ کہ
 جہاں خوف جان کا ہے یا مبتلا درد کا ہو - پس اس موقع میں فصد کا لینا بہت مناسب
 ہے بخلاف بیرونی سوزش کے مثلاً و بثل شکستہ اتخوان وغیرہ کہ اس میں کسی ضرورت فصدی
 کی نہیں ہوتی + چھ سکا کم جماع کے بعد اسلج کہ بدنی اور نفسانی حرکات جماع کو لازم
 ہوتی ہیں پر فصد سے روح کی قوی الخلیل ہووے گی + پنجم لڑکپن جو چودہ برس
 سے کم ہے اول قوار میں بہت کم ضرورت پڑتی ہے ورنہ خیال احتیاط کا لازم ہے
 اسلئے کہ رطوبات سہل الخلیل کھرتا ہے بلغم کم اور حاجت نمونکی زیادہ ہے باوجود اسلئے کہ
 جملہ اعضا اسلئے کم ہوئے مگر حاجت داعی ہے تو باین احتیاط کہ رگین وسیع چہرہ سرخ و عظام سخت
 و مضبوط ہوں بقدر ضرورت نکالیں + ششم سن شیخوخت اسلئے کہ اس سن میں خون کم
 ضعف قوی قوی ہوتا ہے اگر ضرورت سخت داعی ہو تو باین شرط کہ جسم موثاقوت قوی
 گوشت سخت رنگت سرخ ہو تو بدون افراط کے فصد نکالیں اسلئے کہ اخراج خون زیادہ
 سن شباب میں ہی منع ہے چہ جائے سن شیخوخت میں + ہفتم لحاظ پیشہ اور رفت
 کا ضروریات سے ہے مثلاً ایسے پیشہ رجو مضبوط اور طاقتور ہیں جیسے کاشتکار و اشرفی

توفصدا انکی با ضرر پہنچنے کے لیے سکتے ہیں کیونکہ اس امر کی بخوبی برداشت کر سکتے ہیں برعکس
 باشندگان شہر کے کہ وہ باعث مختلف آب ہوا بلاد اور غیر اعتدال عادات اور خاص خست
 اپنے کے سفید یا زرد پوست و سخت گوشت و عظیم الکھنیز کمزور ہوتے ہیں اور کئی خون
 کے باعث فصد کے قابل نہیں ہوتی + ہشتم وہ لوگ کہ جو طاری طویل میں مبتلا
 ہو گئے ہوں کیونکہ امراض طویل خون میں نقصان لاتی ہیں مگر فساد خون کہ داعی فساد
 ہو تو اس صورت میں فصد روا ہے مگر سیر بھی ملاحظہ حال خون کا واجب ہے۔ اگر خون
 سیاہ غلیظ ہو تو فصد لینا چاہیے ورنہ فی الحال بند کرین کیونکہ ایسے خون کے اخراج
 میں خطرہ عظیم ہے + ظہم اگر استلما معدہ طعام سے اور متالی معاشل سے ہو تو فصد نہ کریں
 کیونکہ اس میں انجذاب مادہ غیر نفعیہ کا ہے بعض اسکے جو نکل گیا ہے اگر اس وقت فصد
 واجب ہو تو پہلے اعضا مذکور کو قے اور حقنہ کے ذریعہ سے صاف کریں بعد ازاں
 خون نکالیں + دھم اگر جسم میں زہر کی سرایت کر جانے سے کسی عضو میں سوزش واقع
 ہو تو فصد بالکل نہ لین یا صرف تھوڑا سا خون لینے پر اکتفا کریں اسلئے کہ جب زہر کا اثر عام
 جسم میں سرایت کر جاتا ہے اور علامات زہریلی پیدا ہوتی ہیں تو خواہ کچھ ہی کچھ ہو سکے
 اثر زایل ہونے میں سرسوزی نہ پڑے بلکہ بخطہ بخطہ ترقی پذیر ہو گا پھر فصد لینے سے
 کیا فائدہ متصور ہے + یا نہاد دھم وہ شخص کہ مصلحت اسکا ذکی الحسن یا ضعیف ہو یا جس
 جسم میں پیش صفرا کی زیادہ ہو تو اس کے خون لینے میں جرأت نہ کریں خصوصاً ہائما
 کے وقت کہ خطرہ عظیم رکھتی ہے اور بعض اوقات میں ہلاکت جان کی ہو جاتی ہے بالجلہ
 جب اس شخص خاص میں فصد لازم ہو تو چند لقمہ نان مر بار تریش طیب الیہ تین آلودہ
 کر کے کھلا دیں بعد فصد لین اگر ضعف مزاج بار سے ہے تو روٹی مارا شکر میں کر گم

مصالحہ سے قوی کی گئی ہو یا شراب نمناغ یا مہینہ میں ترک کر کے کھلا دین اور حسب صفواوی
کو پہلے پانی گرم و سکنجبین پلا کر تھے کھلا دین بعد ازاں چند قصبہ کھلا دین اور تھوڑا آرام دیکر فصد
کریں اور صاحب صفواوی کے بعد فصد کے واسطے خلیفہ پکڑنے خون حید لگائے گئے کے کباب
کھلا دین بشرطیکہ یا ضمیمہ قوی ہو ورنہ بطور چوسنے کے دیویں اور فصد کے بعد عذاکم کھلا دین
اسلئے کہ یہ بھلاشت فصد کے ضعیف ہو جاتا ہے اور کثرت غذا و بال جان کا ہوتی ہے چھپا کر
ابھی ذکر میں آدھ لگا + دو لہزہ ہم جس طبیعت اور قویٰ لہجہ ورمی میں احتراز فصد سے
واجب جائیں اسلئے کہ فصد باعث جذب کرنے مواد کے آنسٹریوں کے مخالف جانب
میں مد و جس طبیعت اور قویٰ لہجہ ورمی کی ہوتی ہے مگر قویٰ لہجہ ورمی کے علان میں
بدون فصد اور جو کین لگانے کے اور کوئی عمدہ معالجہ نہیں ہے + لہذا ہم عورت
حاملہ کو حتی المقدور اجازت فصد کی نہ دیویں اسلئے کہ لگالنا خون حاملہ کا بلا ضرورت کم
سبب کمی غذا جنین کا ہوتا ہے جس سے جنین ضعیف ہو جاتا ہے اور باوجود ان
باتوں کے ضعف کمال حاملہ کو بھی ہوتا ہے اور طبعیت حاملہ کی برکت جنین اور مستقل
رکھنے اسکے سے عاجز آ جاتی ہے اور اس طرح استقراغ قوی اور کم غذا یا غذا کرنا اشیاء
قلیل التغذیہ کا اسقاط جنین میں حکم فصد کا رہتی ہیں مگر وقوع اسقاط کا استقراغ ادویہ سے
اکثر ابتدا چوتھے اور ساتویں مہینے باعث اضطراب کثیر کے ہوتا ہے برخلاف فصد کے کہ وہ
جنین بزرگ میں کم خورش کے باعث موجب سقاط کا ہوتی ہے اور حاملہ کو اس قدر ضرورت
میں اجازت فصد کی دیجاتی ہے کہ جس میں مرض دوسری خوفناک کا تدارک بدون فصد کے
مشکل ہو + چھما کہ ہم ایام حیض اور رضاءت میں جہانمک ہو سکی فصد لین تاکہ بآشت
متوجہ ہونے مواد کے آنسٹریوں کی دوسری طرف میں احتباس طمث کا قبل متناظر کے

ہو جاتا ہے اور علاوہ اس کے اخراج خون کثیر کے باعث ضعف شدید ہو جانیکا خطرہ ہے اگر ان دونوں اشکال سے حاجت داعی ہر تومیشک و کثرتاں کے خون نکالیں مگر تہتر تا کہ قوت قائم رہے + پاکتہ دھم جب خون بدین قوی اور فیکل القدر ہے اور بدین داعی قصد کا قوی ہے تو واجب ہے کہ خون کم مقدار میں لیون بعد ازاں قدا محدودہ طبیعت کو تقویت دیون اور بہر مدت مقررہ کے بعد قصد لیون اور اس طرح بہ ترکیب کو ترک کر کرین یہاں تک خون فاسد نکل جاوے اور خون جدید محفوظ رہے + مشکاتہ دھم سخت زخم ہونے کے بعد قصد لینے سے عضو مجروح کے ستر جلنے کا اندیشہ ہے تو قصد لینے سے احتیاط کریں + یاد رہے کہ قصد لینے کی ہمیشہ ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ اس سے مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے مگر اس حال میں کہ مریض قوی ہو اور کچھ خوب یقین کرتا ہو کہ خون لینے سے کچھ نقصان نہیں ہوگا تو خون لینے کا مضایقہ نہیں +

فایہ ششم - یاد رہے کہ جیسے سہال کو سہال سے اور تے کو تے سے بند کرتے ہیں اسی طرح خراج خون سے بھی بند کرتے ہیں جیسے کہ زف الدم رعا (دکسیر) اور رحم اور مقدار سہینہ اور بعض زخموں میں ہو اکر تا ہے - عمدہ علاج نہیں قصد ہر دو اس جذب کرنے خون کے طرف مخالف کی مگر قصد تنگ اور کمرہ کر کرین تاکہ جذب زیادہ استفراغ سے ہو کیونکہ بیان مقصود انا کا ہے نہ تنقیہ کا + معلوم کریں کہ منع اخراج دم کثیر کا اسوقت ہے کہ زف الدم قوی ہو مگر جہاں زف الدم قوی اور خطرہ شدید ہو تو رو آ کہ ایک فہم قدر نکالیں کہ فشی آجاوے بالجلد اجازت اخراج خون کثیر کی وقت ضرورت کے ہے کہ بدون اس کے بند ہونا معتذر ہے ورنہ منفرت اسکی بسبب افراط اخراج خون کے بدیہی ہے + یاد رہے کہ خون بڑے سفاف سے لینا مریض کو جلدی بیہوش کرتا ہے اور تہتر

میں کثیر خون

عروہ میں بہت خون نکل جاتا ہے اور چوڑے شکاف کرنے سے بیہوشی دیرین اور کم ہوتی ہے اور
 اخراج قوم قلیل ہوتا ہے پس متناہیہ ہے کہ ناتوان مرین کی ضد کا خون بحالت ضرورت
 لٹا کر چوڑے شکاف سے اور قوی آدمی کا بڑے شکاف سے ہٹا کر یا کثیر کر کے لیا جاوے اور
 ابتدا و عرض میں یکساں کی خون کا لینا بہت مفید ہے برخلاف اس کے کہ بار بار تھوڑا تھوڑا
 لیا جاوے۔

قائینہ سفیدہ تم فصد تشیہ کے بیان میں جب تک کہ فصد ملحوظ ہو اور ضرورت نکالنے کی فصد عروق
 مقابلہ مفصل کے ہو تو چاہیے کہ رگ طویل اور وسیع میں کہلین تاکہ حرکت مفصل کی کہ موجب کہلنے
 شق طولانی کی ہے مانع التمام کی ہو کہ اور جلد نکل جاوے اگر باوجود ان سب امور کے خوف
 سرعت التمام کا ہو تو کثیر روغن زیت میں کہ اس میں تھوڑا نمک ملا ہوا ہو آلودہ کر کے کہلین
 اور پی سے باندھیں اور اگر جگہ مقام فصد یک کریم لانا ہے اس سبب سے کہ فضا و جہاں
 اکندہ ناتراش روغن بدون نمک کر لگاتے ہیں اور پھر ب تدا بیر مانع التمام جو بیان میں
 آئی ہے اگر فصد میں ہیں کہ تشیہ فصد کا بعد ایام کے مطلوب ہو اگر اس میں تکرار فصد کرین تو
 احتیاج استعدائیر کی نہیں ہے صرف وسیع شکاف کافی ہے اگر صاحب فصد مضبوط جلد
 اور زخم اسکا سرخ لا التمام ہے تو اس حال میں اگر پہلے بعد چھ ساعت کے تشیہ فصد کا کرین
 تو مراحات مذکورہ لازم ہوتی ہیں تاکہ شکاف ملتم نہو جاوے اور فصد کرنے میں جس قدر درد زیادہ
 ہوتا ہے اس قدر درمیر میں اچھا ہوتا ہے اسلئے کہ قوت درد کی موجب زیادتی ضعف قوت
 ملتم کا ہوتی ہے لیکن اگر نشتر کو روغن سے چرب کرین تو سہل اور درد کو کم کرتا ہے مگر موجب
 بطلی التمام کا ہوتا ہے چنانچہ چاہیے کہ تھیں قریب موضع ضد موجب کمی درد و زخم
 اور مانع سرعت التمام کا ہوتی ہے طریق جسکا بچھ ہے کہ پہلے موضع شکاف کو روغن سے ملین یا

۴
 اگر تشیہ فصد میں
 تشیہ فصد میں
 تشیہ فصد میں

جگہ زخم کو رغن میں غوطہ دیں بعد ازاں کپڑے سے ملکر فصد کولیں + واضح ہے کہ
 جس جگہ تثنیہ فصد ایک دنگا منظور ہو تو صاحب فصد کو منید کرنے سے باز رکھیں کیونکہ افعال
 جسمی نید میں قوی ہو جاتے ہیں اور شگاف کو جلدی الیام میں لاتے ہیں اور بالآخر وجہ
 فضول کا ہوتے ہیں بواسطہ جذب کرنے اختلاط کے اندر وئی طرف میں پس جب ہر کہ جب
 تثنیہ فصد ہوڑی دیر میں یا ایک دن کے فاصلہ میں مقصود ہو تو البتہ صاحب فصد کو نید سے
 باز رکھیں اور بہتر تکرار فصد کا وہ ہے کہ دو دن یا تین دن کے بعد واقع ہو + تکرار فصد میں
 بہترین تاخیر دنگا بنظر کمی چیزوں کے ہے + اول - تاخیر تثنیہ کی اکثر ضعف کے سبب ہوتی ہر
 کیونکہ وہ مقدار کہ مطلوب ہے وقتاً نکال نہیں سکتی تو قدر مقتضی کو فاصلہ دیکر نکالتے ہیں + دیم
 مادہ واجب الاخراج اگر خوب پختہ نہ ہوا ہو اور تخفیف امتلا کے لئے تھوڑا خون لینا لازم ہو تو اس صورت
 میں تاخیر تثنیہ کی ظاہر ہونی نفع تک واجب ہر + دیم مادہ لازم الدفع اگر عضو بعیدہ میں
 محصور ہے تو اس وقت رگ کو کو لیکر خون قلیل المقدار لیوں (تا کہ طبیعت حرکت میں آکر توجہ
 طرف نکالنے مادہ مقصود کے کرے) بعد ازاں رگ کو نید کریں - یہاں تک کہ مواد فصد کی
 تحلیل پا کر مقام مشترکہ پر آ جاویں اور بہر قصد تثنیہ فصد کا کریں اور اندازہ تاخیر کا یہاں
 ایک گھنٹہ ہے + چھکام جس حال میں خون قابہ نسبت خون صالح کے زیادہ ہو و
 تو تاخیر تثنیہ فصد کی حصول خون صالح تک لازم جائیں تاکہ بدلے خون مفسدہ کے
 خون صالح آ جاوے - اور اگر تثنیہ فصد کا تھوڑی دیر میں مقصود ہے تو شگاف رگ کو غرض
 میں زیادہ چاہیے - اور اگر تثنیہ فصد بفاصلہ ایک دن کے منظور ہے تو اس صورت میں
 شگاف ترجیحا بہتر ہے اور اگر تثنیہ خون کر برد فدا اور ایام کے بعد کرنا چاہیے تو شگاف
 طویل مناسب ہر اسلئے کہ شگاف رگ کہ عریض میں ہوتا ہے سیرج الاتحام اور طویل الطبی الاتحام

اور ترجیحاً متوسط بینہا ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ حاجت زانی تنہیہ فصد کے جس قدر روزہ و واجب
 کے شفاف بلی لاتیام کرین اور بقدر کم ہو صریح اللاتیام اور متوسطین تو سب بھتر ہے +
 انتباہ۔ جاڑے کے دنوں میں بہترین ایام فصد وہ ہے کہ ہوا ساکن ہو اور آخری ثلث دن کا
 پایا جاوے اور اگر ایسا دن نہ پایا جاوے اور ضرورت فصد کی داعی ہو تو چلنا ہو اے
 جنوبی کا مناسب ہے۔ اور گرمی کے دنوں میں اگر فصد چاہیے اسلئے کہ تنقیہ کے وقت متحمل
 ہوا کا ہونا مقصود ہوتا ہے تاکہ تشویش طبیعت میں نہ ہو اور ریاہ اگرچہ بہ نسبت بدن کے
 سب باروہین لیکن جنوبی بہ نسبت شمالی کے گرم ہے پس چلنا ہو اے جنوبی کا سببیز
 کا اور چلنا شمالی کا گرمیوں میں موجب تبرید کا ہوگا +

فائدہ ہشتم قبل فصد اور بعد اسکے کون چیز سے اجتناب اور کس چیز کے رتھا چاہیے۔
 اوّل۔ فصد لینے کے بعد عین کوٹا دین اور اس سے بول چال نہ کرین اور کوئی محرک
 فعل جیسے دوران غلن تیز سو سپہ کرادین یہاں تک کہ عروق شعریہ جنہیں جلن ہی اپنی
 اصلی حالت پر آجاوین اور متصل فصد کے قریب ۷ گھنٹہ کے فاصلہ تک خواب طویل کر کوین
 اسلئے کہ بعد فصد کے سونا اکثر اعضاؤں کو سستی میں لاتا ہے اور چونکہ فصد اخلاط مزاج حرکت
 لاتے ہے اور حرکت اخلاط موجب صعود بخروں کا ہوتے ہے۔ پس جب متصل فصد کے نیند کھجاو
 تو ظاہر ہے کہ نوم کے سبب بخروے مذکور تحلیل سے باز رہیں گے اور عضلات میں بند ہو کر
 اعضاؤں میں طال لاوینگے اور اونے فاصلہ فصد اور خواب میں چھ گھنٹہ کا ہے +
 دویم پہلے فصد کے حمام نہ کرین اسلئے کہ باعث نرم ہونے جلد کے نشر مستعد پہنچ کر جو ہر
 دشواری فصد کا ہے ہوتی ہے لیکن اگر صاحب فصد غلیظ الدم ہو تو اتھام قبل فصد کر عمدہ
 تدبیر و نکاح ہے + دوسرے فصد کے بعد امتلا حاصل کرین اور غلیظ چیزوں کے دینے سے

پہنیز کر دین کیونکہ وقت نفع اعضا و نفع استلا و بال اعضا کا ہوتا ہے پس سہرہ ہے کہ فصد کا بعد و تین دن تک تغلیل و تلطیف غذا کی کرین اور تدریج جو عادت اصلی کا کرین +
 چھ ماہ فصد کے بعد تب اور ریاضت کر باز رہیں اسلئے کہ فصد ثوران (تیز رفتہ) اخلاط کا ہوتی ہے اور اختیار کرنا ریاضت کا بھی محمد اور مزید ثوران کا ہوتی ہے +

فایک ہنم۔ بیان کلیات فصد کے بعد اس کے حفظ اور نکاح بہتر مقصود و نگاہ اول اگر بعد فصد کے عضو باؤن متورم ہو جاوے اور مادہ منتصب یعنی گرنیوالا سلیم ہو تو مقابل کی طرف فوراً فصد کر دین اور اگر مادہ ردی ہے تو واجب ہے کہ وہی رگ پہلے کہولین اگر ممکن ہو ورنہ دوسری رگ اسی عضو متورم کی کہولین اسلئے کہ کہینچنا ایسے مادہ موزی کا عضو متورم سے طرف عضو سلیم کی جودوسری طرف میں واقع ہے موجب فساد و ہلاکت کا ہے پس اس امر میں احتیاط لازم ہے اور نزدیک و دم عضو مقصود کے بد و ن تحقیق مادہ کے ہرگز فصد طرف مخالف کر نہ کہولین + د ویم۔ اگر فساد فصد گ مخصوص سر ایک فصد خطا کرے اور چنداں حاجت ضروری نہ ہو تو چاہیئے کہ تکرار شکاف اول میں نکرین اور سخت باندھتے ہیں مبالغہ نوزاویں اسلئے کہ خوف ورم کا ہوتا ہے اور ایک دو دن فاصلہ دیکر کہولین اگر ارشد ضرورت ہو اور تکرار فصد رگ مجروح کی مطلوب ہو تو شکاف سابق کی بالائی طرف سر کہولین نہ نیچے سے کیونکہ سموت میں گز خونکی بالضرورت گاف پہلے سے ہوگی اور واسطی ضعف مقام مجروح کے خوف ورم کا زیادہ ہے۔ اور ریح مواد کے لئے بہتر ہے کہ گدی کر گلاب یا سرد پانی میں پہنکو کر باندھیں اور بعض جراح تخفیف درد کے لئے تخذیر مقام کی کرتے ہیں اسطرح کہ ایک عشا تک پیڑور سے باندھ رکھتے ہیں اور بعض حصا شتر کو غلظ سے ترک کر کے چلاتے ہیں مگر بھیہ امر التجام زخم میں دیر لاتا ہے + د ویم اگر کوئی ششہ

زیادتی اخلاط کی کہتا ہوا خون بہت قتی زیادتی کے نہ لیا جاوے تو فصد کو نہ تریک مواد کے باعث موجب حمی اور فساد عظیم کا ہوتی ہے تدبیر حلیل القدر وقت تکرار فصد اور اخراج خون تزیاد کا ہے پس اگر تثنیہ فصد کا کفایت کری تو بہتر ہے ورنہ موافق غلبہ خلط باقی کے تدبیر سہل و استغنیغ وغیرہ کے کریں * چنانچہ اگر کسی شخص میں سیاہ سوداوی خون زیادہ پایا جاوے تو ظاہر ہے کہ تہوری مدت میں وہ شخص محتاج فصد کا ہو جاوے گا کیونکہ خون سوداوی طبیعت اعضا کی نسبت شدید الکراہت ہوتا ہے اور بدن میں ہی ثقل پیدا کرتا ہے اگر چہ قلیل المقدار ہوتا ہے پس نکالنا اسکا فوراً موجب تخفیف کا ہوتا ہے لیکن ایک دفعہ نکالیں بلکہ چند مرتبہ تہور تہور نکالیں اور فصد کے بعد متقیہ سودا کر این سلی کہ اگر ایسا نہ کریں تو سن شجوحیت میں بیاعت ضعف خضمہ کے بیودت اور بلغم غالب ہو کر امراض باری پیدا ہو جائیں گی *

انتباہ * جو شخص بعد فصد کے متاوغشی کا ہوتا ہے اسکو واسطے واجب ہے کہ پہلے فصد کے فکر اورین کیونکہ یہ امر مل غشی کا ہوتا ہے اور واسطہ طرح حالت غشی میں تھے کہ راجل جلدی افاقہ لاتی ہو اور نہایت عمدہ ترکیب خون لینے کی جوں نہ غشی کے ہووے یہ ہے کہ جس قدر ہو سکے اسی قدر جلدی سوراخ کشا وہ سے خون پکڑیں اور ب طریقوں سے اچھا طریق بھر ہے کہ ملین سیدنا بیٹھے یا سیدنا کھڑا ہے اور خون باہنگی نکالا جاوے اور یہاں تک فرصت عروق دیکھاوے کہ دے اپنے تئیں لایق کم مقدار خون کے جو ان میں ہے کہ لیوین یا ملین کسی طرف جمیدگی پیدا کرے اس طور سے کہ خون دماغ میں برابر پہنچتا رہے تو خون کے نکالنے سے غشی ہرگز واقع نہوے گی گو کہ جان ملین کی نکل جاوے تو

فایده * ویدون کے بیان میں یاد رہے کہ ویدین کل بدن کی دوطور کی

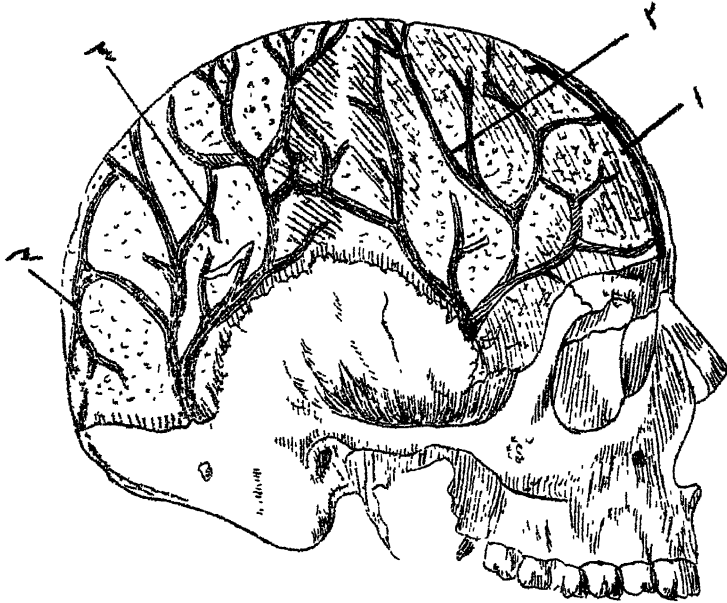
ہوتی ہیں ایک اوریدین جو خون سیاہ ناکارہ تمام جسم کا جمع کر کے دہنے اذن القلب میں
 لاتی ہیں اور دوسری وہ وریدین جو سرخ مصفا خون شش کی عروق شریہ سرخ اکٹھا کر لے کر
 اذن القلب میں پہنچاتی ہیں واضح ہو کہ وریدین ہر چند شریان کی مثل شاخ در شاخ ہو کر
 منتشر جسم ہوتی ہیں مگر تعداد اور جسامت اور مبداء شروع میں شریان کے مخالف ہوتی
 ہیں چنانچہ شریان بائیں اذن القلب سے خروج پاکر شعب در شعب ہوتی ہوئی انہر کے عروق
 شریہ میں تمام ہوتی ہیں اور وریدین برخلاف شریانوں کے عروق شریہ کی باریک
 شاخوں سے شروع ہو کر ایک دوسری سے باہم قوسل کرتی ہوئی بڑی وریدوں میں
 تمام ہو کر دہنے اذن القلب میں داخل ہوتے ہیں اور تمام جسم کی وریدین شریانیں قسم
 میں منقسم کرتے ہیں اول ظاہر اور حقانیہ یعنی کم قمر (سو - پرت - فی - نیل -) جسکی ہر شاخ
 نہیں ہوتی اور پنج جلد کے رستی میں اور خون کہاں وغیرہ کا واپس لے کر عمیق وریدوں
 میں داخل ہوتی ہیں - دوم ورید التھانیہ (ڈیپ - وین) جو اکثر شریانوں کی ہمراہ
 ہوتی ہیں اور غایرہ اجزا سے خون جمع کر کے دہنے اذن القلب میں واپس لے جاتی ہیں
 گوکہ بڑی شریانوں کی ہمراہ عموماً ایک ایک اور چھوٹی شریانوں کے ساتھ دود

ورید التھانیہ ہوتی ہیں مگر کات مسر و محتاج و جگر اور استخوانی وریدین اکثر علیحدہ رستی ہیں
 اور وریدوں کے طبقتوں کی تعداد میں اکثر اختلاف ہو مگر عموماً شریانوں کی مانند تین
 طبقتوں سے مرکب ہیں اور اون کے طبقتوں کی نسبت دقیق کم لچکیلے زیادہ مستحکم ہوتے
 ہیں ابتدائے شریان بعد قطع کے کشادہ رہتا ہے اور ورید قطع کے بعد فوراً مسکڑ جاتی
 ہے + اولی اندرونی طبق وریدوں کا مطابق اندرونی طبق شریانوں کے شفاف
 اور پتلا رہتا ہے + دوم درمیانی طبق وریدی جو شریان کے درمیانی طبق کی

ہنایت دقیق اور نادر ہے اور طبری وریدون میں کم اور چوٹی وریدون میں خوب نمودار ہو گیا
 دوسرے بیرونی طبق بہ نسبت اندر طبقوں کے زیادہ دبیز ہوتا ہے + اور علاوہ ازین
 وریدون میں خصوصاً ماہہ و پاؤں کے عمیق وریدون میں برخلاف شرائین کے اگر گواٹیا
 پائی جاتی ہیں پوشیدہ نہ ہے کہ جملہ وریدین اعصاب راخشاہ کی جیسا کہ ورید الباب (نور)
 (وین) اور ورید اندام (سرمی - بمل - وین) اور ورید الحرقضہ (ایلا - بگ - وین)
 وغیرہ ان کا طریق سے بالکل معرا اور خالی ہوتی ہیں + اور وریدون کی پرورش کے
 لئے بہت سی باریک شریانیں وریدون کی ہمراہ مقدمات میں جسکو عروق العروق (وڈ - ساد
 سورم) کہتے ہیں + اور اعصاب وریدی عموماً نظر میں نہیں آتی مگر بعض تشریح دانوں
 نے ورید اجوف تحتانیہ (الفرجی - آر - وینا گویا) اور سر کے اندرونی ورید وین جراحی
 اعصاب لگایا ہے + اور تشریح دان تمام جسم کی وریدون کو پانچ بابوں میں حسب
 تفصیل ذیل تقسیم کرتے ہیں + باب اول - ورید الراس (بڈ - آفڈی - وین) +
 باب دوم ورید النقی (نک - آفڈی - وین) + باب سوم ورید الشعب الاعلی
 (آر - آر - آفڈی - وین) + باب چہارم ورید الشعب الاسفل (نور -
 آر - آر - آفڈی - وین) + باب پنجم - ورید الجفہ - (کرنک - آفڈی - وین)
 یاد رکھنی وریدین) + پاکب قل - ورید الراس کے بیان میں اور کچھ واسطی بہت
 بیان کے تین جماعت میں منقسم کیا جاتا ہے +

جماعت اول - ورید الغائرہ کے بیان میں ان وریدون کے دیکھنے کے لئے چاہئے
 کہ اول تنجوانی جہلی گود و کرین بعد انان بیرونی طبق استخوانی بذریعہ ریتی کے کھرج
 ڈالیں پس ہمارے طبق بہت بقیہ عدلہ نالیان جال کی تھند نمودار ہونگے اور ان نالیوں

کے توصل سے سر کی ہر جانب نصف حصہ میں چار ورید حسب تفصیل ذیل مرتب ہوتی ہیں
کشیحی اور کشیحی



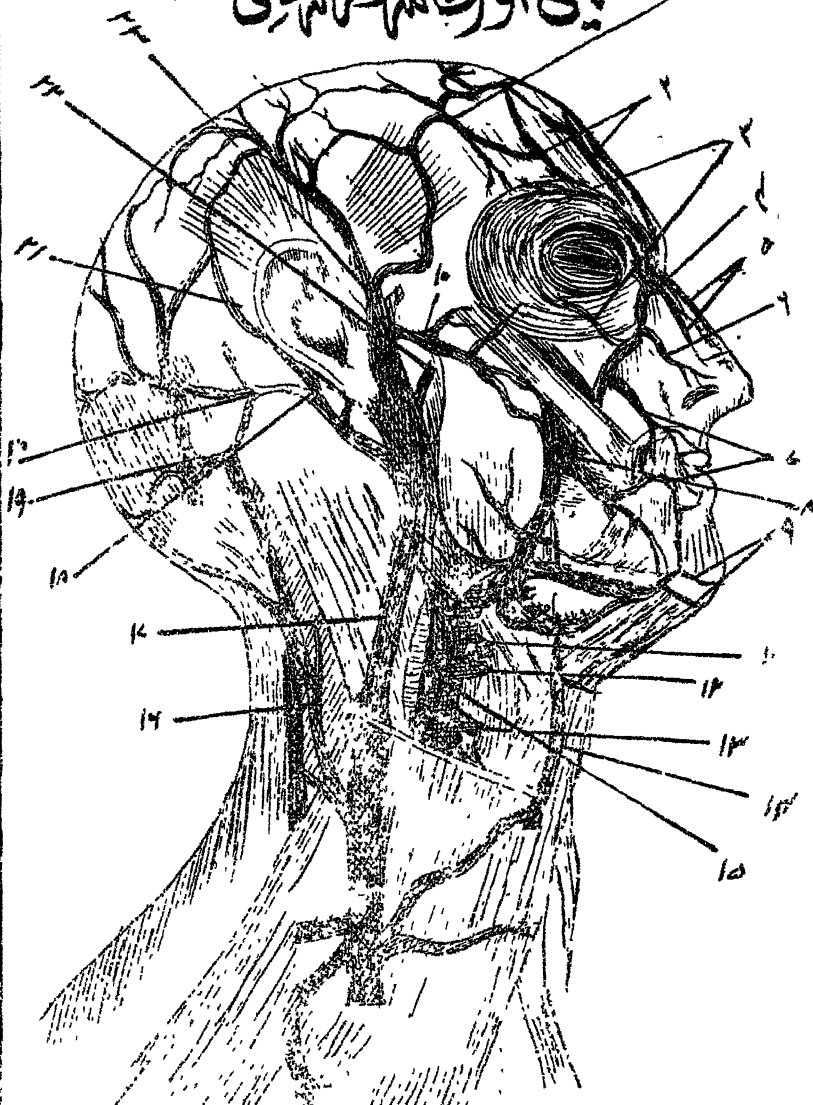
اول - درید الجبہ ذن ٹیلن وین - دوسری تینون وریدین سے چھوٹی اور عظم الجبہ کے درمیانی حصہ سے خروج کر کے زاویہ حاجبہ فوقانیہ (سوپر - آر بیکل - ناچہ) کے راہ سے باہر نکل کر درید زاویہ حاجبہ سے مل جاتی ہے * ووم - ورید مقدم الاذن - (ان - ٹی - برمی - آر - ٹم - پریل - وین) جو عظم الجبہ کے جانبی حصہ سے نکل کر ورید الاذن میں آخر ہوتی ہے * سوم - ورید موخر الاذن پوسٹری - آر - ٹم - پریل وین جو خون عظم التحف کا جمع کر کے غشاء الصلب میں آخر ہوتی ہے *

چھارم درید القیوی - آر بیکل وین - یکہ دوسری تینون وریدوں سے بڑی ہوتی ہے

(۱) ورید الجبہ (۲) ورید مقدم الاذن (۳) ورید موخر الاذن (۴) ورید القیوی

اور خون عظم القمہ وہ کاج کر کے غشا المصلب (ڈیو۔ را۔ مٹر) میں آخر ہوتی ہے +
 جماعت دوم - دماغی وریدوں کے بیان میں اور ہمیں دو طرح کی وریدیں حسب
 تفصیل ذیل تحریر ہوتی ہیں + اول اور دہ الدماغ (سری - برل - وین) اور کچھ
 وریدیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک ورید الظاہرہ - دوم ورید الغائرہ + اول -
 ورید الظاہرہ (سٹو - پڑ - ٹیشیل - دین) بڑے دماغ کے مخ کے نشیب قرار میں
 جسکو عربی زبان میں آندور الدماغ اور انگریزی میں تسائی بولتے ہیں کچھ وریدیں
 پچھلے طور پر کثرت سے ہوتی ہیں اور اپنے جاکے وقوع کے سبب بالاسر اور زیرین
 اور بیرونی اور اندرونی کے نام سے نامزد ہوتی ہیں جیسا کہ بالائی اور درونی وریدیں
 بالائی اور زیرین فرقہ طویل دماغی (لاٹچی - یو - ڈی - ٹی - فیشر) میں جو بڑی
 دماغ کے درمیانی حصہ میں غار کی مانند ایک نشیب نظر آتا ہے مقدم اور موخر دماغ
 کے جڑ تک پہنچ جاتی ہے اور زیرین اور بیرونی وریدیں جدولان جانبیہ لاکٹرل -
 سائینس میں جو دماغ کے اندرونی حصہ سے شروع ہو کر باہر کی طرف ہوتا ہے اور عظم الاذن
 کی سخت حصہ کی جڑ کے پاس جبل الوریڈ کے سوراخ میں داخل ہو کر جبل الوریڈ غائرہ میں
 آخر ہوتا ہے تمام ہوتی ہے + دوم - ورید الغائرہ بطون جانبیہ دماغ لاکٹرل - ویکٹرل
 کے متفرق مقام میں تمام ہوتی ہیں + دوم اور دہ الدماغ (سری - ہیلم) اور کچھ وریدیں
 مانند اور دہ دماغ کے بالاسر اور زیرین بیرونی اور درونی کے نام سے مشہور ہو کر
 جدولان جانبیہ دماغ - (لاکٹرل - ویکٹرل) میں متفرق مقام میں تمام ہوتی ہیں +

تشریح اور کلیہ و سرگہ دہی



۱- وریہ الیافخ - وریہ الجبہ - وریہ یمن الاعلیٰ الی - ۲- وریہ اللسان - وریہ الارنبہ - وریہ العنقین
 ۳- وریہ شہ الاعلیٰ الی - ۴- وریہ الوجہ - وریہ اللعقہ - وریہ تریب الوجہ - وریہ اللسان - وریہ الحلق
 ۵- وریہ تریب تاجید - ۶- وریہ المقدمہ - ۷- وریہ الخاریہ - وریہ القریہ - وریہ الارنبہ - وریہ اللسان
 ۸- وریہ الخاریہ - وریہ اللسان - وریہ القریہ - وریہ الارنبہ - وریہ اللسان

جماعت سویم۔ درید الفو تانہ کے باقی میں اور اس جماعت میں چار وریدیں حسب تفصیل
ذیل بیان ہوتی ہیں۔ ۱۔ اوّل ورید شعبہ (فیشل - دین) قف کے مقدم حصہ کی چھوٹی رگوں
سے شروع ہو کر درید الجبہ کے تمام سے پیشانی کے درمیانی خط سے ہوتی ہوئی ناک کی جڑ
تک پہنچتا ہے۔ جس طرف کے مہنام ورید سے مل جاتی ہے اور اس جگہ پر ایک شاخ وریدی شروع
ہو کر اوپر کے پوٹے میں جاتی ہے اور اس شاخ کو عربی میں درید جنّ الاعلیٰ اور انگریز میں
سُو - پے - رچی - آر - پال - پی - برل - یا آئی لڈ دین کہتے ہیں۔ ۲۔ بعد ہر ایک
ورید الجبہ ناک کے پہلو سے ہوتی ہوئی عرق الماقین یا مقدم العین (انگ - یو - کر - یون)
کے نام سے مشہور ہو کر چشم خانہ کے اندرونی گوشہ تک پہنچتی ہے۔ اور اس موقع پر ایک
وریدی شبہ نخل کر ناک کے سطح پر بچھا جاتا ہے اور اس وریدی شاخ کو عربی میں عرق النثر
اور انگریزی میں ٹرنکل - دین - کہتے ہیں اور اس شاخ سے کچھ نیچے ایک اور شاخ نکلتی
آ نکھ کے نیچے کے پوٹے میں منتشر ہوتی ہے اور عربی میں اس کو درید جنّ الاسفل - اور
انگریزی میں انٹیریئر آر پال - پی - برل - بولتے ہیں اور جب نیچے کی طرف آتی ہے تو
ایک شبہ نخل کر ناک کے سوراخوں میں پس جاتا ہے جس کو عربی میں عرق المنخیز بولتے
ہیں۔ ۳۔ اور جب بچھ ورید لبوں کے محاذی آتی ہے تو لبوں کا میل کچلا خون واپس لے جانے
والے چند باریک رگوں سے ورید ثفت الاسفل (سُو - پے - رچی - آر - یو - برل) اور
کئی دریدون سے ورید ثفت الاسفل (ارن - نئے - رچی - آر - لی - بیکل) جس کو فارسی میں
چہار بند کھڑ ہیں مگر درید ثفت الاسفل سے ایک شعبہ نکلتا ہٹوٹی کے درمیانی حصہ میں
جاتا ہے جس کو عربی میں ورید غرقہ کہتے ہیں یہ سب وریدیں غلیظ خون کو سلسلہ وار
ورید مذکور میں پہنچاتی ہیں اور اسی مقام پر ایک اور شاخ ترچہ طور چہری کی باریک

شاخون سے مرتب ہو کر اس میں تمام ہوتی ہے جبکہ ورید مورب الوجه عربی میں - اور
 رُئوسُورسِ فیشیل انگریزی میں بولتے ہیں اور پھر جب یہ ورید نیچے کو آتی ہے تو
 ورید الوجه کے نام سے نامزد ہو کر شریان الوجه کے ہمراہ فک اسفل یعنی زیرین جبرجے
 اور غرذ فکیہ تحتانیہ (سب رُئوسِ فیشیل - گلائڈ) سے گزر کر ورید الصدیغ کی شاخ سے ملتی ہوئی
 جل الورید الغایرہ میں تمام ہوتی ہے + لیکن قبل داخل ہونے ورید جل الغایرہ کے چند
 باریک شاخیں سُورے اور دانہ کی جڑ اور خاص ساخت ادنیٰ سے شروع ہو کر ایک دو
 سے جڑتی ہوئی اخیر کو ورید الفریس کے نام سے مشہور ہو کر اس میں داخل ہوتی ہے اور جب
 ورید الغایرہ میں شامل ہو جاتی ہے تو دو شاخیں اس میں شمول پیدا کرتی ہیں چنانچہ چند
 شاخیں زبان کی ساخت سے نکل کر ایک دو سری سے جڑتی ہوئی ورید اللسان -
 (تنگوئل وین) کے نام سے نامزد ہو کر اس میں تمام ہو جاتی ہیں اور اس طرح پر دوسری
 شاخ گلا - وٹالو - وکوتا - وغیرہ کے گرد و نواح کے اعضا کی باریک شاخوں سے مرتب
 ہو کر ورید الحلق (لیجیجیل) کے نام سے نامزد ہو کر اس میں شمول پکڑتی ہیں + دویم
 ورید الغایرہ لنگ (ارن - رُئ - نل - رُئوسِ فیشیل - وین) جو زاید زوجہ (زائگوما) - اور
 زاید جراحیہ کی وریدوں کے توصل سے مرتب ہو کر زیرین جبرجے کی گردن کے پیچھے
 جا کر ورید الصدیغ سے عدد الاذن (پرائی - رُئ - گلائڈ) کی ساخت میں مل جاتی ہیں -
 لیکن ورید الغایرہ لنگ اور ورید الصدیغ کے اتصال کی جگہ کے نیچے سے ایک شاخ ٹکڑ
 پیچھے کاؤن کے جاتی ہے اور ورید خلف الاذن (پوسٹیریئر آرٹریکولر) کے نام
 سے مشہور ہے اور جب یہ ورید کان کی کوئی کی محاذی پہنچتی ہے تو دو شاخوں
 میں منقسم ہو جاتی ہے مگر جو کان سے اوپر کو جاتی ہو اس کو ورید الاذن (پریٹریکولر وین)

کتاب
 فی
 طب
 العیون
 جلد
 اول
 ص ۲۸

کھتر مین اور دوسری کو جو پچھلے اونچائی بڑی کان کے واقع ہے سخت اختیار کھتے
 ہیں + سیوم - درید الصغ (میدل - ٹیڈل - وین) جو کپنتی کے مقدم اور
 موخر شاخوں کے متصل سے مرتب ہو کر نیچے اترتی ہوئی زاید زنجیر کے کچھ اوپر
 ایک بڑی شب سے مل کر فداؤن کے اندر سے ہوتی ہوئی زیرین جبرے کے
 کونہ تک پہنچ کر دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے بجلہ ان دونوں شاخوں کی بڑی
 شاخ کچھ نیچے گزر کر جل الورد الظاہر (اکسٹر - نل - جوگلہ - وین) کے نام سے
 مشہور ہوتی ہے اور چوٹی شاخ درید الوجہ کے ہمراہ مل کر جل الورد الغایہ (اکسٹر -
 جوگلہ - وین) سے مل جاتی ہے + چہارم - درید القمدی (اکسٹر - وین) جو
 شریان القمدی کے ہمراہ پائی جاتی ہے اور سر کے پچھلے حصہ پر چند باریک رگوں سے مرتب
 ہو کر گردن کے پچھلے والے عضلوں کے نیچے سے گہری گذرتی ہوئی گہری ورونی سینے غائر
 اور گاہے بیرونی یعنی ظاہرہ جل الوردین تمام ہو جاتی ہے +

باب دوم - درید العنق کے بیان میں یاد ہے کہ گردن کی ہر جانب پرتین موٹی
 دو چوٹی ویدین ہوتی ہیں اور ہر ایک کا تفصیل بیان ہوتا ہے + اول - جل الورد الظاہر
 (اکسٹر - جوگلہ - وین) اور کچھ درید حقیقت مین درید الصغ کی شاخ کا بڑا ہے جو فداؤن
 کے زیرین کنارے سے شروع ہو کر گردن کے گہرے عضلات کو چیدتی ہوئی وید ترقوہ
 تحتانیہ میں تمام ہو جاتی ہے + دوم - جل الورد الغایہ (اکسٹر - نل - جوگلہ - وین) اور
 فضا الصلب کے جردولون وغیرہ داغی دریدین سے مرتب ہو کر عظم اللسان کے بڑے
 سینکھ کے مقابل میں پہنچ کر درید الصغ سے ملتی ہوئی گردن کے پہلوؤں پر سے نیچے اترتی
 ہے اور آخر کو درید ترقوہ تحتانیہ کے ہمراہ شامل ہو کر درید الاسم (اسم) بنتی ہے +

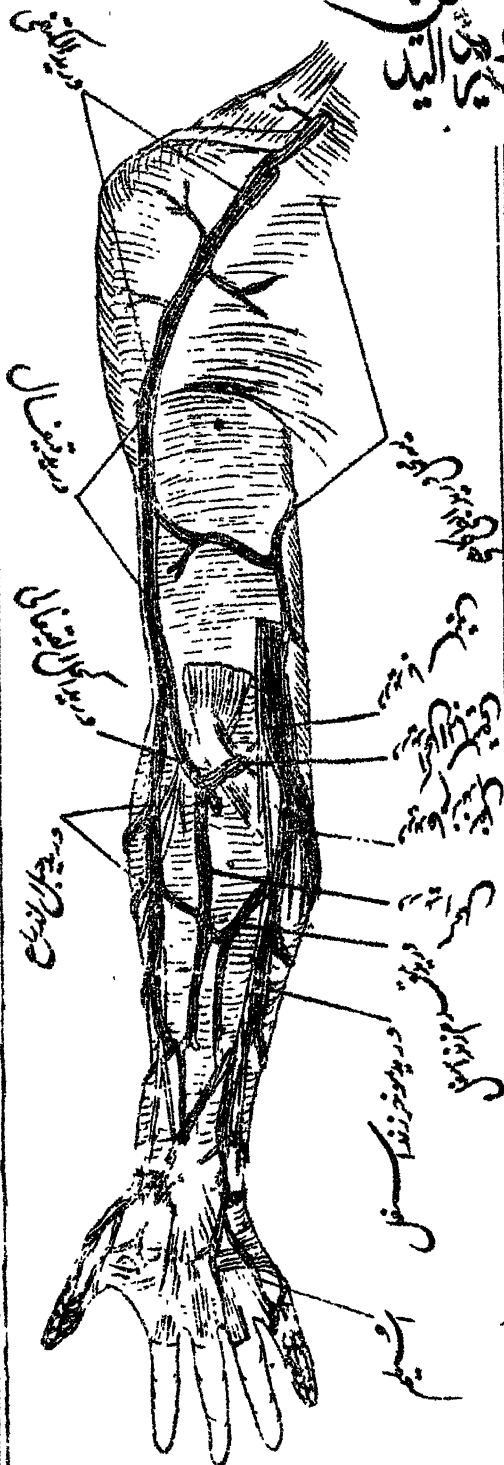
درید القمدی
 درید الغایہ

سوم۔ جل الورد المقدم (اِنْ شِیرَی - اَرْجُو کَلْمَ - وَنَی) اور کچھ ورید عظم اللسان پر بذریعہ
چند عروق باریک شروع ہوتی ہے اور گلے کے درمیان خط پر سر ہوتی ہوئے
عظم القصر کے بالائی کنارے تک اُترتی ہے اور بعد لان قد سے باہر کیٹن مرکز تر
مقام اختتام جل الورد الظاہرہ کے ورید تر قوہ تحتانیہ میں داخل ہو جاتی ہے *
چہارم۔ ورید فقریہ (دُر - طِیرَل - یُن) اور کچھ ورید مخرج النخاع (قُرَی - یُن
شِیرَی) کے پچھلے حصہ پر بذریعہ چند رگین کہو پری اور گردن کے جو گلے عضلن سے
نکلتی ہیں شروع ہو کر حامل الکمر (اَلْاَس - مَہ) کے اُٹے نکال کے سورخ میں داخل
ہوتی ہے اور پھر گردن کے باقی مہر وکی اُٹے نکال دیکر سورخ سے شریان
فقیریہ کی براہ گذرتی ہوئی اُڑی نکال ششم مہرہ کے سورخ سے باہر نکل کر ورید تر قوہ
تحتانیہ میں او سکو اختتام کے قریب داخل ہو جاتی ہے * پنجم۔ ورید ترسیہ تحتانیہ
(سُو - پَی - رِی - اَرْ - تَہَا - رَہ - کُت) اکثر آدمیوں میں دو اور بعض شہا صوں میں
اس سے زیادہ شاخیں ہی ہوتی ہیں اور قصبۃ الریہ کی طرین پر غدد ترسیہ کا خون
حج کر کے اُترتی ہوئی چند وریدوں سے مل کر قصبۃ الریہ کے اوپر ایک وریدی جال
بناتی ہے اور پھر مہنی اور بائیں شاخوں میں منقسم ہو کر دائیں اور بائیں ورید لاکم
میں آخر ہوتی ہے *
باب سیوم۔ ورید الشعب الاعلیٰ (اَرْجُو کَلْمَ - مَی) کے بیان میں اور اوکو

ورید البیدین یعنی ہاتھوں کی وریدیں ہی کہتے ہیں اور یہ وریدیں دو قسم کی
ہوتی ہیں ایک ورید الخونیہ جو ہمیشہ نیچے جلد کے رہتی ہے۔ دویم۔ ورید الخانیہ اور حقیقی
جو ہمیشہ تو اس شریان میں چمکارتی ہیں اور غصہ وغیرہ تر پوشیدہ پائی جاتی ہے *
اور کچھ ورید عظم اللسان پر بذریعہ

ورید فقریہ
اور کچھ ورید مخرج النخاع

تصویر تشریحی برائے الید



قسم اول - درید الاصل
 کے پیلن مین اور سین نو
 شاخیں جب تفصیل مل پائی
 جاتی ہیں + اول - درید
 زندہ الاصل (اے) - کے درید
 آر - الی (ال) ہتلی کے اندرونی
 جانب کی چند عروق کمر
 ہو کر کلائی کے آگے اور اندرونی
 پہلو سے ہوتی ہوئی جو
 کہنی کے قدرے نیچے پہنچتی
 ہے بعد ازاں درید منفر زندہ
 سے ملتی ہوئی درید الاصل
 (کا - سن - ال - نروین)
 کے نام سے مشہور ہو کر قدرے
 بالا کو چڑھتی ہے اور مقابل
 جو کہنی کے درید الاصل
 (سٹیرین - ریز - کٹ) جو

درید اکھل کی ایک شاخ ہے مل کر درید باسلیق بنجاتی ہے + دوم درید موخر زندا
(دوسری - اُرُندُؤن) ابہہ درید دریدی محراب پشت دست کے درونی حصہ اور اس کے
اہل مہارہ عرب سلیم بولتے ہیں شروع ہو کر کھائی کے پچھلے اور درونی طرف سے
ہوتی ہوئی جوڑ کھنی کے کچھ نیچے پیچکار گے کو مڑتی ہوئی درید مقدم زندا اسفل میں
تمام ہو جاتی ہے + سوم - درید عام زندا اسفل (کاسُئ - النر - وِئَن) مقدم اور موخر
زندا اسفل دریدی کے ارتباط سے مرتب ہو کر اوپر کو چڑھتی ہوئی سانسے اور جوڑ کھنی کے کچھ
پہونچ کر درید اکھل الباسلیق سے جو اکھل کی شاخوں سے ایک شاخ ہر ملکر درید باسلیق کہلاتی
ہے + چھارم - درید زندا اعلیٰ (رُئیک - دین) اور اس کو جبل الذرع ہی کہتے ہیں اور کچھ
درید دریدی محراب پشت دست کے بیرونی حصہ سے مرتب ہو کر کھائی کے پچھلی اور بیرونی
جانب سے گذرتی ہوئی جوڑ مرفق کے کچھ نیچے پیچکار گے کو مڑتی ہوئی درید اکھل القیالی
سے جو درید اکھل کی دوسری شاخ ہی مل کر درید قیفال بنجاتی ہے + پنجم درید اکھل
(سُئ - دین) اور اس کو اہل فارس ہفت اندام کہتے ہیں اور کچھ درید زندا اعلیٰ اور
درید مقدم زندا اسفل کے مابین بنتی ہے اور جوڑ کھائی کی الگی سطح پر چند عروق بنائے
کے ذریعہ آغاز ہو کر باعد کے میانی خط سے اوپر کو گذرتی ہوئی مقابل جوڑ مرفق کے
پہونچ کر دوشاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے اور اس کی ایک شاخ کو درید اکھل القیالی اور
دوسری کو درید اکھل الباسلیق کہتے ہیں + ششم - درید اکھل القیالی (مُئیدین
سُئ - دین) درید اکھل کی دوشاخوں سے ایک شاخ ہر جو بازو کو ذات الرین العضد
(بائی - پس) عضلہ سے بیرونی جانب رولن ہوتی ہوئے بار تباط درید زندا اعلیٰ
کی قیفال درید ہو جاتی ہے + ہفتم - درید اکھل الباسلیق (مُئیدین - بَرگ) -

اس طرح کے کتب خانوں میں سے ایک کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ اسلامیہ"۔ یہ کتب خانہ لاہور میں ہے اور اس میں اسلامی کتب کی ایک بڑی جمعیت ہے۔

درید کھل کی دوسری شاخ ہے اور کچھ شاخ بہ نسبت دوسری شعبہ کے موٹی مگر قدرے چوٹی
 ہوتی ہے اور کچھ دریدہ الارین العضدہ کے اندرونی جانب سے روان ہو کر درید عام زندا
 سے مل کر درید باسلیق کھلاتی ہے +

ہشتم۔ باسلیق (بازون کی ریب ریڈ سے یہ بڑی درید ہے اور کچھ
 درید ویدہ عام زندا اسفل اور درید کھل الباسلیق کے شال ہونے سے تیار ہوتی ہے اور
 بازو کے درونی جانب پر ذوات الارین العضدہ کا اندرونی کنارے سے ہوتی ہوتی
 شریان العضد (بریکل) آرٹری کے سامنے سے گذرتی ہوتی درید الباط کے جا کے
 آٹار کے قریب داخل ہو جاتی ہے +

نہم۔ درید قیغال (سفلیٹ دین) اور کچھ درید درید زندا علی اور درید کھل انقیال
 کے متصل سے تیار ہوتی ہے اور بازو کے بیرونی طرف ہوتی ہوئی اوپر کی طرف تصعد
 کر کے بازو کے سہ گوشہ والے عضلہ ڈیٹاڈ مسل کے درمیانی نالی سے گذرتی ہوئی
 عظم القوتہ کے نیچے سے گذر کر درید الباطی کے قریب الاختام درید تر توہن تمانہ میں آخر
 ہو جاتی ہے +

تسم دوم۔ درید التمانہ (ڈیپ دین) کے بائیں کچھ دریدیں تہی اور عیس ہو کر
 ہمیشہ شریانوں کے ساتھ دو دو ہتی ہیں اور دینی کیٹی کے نام سے مشہور ہو جاتی
 ہیں۔ واضح ہو کہ تشریح دانوں نے انکی چھ دریدیں مقرر کی ہیں مگر دو دریدیں
 انہیں سے مروج ہیں اور باقی کی چار دریدیں نہ مشہور ہیں لہذا اس حکمہ صرف دو
 دریدیں مروج حسب تفصیل ذیل تحریر ہوتی ہیں +

اول۔ درید الباط (اگ)۔ زکری۔ وین (جو باسلیق عنبرہ بازو کی دریدیں سے

درید الباطی

۳۴
 سے تشریح کیا گیا ہے کہ ہر ایک عضو کی اپنی جگہ اور اس کی جڑ اور شاخیں ہیں۔

نہایت عمدہ اور مفید کتاب ہے۔
 اس میں ہر عضو کی جڑ اور شاخیں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔
 اس کی مدد سے طالب علم کو ہر عضو کی جگہ اور اس کی جڑ اور شاخیں یاد کرنے میں آسانی ہوگی۔
 اس کی مدد سے طالب علم کو ہر عضو کی جگہ اور اس کی جڑ اور شاخیں یاد کرنے میں آسانی ہوگی۔

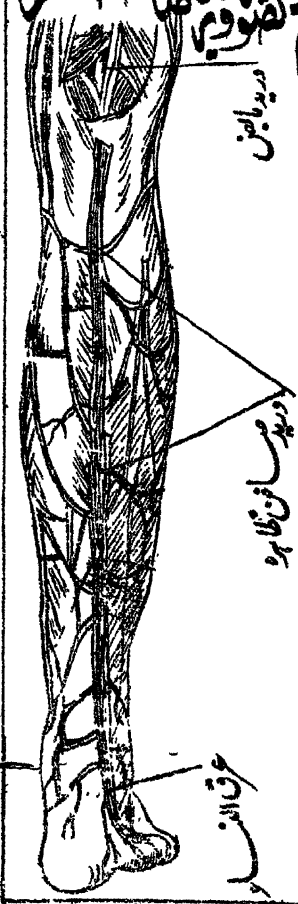
بامیٹھ سے تیار ہوتی ہے اور عینہ علیہ (کٹھن سار سائی) عضلہ کے زیرین کنارے سے شروع ہو کر اپنی ہتھام شریان کے ہمراہ گزرتی ہوئی پھیلی پسلی کے بیرونی کنارے پر ویدرتوہ تھانیہ کے نام سے مشہور ہوجاتی ہے +

دوم - ویدرتوہ تھانیہ (سب - کٹی - وین) جو اصل میں ویدر لابلٹ کا بڑا ہے بیرونی کنارے سے متقابل پھیلی پسلی کے ویدر لابلٹ سے شروع ہو کر افقی طور پر پھیلی پسلی اور عظم الترقوہ کے بائیں سے گزرتی ہوئی مقابل جو عظم القص اور عظم الترقوہ کی جملہ ویدر لابلٹ

سے ملکر ویدر لاکسم لہ بناتی ہے +

باب چھارم - شب الاسفل کے بیان میں (ڈورہ کٹر - بیٹی) اور اسکریاؤن کی ویدرین بھی کہتے ہیں اور بھی ویدرین ہاتھوں کی ویدرین کی مانند دو قسم کی ہوتی ہیں - ایک ویدر لابلٹ تھانیہ اور دوم ویدر لابلٹ تھانیہ +

قسم اول - ویدر لابلٹ تھانیہ (سپریشل) کے بیان میں اور اس میں دو ویدرین حصے مل کر تیار ہوتی ہیں + اول - ویدر لابلٹ تھانیہ (سپریشل) (سارٹ - ٹینس - وین) ایک ویدر ویدرین محراب پشت پاؤں کے بیرونی طرف شروع ہو کر بیرونی ٹانگہ کے پیچھے اور قریب کے بیرونی کنارے سے ہوتی ہوئی بطریقہ عضلہ کے درمیان خلیے سے بیرونی



۳۵
 اس میں ہر عضو کی جڑ اور شاخیں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔

عصب صافن (اکڑر - تل - سفیس - نرو) کی ہمراہ بالا طرف کو گذر کر عضلہ مذکور کے
دوسرے کے میانے سے گذرتی ہوئی ورید الغصیہ شریقیہ تقویٰ دیکھا کہ قوت الیما
میں تمام ہوتی ہے + دویم ورید صافن الکر
(لامک سفیس - یون) یہ ورید ویدی محراب
پشت پاؤں کے اندرونی حصہ سے شروع ہو کر
درونی ٹخنہ کے سامنے اور پاؤں کے درونی پہلو
سے اندرونی عصب صافن کی ہمراہ ہوتی ہوئی
عظم الفخذ کے اندرونی زواید کے پیچھے سے گذر کر
جاہگ کے درونی پہلو پر روان ہوتی ہے۔ اور
پو پارٹ رباط دہراچ نیچے درید الفخذ میں آخر
ہوتی ہے اور چند شاخیں متفرق مقاموں سے
نکل کر میل کچیل خون پاؤں کا اوس میں پہنچاتی ہیں
قسم دوم - درید التھانیہ (ڈیپ دین) -
کے بیان میں اوکھیر دریدین ہاتھوں کی گھڑی
دریدون کی مانند شریان کے ہمراہ رھتی ہیں -
اور شیع دانوں نے پانچ دریدین ان کو بیان
کی ہیں مگر اس موقع پر صرف دو دریدین مشہور
ذیل میں بیان ہوتی ہیں **دو اول** وید الغصیہ
(پانی - ٹل - یون) جو انگلیوں اور تلو

[illegible]

اور پشت پاؤں کی رگوں کے باہم ملنے سے مرتب ہوتی ہیں اور مہنام عضلہ کے زیرین کنارے سے شروع ہو کر بیرونی شریان اور اندرونی حسب کی جانب سے ہوتی ہوئی مقبیرہ کبیرہ المغنذہ (أو کبیرہ کبیرہ) عضلہ کے اندر سوراخ سے بالائی طرف کو داخل کر دینا کھلاتی ہے + دو یکم دریدہ المغنذہ (وین) جو حقیقت میں دریدہ المغنذہ کا بڑا دوسرا مقبیرہ کبیرہ المغنذہ عضلہ کے اندر سوراخ کے مقابل سے شروع ہو کر شریان کے ہمراہ بالائی طرف کو چڑھتی ہوئی پوپارٹ ربا کے نیچے سے اندر کو گذر کر دریدہ حقیقہ ظاہرہ کے نام سے مشہور ہوتی ہے +

باب پنجم جسم کی دریدوں کے بیان میں جبکہ انگریزی زبان میں *Trunk* دینا کہلاتی ہے + دریدوں کو ثارین ہفت اقسام میں حسب تفصیل ذیل تقسیم کیا ہے + **قسم اول** دریدہ اجوف فوقانیہ (سوپریئر آرٹو کبیرہ کبیرہ) اور اسکی شاخوں کے بیان میں اور اور اسمیں تین دریدوں حسب ذیل بیان ہوتی ہیں + **اول** دریدہ لاسم لہ یعنی سوا انچ طویل اور دہنی جل الوریہ الغایرہ اور دہنی دریدہ تر قوہ تحتانیہ کے توصل سے بنتی ہے اور کچھ دریدہ لاسم لہ شریان کی دہنی طرف سے استقامت کے طور دہنی شش کے بالائی حصہ پر پہنچ کر بائیں دریدہ لاسم لہ کی ہمراہ شامل ہو کر دریدہ اجوف فوقانیہ بناتی ہے + **دو** دریدہ لاسم لہ بیاری (لفٹ - وینا نامیٹا) تین انچ طویل اور بائیں جل الوریہ الغایرہ اور بائیں دریدہ تر قوہ تحتانیہ کے شامل ہونے سے بنتی ہے + **نور** محراب اور طہ کے آگے سے گذرتی ہوئی دریدہ لاسم لہ یعنی سے ٹکر دریدہ اجوف فوقانیہ بناتی ہے + **سیوم** دریدہ اجوف فوقانیہ (سوپریئر آرٹو کبیرہ کبیرہ)

دریدہ لاسم لہ
دریدہ لاسم لہ
دریدہ لاسم لہ

ہے اور سرگردن اور چھاتی کا سایہ ناکارہ خون جمع کر کے اذن مذکورہ میں واپس پہنچاتی ہے +

قسم دوم۔ ورید اجوف تھانیہ (الْفِرْعَوْنِيَّةُ - اَزْ - وِئِنَا كِيُوَا) اور اسکی شاخون

بیان میں اور اس میں چار شاخیں حسب تفصیل ذیل مرقوم ہوتی ہیں :

اول۔ ورید حرقنیہ ظاہرہ (اَلْكُرْتَلُ - اِيْلَايَاكُ - وِئِن) جو حقیقت میں ورید الغنڈ

کا بڑا ڈھ ہے اور بھیہ ورید پوپارٹ بباط کے نیچے سے شروع ہو کر چوکتھی اور پانچویں

فقرات القطن کے محاذی ورید حرقنیہ غایہ کی ہمراہ ملکر ورید حرقنیہ عامہ کے نام سے

مشہور ہوجاتی ہے اور ورید صغیر وغیرہ چند شاخیں اس میں تمام ہوتی ہے :

دویم۔ ورید حرقنیہ غایہ (اَلْكُرْتَلُ - نَل - اِيْلَايَاكُ - وِئِن) جو چند وریدوں کے باہم ملنے

سے مرتب ہوتی ہے اور شریان حرقنیہ غایہ کے درونی پہلو سے گذرتی ہوئی

عظم العجز کے مقابل ورید حرقنیہ ظاہرہ میں شامل ہو کر ورید حرقنیہ عامہ کھلاتی ہے

اور سُرین اور پیڈو اور شانہ وغیرہ وریدین اسکی مختلف مقاموں میں آخر ہوتی ہے :

سوم۔ ورید حرقنیہ عامہ (اَلْكُرْتَلُ - نَل - اِيْلَايَاكُ - وِئِن) جو غایہ اور ظاہرہ ورید حرقنیہ

کے باہم ملنے سے تیار ہوتی ہے اور عظم العجز کے مقابل سے شروع ہو کر اوپر درونی

جانب کو گذرتی ہوئی چوتھے پانچویں فقرات القطن کے محاذی دوسری ہتھام دہ

کے توصل سے ورید اجوف تھانیہ مرتب ہوتی ہے اور دہنی ورید بہ نسبت بائیں کے

چھوٹی ہوتی ہے : **چارم۔** ورید اجوف تھانیہ (الْفِرْعَوْنِيَّةُ - اَزْ - وِئِنَا كِيُوَا)

جو دونوں ورید حرقنیہ عامہ کے باہم ملنے سے بنتی ہے اور چوتھے پانچویں فقرات القطن

کے محاذی سے شروع ہو کر عظم العجز اور رطلہ جسیہ کی دہنی طرف سے چڑھتی

ہوئی جگر کے پچھلے کنارے کے شگاف سے گذر کر سوراخ دایا فوغا میں داخل ہوتی ہے
 بعد ازاں حجاب القلب کو چھید کر دھننے اُون القلب کے زیرین حصہ میں داخل ہو جاتی ہے
 اور اعصاب لطینہ اور پیٹرو وغیرہ کا سیاہ خون جمع کر کے اُون القلب سے کورین واپس
 لاتی ہیں اور دایا فوغا اور جگر اور کمر اور گردہ کی وریدیں اس کے مختلف مقام میں اختتام ہوتی ہیں
قسم سوم مفرد وریدین (افری - گاس - دین) کے بیان میں اور کچھ وریدین
 سرور و ورید اجوف میں ارتباط پیدا کر کے دونوں کو باہم ملاتی ہیں اور خون اُن مقام
 کالائی میں کہ جہاں سے کچھ دونوں وریدین علامتہ بہتیں رکھتی اور کچھ اصل میں چار
 شاخیں ہوتی ہیں اول وید مفرد کبری دوم وید مفرد صغری سوم وید مفرد اصغری چہارم وید مفرد اصغری
 اعلیٰ یاری باقول - وید مفرد کبری (افری - گاس - یجور) دہنی طرف کی
 قسطنصہ میں دوسرے مہرے کے مقابل وید کمر اور کبی وید اجوف تختانیہ یا وید الکلیہ
 سے شروع ہو کر اوپر کی طرف چڑھتی ہوئی دائیں پاؤں دایا فوغا کو چھید کر یا سوراخ
 اور ط سے گذر کر عمود الفقرات کے دائیں طرف گذرتی ہوئی میٹھ کے تیسرے مہرے کے
 مقابل پہنچ کر محرابانہ طور گذرتی ہوئی وید اجوف قوتانیہ میں آخر ہوتی ہے اور دہنی
 جانب کے آٹھ وید اصلاخ اور وید المری اور وید مفرد صغری اور وید التجوی
 اس کے مختلف مقام میں آخر ہوتی ہیں ۴ دویم - وید مفرد صغری (افری - گاس
 مائٹرباٹن طرف کے قطعی حصہ میں وید القطن یا وید الکلیہ سے شروع ہو کر دایا فوغا
 کے بائیں پاؤں کو چھید کر چھاتی پن پہنچتی ہے اور پیٹھ کے چھٹے یا ساتویں مہرہ
 کے مقابل سے ترچھے طور پر گذر کر وید مفرد کبری میں تمام ہوتی ہے اور اس میں
 بائیں طرف کے ساتھ زیرین وید اصلاخ تمام ہوتی ہے ۵ سوم وید مفرد

۲-
 وید مفرد کبری

اعلیٰ یعنی (رَایٹ - سوپر جی - آر - انٹر کاسٹل) جو دو بالائی درید الامسلاح کے
 باہم ملنے سے بنتی ہے اور اوپر کی طرف چڑھتی ہوئی دہنی و رید ترقہ چٹمانہ میں آخر سوئی
 ہے * چھارم - درید متوسط الامسلاح اعلیٰ یاری (فٹ - سوئی)
 رچی - آر - انٹر کاسٹل) جو پانچ بالائی درید الامسلاح کو ملنے سے بنتی ہے اور
 اوپر کو جا کر بائیں و رید لاسم لہ میں ختم ہوتی ہے *

قسم چھارم - درید القلب کے بیان میں (کار - ویک - یون) اور رید قلب کی شرح
 کا خون جو دل کی پرورش کیو اطر جاتا ہے - بعد سیلا پن کے واپس لاتی ہیں اور
 پھر دریدین چارہ ہوتی ہیں حسب ذیل بیان کرتا ہوں * اول دریدی کبری
 (وینا - کار - ڈس - گینا - وین) دل کی نوک سے شروع ہو کر آگے کی طرف سے گذرتی
 ہوئی دائیں اذن القلب کے پچھلے حصہ میں آخر ہوتی ہے * دوم - دریدی متوسط
 (وینا - کار - ڈس - میدیا) دل کی نوک سے شروع ہو کر پیچھے کی طرف سے گذرتی ہوئی
 دریدی قلبی کبری میں تمام ہوتی ہے * سوم - اور وہ قلبی صفوی (وینا - کار - ڈس
 پا روجی - وین) دائیں بطن القلب کی اگلی سطح سے شروع ہو کر چند شاخیں آئیں
 ملتی ہوئی ایک شاخ بناتی ہے اور دریدی قلبی کبری سے مل جاتی ہے * چہارم اور وہ
 تیسرے (وینا - میڈیا - وین) جو حقیقت میں بہت باریک بنیاد و ریدین ہوتی
 ہیں جو اذن القلب میں جدا جدا صورا خون کے ذریعہ سے آخر ہوتی ہیں *

قسم سیم - فقرات القلب: رحرام مٹکی درید ذمک بیان میں *

اول - اور وہ الفوات (ڈار - سالی - ریا پریٹل - وین) پھر دریدین بہت باریک
 ہوتی ہیں جو ایک جال کی صورت بنا کر عمود الفوات کے زاید شکوہ (اسپائنس ٹریٹورن)

اور اپد مفصلیہ (اَر - ی - کیو - کر - پ - سس) نکالوں وغیرہ کے گرد نواحی میں ہوتی ہیں اور پیٹھ کے عضلہوں اور اون کے قرب و جوار کی اجزاء سے ناکارہ خون جمع کر کے ورید اضلاع الفقرات اور ورید القطن میں پہنچاتی ہیں +

دوم - ورید الخناج (کڈ - یو - ری - سٹ - پائٹل - وین) جو حرام منہ کا پاؤ یا غصا (کڈ - یو - ر - رٹ) اور غصا عنکبوتی (اَر - کنا - یڈ) جلیوں کے مابین جال کی صورت واقع ہوتی ہیں اور جانبی سوراخ مہون کے راہ سے باہر نکل کر ورید کلابام سے مل جاتی ہے +

قسم ششم - ورید الباب (پور - ٹل - یوین) اور اس کے شعبوں کے بیان میں اور کچھ ورید چار ویدوں سے تفصیل ذیل بنتی ہے + اول ورید ماسا بنی اسفل (انفری - آر - مسٹرنگ - وین) جو ورید المستقیم (مورائیل - وین) اور سگامہ قنکر اور تیرنے والے حصہ کو لون کی ورید کے ارتباط سے بنتی ہے اور عنق الطحال متلبہ اور اسی حصہ اسما و ثنا عشریہ کے پیچھے سے گذر کر ورید الاحمال میں مل جاتی ہے اور کچھ ورید ورید المستقیم کے وسیلہ سے ورید مز قفسیہ غازیہ کی شاخوں سے ملتی ہے + دوم - ورید بار (یعنی اسطی - سویرچی - آر - مسٹرنگ - یوین) جو اڑے اور گولوں کے چڑھنے والے حصہ اور اعور اور جیوٹی آنٹریوں کے وریدوں کے شامل ہونے سے تیار ہوتی ہے اور بہ نسبت ورید الطحال کے بڑی ہے - اور عنق الطحال کے سادہنی سرے کی پیچھے اور ثنا عشریہ کی آسے حصہ کے آگے سوبالائی طریقہ طرف کی دوسری عنق الطحال کے بالائی کنارے پر ورید الطحال کے ارتباط کر ورید اور قدرے باقی ہے + سیوم ورید الطحال (اس - بلنیگ - وین)

ورید المعدہ اور ورید الکبد اور ورید ساریقی اسفل سین ختم ہوتی ہیں +
چھٹا روم - ورید المعدہ (کیا سترگ - وین) جو شریان المعدہ کا خون بعد
 کے واپس لاتی ہے اور قم اعلیٰ معدہ کے سرے سے شروع ہو کر چوٹے ختم معدہ سے
 گذرتی ہوئی قم اسفل معدہ پر پہنچتی ہے بعد ازاں پیچھے اور نیچے اوتر کر ورید الطحال میں
 تمام ہوتی ہے + **پنجم** - ورید الباب (پور - ٹل - وین) جو بڑے سرے
 عنق الطحال کے بالائی کنارے پر ورید ساریقی اعلیٰ اور ورید الطحال کے ارتباط سے
 بنتی ہے اور مجرے عام للعفرا (ڈکٹس کیوئی کوئی - ڈوکٹس) اور شریان الکبد
 کے ہمراہ ہوتی ہوئی آڑے شکاف جگر کے قریب دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے
 بعد ازاں ایک جگہ کے دائیں اور دوسرے بائیں نوٹھری جگہ میں داخل ہو کر شریان الکبد
 اور مجری الکبد کے ساتھ شاخ و رشاخ ہو کر ساخت جگر میں پہنچتی ہے - یاد رہے کہ
 خون شریان الکبد کا جو پرورش جگر کے لئے داخل ہوتا ہے یکایک ورید الکبد
 میں نہیں جاتا بلکہ ورید الباب میں عروق شریہ کے ذریعہ داخل ہو کر ورید الباب
 کے خون میں آمیز ہوتا ہوا ورید اوف تحتانیہ میں پہنچتا ہے +

سہم ہفتم - اور وۃ الریہ (پلمو نری - وین) تعداد میں چار ہوتی ہیں اور
 برخلاف دوسری وریدوں کے شش سے سرخ و نفیس و صاف خون بائیں اذن القلب
 میں پہنچاتی ہیں اور شش کی تریک عروق شویہ سے شروع ہو کر شاخ و رشاخ
 ملتی ہوئی پانچ شاخیں بنیں ہر ایک نوٹھری شش سے باہر نکلتی ہیں بعد ازاں
 دائیں طرف کی درمیانی شاخ اپنی جانب کی بالائی شاخ سے مل کر چار وریدیں بنتی
 ورید اور قدرے بالا کو گزرتی کر دائیں وریدیں دائیں اذن القلب میں اور مجرای اوطلہ

کے پیچھے سے اور بائیں دریدین جا خروج اوطہ کے آگے اور شریان الریہ کے پیچھے سے گذر کر جبال القلب کو چھیدتی ہوئی بائیں اذن القلب میں تمام ہوتی ہیں +
فائدہ یا زوہم - احکام عروق مقصود اور انکو منافع اور مہیت میں + یاد رہے کہ جو رگین کہولی جاتی ہیں اور وہ ہیں یا شرائین لیکن مقصد اور وہ کی مروج ہے نہ قصد شرائین اور اطباء نے ان کے قصد میں جرأت نہیں کرتے اور جو دریدین ہا میں ہیں اور قصد اذن کے کھوے جاتے ہیں حسب ذیل بیان ہوتے ہیں اور شریانیں بھر دریدین چھہ میں اول قیفال دویم اکحل - سیوم باسلیق چھام جل الزراع خیم البلی - ششم آیلیم +

بیان قیفال - بھر دریدین عرب قیفال سے ہے اور معنی اسکے نفت یونان میں کھنارے کے ہیں اور چونکہ یہ رگ بازو کے کنارے پر واقع ہے اسلئے نامزد اس نام کی ہو گئی ہے اور حکماء یونان کے نزدیک اس رگ کے قصد کہولن سے خون سر اور گردن کا زیادہ آتا ہے اسلئے اسکو زبان پارسی میں سر او کہتے ہیں لیکن بھر خیال ازوے علم تشریح کے محض خیال اور سر غلط فہمی ہے کیونکہ جب ہم گھوڑے عقل کو وسیع میدان تشریح میں جو لان دیتے ہیں اور چرخ خیال کو بندریہ تیل تجربات کے خانہ امارن میں روشن کرتے ہیں اور متقدمین اور خیر کی تصانیف پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اس بات پر یقین ہو جاتا ہے کہ قصد خواہ کسی رگ سے کھولی جاوے تسکین سبحان یکے پر تمام جسم انسان میں ہوتا ہے اور خون کل بدن کا گھٹ جاتا ہے اور کل بدن کی دھاریاں خونیں سبھی آجاتی ہیں اور حرکت قلب کی دھیمی بڑھتی ہے ہر شخص میں مقام کی ان رگدین سے لا حاصل ہے



منجمہ انکے فصد کی مثال کی اکثر کہولی جاتی ہے کیونکہ اسکے نیچے شریان و فیرو پائی نہیں
 جاتی طریق کھولنے فصد کا یہ ہے کہ ریلین کے اس نا تھر کو جسکی فصد کہولنی منظور ہو
 اپنی چھاتی پر لگا کر ایک فیتہ دو فون ہاتھوں میں تھام کر کلائی سے کھنی کے اوپر تک
 وریدی خون کی تسلیط کریں بعد ازاں بالائی کھنے کے دولپیٹ دیکر بیرونی جاذب سے
 باندھیں تاکہ رگیں پھولیں اور جب طبع ظاہر ہو جاوےں بعد فیتہ کو قدرے نرم
 کر دیں تاکہ خون بدون تکلیف کے نکلے مگر کچھ طریق زیر تن میں بہت آتا ہے نہ لاغر
 بدن میں کیونکہ لاغور میں بہ سبب خلل و ق کے سخت باندھنا سبب احتباس
 دم اور مانع ظہور گ کا ہوتا ہے پس ایسے آدمی میں واجب ہے کہ پٹی چوٹ نہ باندھیں
 اور دوران خون شریانی کو بند نہ بننے کے تمیز کریں اگر ضریان بننے کم ہو گئی ہو

تو قدر سے کچا و فیتہ کا کم کر دیوین بعد ازان کہنی کے ذرا نیچے بائیں انگوٹھے سے
 اوس رگ کو دبا دیں تاکہ چھیدنے کی وقت نشتر کھال کے نیچے حرکت نہ کرنے پادے
 پھر نشتر کی نوک دائیں ہاتھ کی چٹکی میں پکڑ کر ترچھے طو پر رک مطلب کو چھیدیں
 جب خون چھلکے مے تب نشتر کو ذرا آگے بڑھا کر نکال لیوین تاکہ شگاف بنائی
 میں ہو جاوے اور کھوانہ چھیدیں کیونکہ دوسرے پرت چھد جائیگا اندیشہ ہے
 اور شگاف نشتر کا وسیع ہوتا کہ خون موافق مطلب کے نکل آوے اسلئے کہ جرم رگ
 مذکور کا غلیظ ہوتا ہے اور شگاف غیر وسیع نکالنے خون واجب الدفع میں کافی نہیں ہوتا
 جس سے تصور تر اید امراض کا ہے بعد ازان خون لینے والہ پیالہ صوبق دہار خون
 کی رکھ کر انگوٹھا درید سے اوہا لیوین اور لین کے ہاتھ میں کوئی لاٹو وغیرہ جو رگل
 پہیرنے کو دیوین کو اس نکت سے خون دہار کے ساتھ باسانی لکھے گا اور جب بقدر
 حاجت نکل چکے یا مریض کو غشی ہونے لگے تو پٹی باندھی ہوئی کو کھول کر انگوٹھا شگاف
 پر رکھ دیوین اور خون آلودہ جزو ہاتھ کے پانی سے دھو ڈالیں اگر دھونا شگاف کا
 منظور ہو تو اول جلد شگاف کو کھول کر دھو دیں بعد ازان دوسرے مقام کو صاف
 کریں پہر اس احتیاط سے گدی کروی شکل کے شگاف پر رکھیں کہ شگاف جلد کا شگاف
 رگ کے محاذات سے منحرف نہوے اور جگہ مخصوص جلد کی جو پھلے باندھنی کی
 رگ سے التصاق رکھتی ہے اسی وضع پر بعد کھولنے کے رہے اور کھارے شگاف
 باہم بخوبی ملجا دیں بعد ازان انگوٹھا گدی پر رکھیں پہر ایک پٹی لیکر اور میا حصہ
 اوس پٹی کا شگاف پر رکھ کر انگوٹھا پٹی پر جادیں اور اس شکل کا ۸ پیٹ لیکر گرہ
 خاص شگاف پر لگا دیں اور ہاتھ کا ترہ میں کھ دیوین اور بعد اسی گھنٹہ کے

پٹی کو کہل ڈالیں اور تین چار روز تک اس ہاتھ سے کام نہ کریں ۔ یاد رہے
کہ گدنی کے لئے بہتر کپڑوں سے کپڑا کتان کا ہے کیونکہ کچھ جاہ باعث تحفیف
اور تندرستی کے اندمال زخم جلدی سے لانا ہے اور مواد مستورہ کو مانع ہے ۔
اور قصد کھولنے میں ہمیشہ کچھ خیال رکھیں کہ شکاف پوست نسبت شکاف درید کے
بڑا ہوتا کہ خون بلا وقت و مار باندہ کر نکلے ۔

بیان کحل بھی دریدہ قیال نیچے اور وسط انگلی کے مقابل میں اندرونی طرف کلائی
کے ہوتی ہے قیال اور بایلیق سے مرکب ہے اور اہل یونان چیز مرکب کو کحل اس
کھتے ہیں اور لفظ کحل اس سے مشتق ہے اسلی مسمی اس نام کی ہو گئی ہے اور
حکماء یونان کے نزدیک اس رگ کی قصد سے خون تمام جسم کا آتا ہے بدو
تخصیص نام کے لہذا اس کو عربی میں نہر البدن اور فارسی میں ہفت اندام
اور رگ بدن بھی کھتے ہیں طریق اسکو قصد کا کچھ ہے کہ ہوشیاری سے نشتر ہلکا گاوین
نہ غایت اور طول میں کہلین نہ عرفاً کیونکہ نیچے اس کے عصب یا جاتا ہے اور جب بطریق
خطا کے زخم نشتر کا عصب کو روکے ہوئے ہوئے تو چاہئے کہ ایسی تدبیر کریں جس سے زخم جلد
ملنے نہ پادے اور جو چیز مانع التمام کی ہو عمل میں لاوین اور معالجہ زخم عصب کا کریں ۔ اور
زخم کے گرد و نواح بلکہ تمام ہاتھ کو گرم روغن سے چرب رکھیں اور استعمال مبروات
خارجی سے پرہیز کریں ۔ یاد رہے کہ اکثر آدمیوں کی رگ سرار و ہفت اندام کے
نیچے شریان نہیں ہوتی لیکن کچھ ہی احتیاط سے کہلین اور قصد کے کہولتے وقت
پچھلے امتحان شریان کا کریں بعد ازان نشتر گاوین اسکو کہ کبھی خلاف واقع ہو جاتا ہو
تقصص اور تحقیق ہر حال میں لازم ہے ۔

بیان باسلیق بھرگ جوڑ کھنی کے مابین بھر لکھی کے متقابل میں اور ہفت اندام کے
 نیچے اور کھائی کے اندر وہی طرف مایل بہاں ملق ہوتی ہے اور لغت یونان میں بادشاہ عظیم
 کو کھتے ہیں اور چونکہ یہ رگ بڑا شعبہ البلی کے اور شعبوں سے ہے اسلئے ستہرہ آفاق ہے
 نام کی ہو گئی ہے اور اس کے خون لینے سے اکثر امراض الکبد اور امراض الطحال اور ذیابیطہ
 اور ذات المرہ اور ذات الصدہ اور امراض متعلق ورگین اور امراض رگبہ اور بیماریاں سابق
 اور قدم وغیرہ امراض الاعضاء کہ ماتحت گردن کے ہیں برابر فائیں ہوتے ہیں طریق اسکے
 فصد کا پھر ہے کہ بازو پر دو تین لمبیٹ فیتہ کے لمبیٹ کر کچھ پکڑا باندھ دیوین تاکہ بیرونی
 گردش خون کی موقوف ہو جاوے مگر ایسا نہ باندھیں کہ نبض کی حرکت جالی تر ہے بعد
 ازان تلاش سہبات کی کریں کہ شریان اسکے نیچے ہے یا طوفیں یا ایک ہی طرف ہے
 اسلئے کہ ایک طبی شریان باسلیق کی ہمراہ لازم الرفاقت ہوتی ہے اور کبھی شریان
 کی رفاقت سے مٹا پائی جاتی ہے مگر یہ نادر الوقوع ہے پس اگر شریان نیچے باسلیق
 کے نمودار ہووے تو نشتر کی نوک سے رگ کو ترچھا اور ہلکا شکاف کریں اسطرح کہ شکاف
 جلد بہ نسبت شکاف رگ کے بڑا اور کشا وہ ہوتا کہ خون باسانی نکلے خصوصاً اگر شریان
 قریب ہے نہ فائیر نہیں تو جہاں تک ممکن ہو رگ کو شریان سے ایک طرف لیجا کر مٹ ہوئیاری
 سے نشتر لگا دیں کیونکہ شریان کے کٹ جانے سے اسکے ماتحت غلاف میں خون
 پسلیجا تا ہے اور تصور آفت عظیم کا ہوتا اگر شریان نیچے ورید کے ہے تو طولانیت اور
 ترچہ نشتر لگانے میں محتار ہیں اور اگر طوفیں ورید کے شریان ہو تو واجب ہے کہ نشتر
 طول میں لگا دیں اگر شریان ایک طرف ہے تو اس طرح کھولیں کہ سر نشتر کا مخالف
 شریان کے ہووے یعنی ترچہ طور پر کہ سر نشتر کا اس طرف ہو کہ جہاں شریان

نہیں ہے۔ بعض اوقات قربہ تن آدمی کے قصد کھولنے میں بہت وقت ہوتی ہے۔
 اور اوسکی رگ کا شان بالکل نہیں ہوتا تب مناسب ہے کہ اول جلد میں شگاف کریں پھر
 تک کہ رگ ظاہر ہو جاوے اُس وقت جگہ وید کی نشتر لگاویں اور پاتھ میں کچھ گول چمیر
 پکڑا دیں تاکہ مرعین ملتا رہے۔ واضح ہو کہ اگر باندھنے کے وقت رگ میں نفع ظاہر ہوگا
 تو واجب ہے کہ پٹی کو کھینچ کر استنگی سے ملین اور پیر باندھیں اگر نفع خود کرے تو پھر کہول کر
 ملین اگر کرے نہ کر ہو تو اسی طرح کرتے جائیں جب تک کہ نفع بالکل موقوف نہ ہو جائے
 ورنہ قصد کھولنے سے باز رہیں اور اوسکے بدلے وریڈ بلی کو کہولیں۔ اور بعض اوقات
 غلیظ نفع کے باعث شریان کو دھونے سے ٹھہراتی ہے اور فضا و اوسکو وریڈ سے جھکے مستعد
 کھولنے کا ہوتا ہے پس جراح پر لازم اور واجب ہے کہ باندھنے کے پہلے شریان کی تلاش
 کریں تاکہ خطا قصد سے محفوظ رہیں۔ اور نفع کی حالت میں قصد سے باز رہنا مخصوص
 صرف باسلیق سے نہیں بلکہ ہر رگ میں بچھ قاعدہ مرعی ہے۔ اور اگر زخم شریان کو
 پہنچے تو جلد پٹی کو کھول دیویں اور خون کو بند کریں اُس طریق سے کہ جریان خون
 میں نہ کووے۔

بیان جمل الذراع یہ رگ قبضہ کے گرد و نواح کی شاخوں سے شروع
 ہو کر بیرونی طرف اوپر کو جاتی ہے بعد ازاں کلائی کے اندرونی طرف سے ظاہر ہو کر راع
 کے اوپر پہنچتی ہے چونکہ بھگ مشابہ سن کے ہوتی ہے لہذا اسی بنام جمل الذراع
 کے ہو گئی ہے تحقیق اور منافع اسکے مختلف فیہ ہیں۔ چنانچہ یہ رگ اکثر آدمیوں کے
 پاتھ میں پایا پ ہوتی ہے اور صاحب خیرہ لکھتا ہے کہ جمل الذراع اکثر آدمیوں میں
 باسلیق کے ساتھ ہوتی ہے اور بعض میں اُچل کے ساتھ رہتی ہے اور خلاصۃ التھارت

کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ پھر رگ باسلیق اور کحل سے مرکب ہے جو اور بعض حساب کہتے ہیں کہ بعض اہمیں میں پھر رگ و بنالہ پائیک کا ہوتی ہے بالحد فصد اسکی ترجمہ طور پر چاہیے مگر جب مفلون جانب میں شریان پائی جاوے تو طوالت میں کہونا بہتر ہے۔ کمال انجفی اور اسکوفزایدوں کا حکم موافق قول متقدمین کے حکم قیفال کا ہوتا ہے اور نزدیکی متاخرین کے حکم باسلیق کا رکھی ہے +

بیان البطی پھر رگ ایک شعبہ باسلیق کے شعبوں میں سے ہے اور اس کو باطی البطی کہتے ہیں اور گھٹا اس کے کھنی سے بطرف اسی اور مقابل بغل کے ہوتی ہے اور اس کے نیچے شریان نہ ہونے کے باعث اسکو کٹیم بھی کہتے ہیں طریق اسکو فصد کا یہ ہے کہ اولاً مذکور کو خوب ملین اور پانی گرم ڈالتے جاوین بعد انان لبنی پٹی سے باندھیں اور ہاتھ مضمود کو سیدھا رکھیں جیسا کہ زاویہ بغل کا برابر قائم کر دے اور رگ کو پہلے انگوٹھے سے دوبار کہیں بعد ازاں کھولیں +

بیان السیلم پھر رگ شہاد و معرفت ہے اور اس کے فصد کو نلے کی جگہ بنو خضر مابین ہوتی ہے اور ترجمہ اور طول سگاف کر نہیں مختار ہیں اسکو کہ نیچے اور دونوں طرف اس کے شریان نہیں ہوتی اور اس میں پھر رگ بنالہ باسلیق البطی کا ہے جس کو وید سوختر نذا سفل بھی کہتے ہیں اور طریق اسکو فصد کا یہ ہے کہ کھالی کو باندھیں اور رگ کو جگہ مذکور میں معلوم کریں بعد ازاں نوک دار شتر سے کھولیں اور نظر خون کی طرف کریں اگر ضعیف الاخذار ہے اور دبا باندھ کر نہیں چلتا تو ہاتھ گرم پانی میں رکھا دیوین اور خون حسب مطلوب حیثیت مرلض کے نکالیں لیکن ہاتھ کو پانی گرم میں اسقدر رکھیں کہ خون خود بخود بند ہو جائے اسلئے کہ پھر رک نہایت باریک ہوتی ہے اور خون اس کا غلیظ ہے پس

اس صورت میں خون معتد بہ خروج کر خود بخود بند ہو جاتا ہے اور دائیں طرف کی اسلم درد جگر و ذوات الجنین دیرینہ اور عظیم لحوال کو بالذات مفید پڑتی ہے اور بائیں جانب کی اسلم لحوال دل کو فائدہ کرتی ہے کمالاخیفی علی البحر میں + اور شیخ زینس لکھتا ہے کہ فصد اسلم کی امراض کبد اور طحال کو باسلیق کے فصد سے زیادہ فائدہ دیتی ہے اور اکثر حکماء و تجربہ کار واسطی امراض مذکورۃ الصد کے اس رگ کو کھولا کرتے حسین اور اس سے برابر فائدہ اوٹھایا کرتے ہیں اور علامہ تحریر کرتا ہے کہ بائیں طرف کی اسلم سے فصد لینا بواستیر دروشت اور گردن کی امراض میں مفید پڑتا ہے *

فایں دو اقسام - عروق مفسودہ کے بیان میں جو پاؤں میں واقع ہیں اور سے تعداد میں تین ہوتی ہیں *

اول صافن - بکھوید بالا طرف اندرونی ٹخنہ کے واقع ہے اور جاست میں بڑی اور خوب طرح نمودار ہوتی ہے دونوں طرف اور نیچے اسکی شریان نہیں ہوتی اور مٹھے صافن کے اسلم کے ہیں لہذا مسمی اس نام کی ہو گئی ہے اور اگرچہ کچھ ورید حکمائے یونان کے نزدیک رفاقت عصب سے ہی موا ہے لیکن جب ہم تشریح کی طرف نظر ڈالتے ہیں اور انسان کی لاش کو سپاٹ چیر کر دیکھتے ہیں تو پھر بات قابل ثبوت کے نہیں پہنچتی کیونکہ اس کے ساتھ عصب برابر پایا جاتا ہے اسکی تشریحی بیان کو دیکھو اور فصد اس رگ کی اعضا وزیرین کی امراض خصوصاً ورگین کے متعلقہ بیماریاں کو بہت ہی مفید پڑتی ہے اور حکمائے فرانسیس امراض سر اور سوزش قصبۃ الریه وغیرہ امراض گود فوجی اعضا رئیس علیہ کے لئے امالہ کرنے کے واسطے اہل اعضاؤں کی طرف جیسا کہ اوڑ لٹاؤ کا طریق ہے استعمال کثرت کیا کرتے ہیں اور امراض دوسری دماغی میں صافن کی فصد کو اچھا

جانتے ہیں اور اس کو اور غلاجلن پر مقدم رکھتے ہیں۔ شیخ رئیس اور قرشی اشارہ کرتے ہیں کہ فصد صافن اور حجامت یا قن کی ابتدا شروع لقمہ دواؤ کے بطور مالہ کے مناسب ہے کیونکہ انتہا لقمہ کے فصد قیفال کی لائق اور فائق ہے اور جب دوا دوسرے میں مستقر ہو گئے ہیں اور صوف سے موقوف ہو چکے ہیں تو عرق جبہہ کو کھولنا اور فقرات العنق پر حجامت کا کرنا بہت مفید پڑتا ہے اور شرح الاباب والعلامات یا الخویا استلانی کی بحث میں کہا ہے کہ فصد کے فصد قیفال کے فصد سے مقدم ہونا چاہیئے تاکہ جذبہ ادرمان بیدار سے ہر خصوصاً عورتوں میں اور فصد صافن کی تقیج افواہ عروق کو سیر عرق الفنا اور پلٹ۔ غارش گوشہ مان اور غارش خضیہ اور غارش قضیب اور ان کے قروح میں اثر تمام رکھتی ہے طریق اس کے فصد کا یہ ہے کہ پاؤں کو پٹلی سے باندھیں اور چند قدم پہلے دیں اور بعد ازان اینٹ پر پاؤں کو ٹکا دیں اور ساتھ فصد پاؤں اپنے کو اُس پد باؤ سے تاکہ رگ پہول کو خوب بلا ہر جگہ بعد ان سگاف نشتر مریم یعنی آٹا مائل عرض لگا دیں اور خون حسب طلب حدیث ملتا ہے مریض کے نکالین اور بہ قاعی ستمہ مذکورہ کے چٹی کو باندھ دیں اور اگر بدون حیلہ سا مذکورہ کے رگ پہول کو نمودار ہو جاوے تو نقطہ پٹلی کا باندھنا کافی ہے اور وقت فصد کھولنے کے اگر صاحب مقصود بدین تکلیف کے کھڑا ہو سکتا ہے تو قیام کی حالت میں نکالتا خون کا بھتر ہے۔ یون ہی نکالین والا فلا +

ن
دوم عرق النسا۔ اور اس کو صافن اصغر بھی کہتے ہیں اور کچھ درشت پاؤں کی ویدوں سے مرتب ہو کر بیرونی ٹخنہ کی پاس سے نکل کر پاؤں کے بیرونی جانب سے اوپر کو چڑھتی ہے اور اُس میں اکثر گرہ پائی جاتی ہیں اور فائدہ لیس رگ کے فصد کا عرق النسا کے درد میں فصد صافن سے برابرت زیادہ ہے اور دوسری بیماریاں

معدرگ صافن کے برابر ہے طریق اسکے قصد کا یہ ہے کہ دستا طویل یا فیتہ داری لکیر
ایک سراسر اس کا متصل ٹخنہ کے باندھین اور باقی کو باستحکام تمام پٹلی اور ان کو گروٹ
دیوین اور رین کو نشست و برخاست کی اجازت دیوین بعد از ان پاؤں کو امینٹ پر رکھیں
اور یار پاؤں ماؤف کے بل کھڑا ہو کر باؤ دیوے تاکہ رگ پہول کر خوب نمودار ہو جا
بعد از ان بیرونی ٹخنہ کے اوپر یا شیچے رگ کو دریافت کر کے قصد کھولین اور شگاف شتر
طول میں ہوا سیکے کہ دونوں طرف اس کے عصب ہوتا ہے اور اگر ٹخنہ کے نزدیک رگ
مذکور نشان نہ دیوے تو غصہ اور زہر کے میان سے شعبہ اس رگ کا کھولین اور غصہ
ذخیرہ لکھتا ہے کہ غصہ اور زہر کے درمیان سے ہر طرح قصد کا لینا بہتر ہے تاکہ شتر خلا و
جانے سے محفوظ رہے مگر اس جگہ رگ کے نشان وہی ندینے سے نزدیک ٹخنہ کے کہلین
سیوم بالض بھگہ رگ کہنے کے بالین میں پائی جاتی ہے اور اس کو قصد کا
فایل برابر صافن کے ہوتا ہے مگر اوپر ٹھٹا و درود مقصد اور درود کبیر میں قصد صافن
سے زیادہ مفید ہوتی ہے اور درود احتشاء اور درود پیٹھ اور زخم کے لئے فائدہ کئی ہے
طریق اسکے قصد کا یہ ہے کہ پٹلی اور ران کو باندھین اور چند قدم چلاوین او کی سراسر
بٹھالین اور اوٹھالین تاکہ رگ پہول کر خوب ظاہر ہو جاوے بعد از ان بطریق مذکور
کہلین + اور علامہ تحریر کرتا ہے کہ چائے لکھنی کا قدر زانو کے اوپر زور سے باندھین اور
صاحب قصد کو چٹ لٹا وین اور دونوں پاؤں اکٹھا کر تلاش عرق مذکور کی کہلین بعد از
کہلین + اور شیخ رئیس لکھتا ہے کہ ادراس دموی یا سوداوی میں جو سر کے
متعلق ہوتی ہیں قصد عروق پاؤں کے مفید پڑتی ہے + یا وہ ہے کہ قصد عروق
پاؤں کے بہ نسبت عروق ہاتھوں کے ضعف زیادہ کرتی ہیں چنانچہ قول قوشی

تا یہ کلام مذکورہ کا ہے وہاں کہ نہ بعد عروق الرجال لدم والروح عن القلب والاعضاء
 عیبتہ یعنی قصد عروق پاؤں کے خون اور عروق کدول اور اعضا ریسی سے دور کرتی ہے
فایک سینہ - عروق مقصودہ کے بیان میں جو سر اور چہرہ سے تعلق
 رکھتی ہیں اور ان تمام وریدوں کو ترچھے طور پر چاہئے کہوں لانا مگر وجہین چنانچہ بیان
 ہر ایک کا تفصیلاً ذیل میں آتا ہے ۔

اول - وجہین یکھ دو بڑی ریگن طرفین گردن کے واقع ہوتی ہیں اور قصد انکی
 امراض سر مثل سکنتہ وغیرہ اور شروع امراض جذام اور خناق شدید اور ضیق النفس اور بختہ الصفا
 اور ذات الریہ اور امراض طحال وغیرہ ایسی قسم کی امراض کو منید پڑتی ہے اور اس رگ
 کی قصد خصوصاً لڑکیوں کی امراض میں اکثر کہولی جاتی ہے کیونکہ لڑکیوں کی کھنی کی جگہ
 باعث کثرت چربی کے باسلیق وغیرہ دکھائی ہنیں دینی طریق اگر قصد کا یکھ ہے کہ بھلے
 انگوٹھا ہنسی کی ہڈی پر رکھ کر خوب دباویں اور بیمار کے سر کو مخالف جانب مقصود کی جگہ
 تاکہ رگ خون سے بہر کر خوب نمودار ہو جاوے بعد ازان نظر کریں کہ رگ شدالرواں کس
 میں ہے پس نشتر طول میں اس طرف کی حد میں لگاویں جب خون چمک آوے
 تو وہ نشتر اگر کو بڑا کنگال لین اور خون بقدر ضرورت اور حسب حیثیت مریض کے نکالیں
 بعد ازان نشتر کے سگاف پر گدتی کو رکھ کر مٹی سے باندھ دیویں ۔

انتباہ - ابتداء سے انتہا تک انگوٹھا دیر نہ رہے ہاویں ورنہ دل میں ہوا کے
 پہنچ جانے کا اندیشہ ہے جس سے مریض سکڑے شفا نہ ملے اگر ملک الموت کے موالی
 سے ساریٹھ موٹ کا ماتھ میں پکڑ کر عالم جاو والی کو کوچ کر جاتا ہے ۔

دوم - عرق الجبہ یکھ رگ امین ملتق حاجبین کے ہوتی ہے اور سر کے گرانی کو اس

فصد کے نہایت عمدہ فائدہ ہوتا ہے خصوصاً جب سچو کی طرف ہوا اور آنکھوں کی نقل اور در دوسر
 مزین جو ہمیشہ لازم الزامات ہوتی ہے اور کسیدت جدائی نہیں کرتے اس کی فصد سے فوراً
 آرام آجاتا ہے مگر خون زیادہ زلیوین اور کمال احتیاط سے کہولیں ورنہ رباط مشیلہ کے
 کٹ جانیکا اندیشہ ہے جو موجب فساد عظیم اور خطرہ شدید کا ہوتا ہے +

سوم - عروق الصغیرین اور اس رید کو زبان انگریزی میں ٹیمپل - وین اور فاسی
 میں درید بنا گوش اور بندھی میں کٹنٹی کی رگ بولتے ہیں طریق کھولنے کا بھیج ہے کہ
 اول بالی کٹنٹی کے تراشیدن اور دریدہ کو رگ کے اوپر دوا لٹکلی اس طور سے رکھیں کہ گھڑوں
 کے درمیان میں کچھ گچہ خالی رہے پھر خالی مقام میں رگ کو معلوم کر شتر عرض میں
 قدرے اڑے پن آہستگی سے لگا دیں جب خون بقدر حاجت نکل چکے تب اس کو
 کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیں تاکہ اس کے دونوں سرے کھال کے اندر گھس جاویں اور
 خون بند ہو جاوے پھر آٹھ دس روز تک گدی لگا کر پٹی سے باندھ رکھیں اگر تیسر
 باندھ سے خون بند نہ ہو تو دونوں ستر شریان کے مورچے سے مڑور گدی دیکر پٹی سے
 باندھ دیں اگر اس ترکیب سے خون بند نہ ہو تو شگان کھال کا ٹکڑا کر شریان کے
 دونوں سروں کو ڈور سے باندھ دیں +

چھارم - عرق الیافوق یا فرائل وین جو وسط سب میں واقع ہے اسکی
 فصد سے شقیقہ اور قروح سر کو فائدہ تام ہوتا ہے + پنجم عرق الماٹن
 اور اس درید کو الکیوڈ وین انگریزی زبان میں کہتے ہیں جو آنکھ کے کونے میں واقع
 ہیں اور پھر گین اکثر شخا ص میں خود بخود ظاہر نہیں ہوتیں مگر گردن کے دبانے
 یا صاف صید کے مسمنہ کہولنے سے نمودار ہو جاتی ہیں اور اسکی فصد میں شتر کے گہری

لگانے سے احتیاط کریں کیونکہ اس سے ناسور ہو جائیگا خوف ہے اور خون میں سے قلیل
 نکلتا ہے اگر ایسا ناخون بہت نکلے اور حاجت بند کرنے کی پڑے تو صرف صغریٰ غریٰ بہا
 پیسکر چپکین اور دروسر اور دشتیقہ اور دوسر من اور دوسر اور حرب الاحقان اور ثبور الحفر
 اور شب کوری کو اسکی فصد نہایت مفید پڑتی ہے **ششم** - تین رگین چوٹی
 کان کے پیچھے واقع ہیں اور ان سے دو بریدیں خوب ظاہر اور نمودار ہیں اور فصد اسکی
 نزول الماء کے شروع میں اور قصب الاذن اور قروح موخر سر کو فایدہ کرتی ہے اور
 معدہ سے بخار کہ سر کی طرف چڑھتے ہیں او کو مائع ہوتی ہے اور علاوہ ان بیماریوں کے
 اور امراض کو فائدہ دیتی ہے مگر اکثر اطباء ان کے فصد سے قایل قاطع نس کے ہیں
 مگر یہ بات بموجب علم تشریح کے غیر ممکن ہے اور جالینوس اس امر کے وقوع سے
 بھی منکر ہے **ہفتم** - عرق الارنبہ کہ ناک کے سر پر واقع ہے اور اسکی فصد
 کی جگہ وسط سر ناک کا ہے اور کہوٹنے اس رگ کے لئے نثر طویل البراس ہوتی ہے اور
 اسکے فصد کا طریقہ یہ ہے کہ جبکہ معلوم میں تلاش رگ مذکور کے بدون دباؤ گردن کے
 کریں اگر معلوم ہو سکے تو فنبہا ورنہ بطریقہ مستمرہ گردن کو دبا دیں - تاکہ رگ ظاہر
 خوب نمودار ہو جاوے بعد ازاں نثر لگا دیں اور اس رگ کے کھولنے سے خروج
 خون قلیل اور فائیدہ کثیر ہوتا ہے چنانچہ کلف اور کدورت رنگ چہرہ اور بوسیدہ لاف
 اور بثور ناک کے واسطے برابر فائدہ کرتی ہے اور کبھی اس کے فصد سے رنگت چہرہ سرخ
 ہو جاتی ہے اور بثورات مثل گینج کے نکل آتی ہیں - اور بدئے فائدہ کے نقصان
 غیظ وقوع میں آتا ہے لہذا ابات کا جاننا واجبات سے ہے کہ اول شخص دیکھتے ہی
 کہو لین بعد ازاں اس رگ کے فصد کا قصد کریں ۔

ہشتم - عرق حنظلہ اور کچھ گنچے کے لب اور ٹھوسری کے مابین میں واقع ہے اور
 اسکی فصد مرض پیرینے بوسے دمان کو فائدہ کرتی ہے۔ **نہم** - عرق اللبہ اور کچھ دیر
 چنبر گردن کی ٹڈیوں میں ہوتی ہے اور فصدہ کے معالجات میں کھولی جاتی ہے۔
دہم - چھار گ اور کچھ رگین اور پینچے کی دونوں لبوں میں دو دو ہوتی ہیں اور انکی
 فصد سے قروح ہن اور اسکی قلاع اور دو اور اورام کو منفعت کثیر ہوتی ہے اور استرخا لثہ
 کے واسطے نہایت فائید ہے ہوتا شقاق اور بوسیلہ کو حل ہوتی ہے طریق اسکی فصد کا یہ ہے
 کہ صاحب فصد کے گلے میں کپڑا یا کوئی فینہ ڈال کر کسی مددگار کو پکڑا کر فرماوین کہ فینہ کو اسکی
 سے کہیں کہ تمام چہرہ سرخی نمایاں ہو جاوے اور رگین پھول کر خوب ظاہر ہو جائیں بعد ازاں
 اوپر اور پینچے کے لبوں میں رگین ٹڈیوں اور نشتر دہرا لاس سے کھولیں اور اسی طرح رگ
 باطن الذقن جو نیچے زبان کے واقع ہیں اور خایتق اور اورام کو زیتین کو اسکی فصد
 فائدہ کثیر ہوتا ہے اور طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ جہانک ہو کے نشتر طول میں لگان
 نہ عرفنا اسلے کہ بائیں سے عصب واقع ہیں اور عریض شفاف سے خون بدشوری
 نکلتا ہے اور اذیت کمال ہوتی ہے۔ **یا ز دہم** - عرق تحت الخاء جو کان کی
 ہڈی کے پیچھے واقع ہے۔ اور فصد اسکی مرض صدر اور دوار اور دروسر فرین کو مفید پڑتی
 ہے اور مقام اسکی فصد کا نقرات الخ کے متصل ہوتا ہے۔ **دوا ز دہم** عرق البحرین
 اور کچھ دونوں رگین نان کے سوراخوں میں ہوتی ہیں اور انکھ اور ناک کی بیماریوں میں انکی
 فصد نہایت مفید پڑتی ہے اور طریق اسکی فصد کہتے کا یہ ہے کہ رین کو مقابل آفتاب
 کے کھڑا کریں اور ناک کے دونوں سوراخ سے بیج کے سامنے کر مین اور رین کے گلے کو
 بطریق مذکور الصدہ باوین جہانک تاکہ چہرہ چار سوراخ ہو جاوے اور رگین پھول کر ظاہر ہو جائیں

بعد از ان ششتر چلاوین اور خون حسب حاجت پکڑین مگر خون کو مکھن کرکے دباؤ لگور یا بری کرکے
فایده چھارم۔ شریانوں کے فصدین + یا درمے کہ فصد لینے میں صرف دو شریان
 مروج ہیں ایک تو کینٹی پر واقع ہے دوسری کان کے پیچھے ہوتی ہے اور شریان صغیر
 کی کہی فصد لیتے ہیں اور کبھی داغ دیتے ہیں اور گاہکھم کا ٹٹا فراتے ہیں مگر فصد داغ
 سے اور داغ کا ٹٹو جو بہتر ہے اور مقصود جگہ علوج کرنے سے یہ کہ تیرنوازی کو بند کرنا جو انکھوں کے
 طرف کڑتے ہیں اور اکثر اؤمیونکو جو خیالات مندرہ نزول الماء میں مبتلا تہر پیسے داغ
 کیا فایده کمال پایا اور مانع نزول الماء کا ہوا۔ اور کچھ عمل مرض انتشار کو بھی
 مفید پڑتا ہے +

طریق داغ۔ جو خیالات مندرہ نزول الماء کو روکے اور رد منہ غنیمت و غیرہ امر
 چشم کو فایده کرے یہ ہے کہ صغین کے بالوں کو تراشیں بعد از ان انگوٹھ کے سر سے کینٹی
 کو ملین چند انکھ جگہ سرخ ہو جاوے اور شریان پھول کر ظاہر ہواوے پس اس سطح داغ شریان
 پر دیوین کہ چٹھرا کینٹی کا جل کر گر پڑے اور زخم کچھ مدت تک مندمل ہونے دیوین تاکہ
 رطوبت تمامہ نکل جاوے بعد از ان مراحم مندملہ لگا دیں جو ویکرہ بعض صاب
 کا غدی تیزاب کے لگاتے ہیں یہاں تک کہ ہڈی نمودار ہو جاتی ہے اور شریان ستر کر
 خشک اور سبجان بخاتی ہے پس از ان شریان کو کاٹ کر زخم کو جاری کرتے ہیں بعد اسکے
 مرہم انگور لانیوالی لگاتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک انیوالی ترکیب بہت اچھی اور بہتر ہے
 کیونکہ اس میں فایده کثیر اور اذیت قلیل پائی جاتی ہے + و وہم وہ شریان جو کانوں کے پیچھے
 ہوتی ہے اقام رد اور ابتدا نزول الماء اور تاریکی چشم اور سردی درمیں کو مفید ہے مگر فصلان
 و دونوں شریانوں کے خالی خطرہ ہے نہین ہر اور اسکو شگاف کو التمام دینے میں ہوتا ہے جو

غیاثی پانزدہم۔ خون لینے کے مقدار میں بعض کھانکھستان و سطوح یا اگر تیز تر نبض کہیں جاد
 خون کو بند کر دین۔ یہاں تک کہ اثر فصد کا جسم کے تمام خون میں مبتلا کر دیا اور دوران خون مستعد
 آثار غش کے وقوع میں آجائیں اگر چہ ظاہر اس قدر خوں کا اخراج کرنا سراسر نقصان اور ضرر جان انسان
 معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں نہ تو کس طرح کا نقصان نہ ضرر جان ہے بلکہ موت و ہستی
 کا آئادہ اور سامان ہے کیونکہ اس قدر خون کے نکلنے سے فوراً آنا فانا فایک ہوتا ہے مرض میں صحت
 تحفیف نظر آتی ہے اور چند روز کے بعد شفا ملتی حاصل ہو جاتی ہے اور باقی خون مٹا اور مصفی ہو کر
 حالت کے دوران پر چلتا ہے اگر قبل وقوع آثار غش کے خون کو بند کر دیں اور صحت حاجت جیستہ
 کے نکالیں تو اثر فصد کا تمام بدن پر نہیں ہوتا جس سے فوائد فصد کے وقوع میں آئیں بلکہ جس قدر خون
 اخراج پاتا ہے وہ مضایح اور بیکار ہو جاتا ہے علاوہ ازیں یہ سب شامل رہنے مرض کے بقیہ
 جسم کا خراب ہو کر عداوت مزید مرض کا ہوتا ہے اور اگر خون مقدار متناہیہ سے بھریں تو
 غش کامل طاری ہو جاوے تو اس سے بھی سراسر نقصان نقصان۔ بلکہ خطرہ جان ہے کیونکہ غش کے باعث جگر
 پست بہتی زیادہ ہوتی ہے اور مقدار فاقہ کے بعد باز گشت فعل الاعضاء کی بڑھ جاتی ہے دوران خون
 جیز جسم کی گئی وغیرہ بڑھ مقام ماؤف کے حملن اور عوارض جسمانی زیادہ ہو جاتے ہیں اور اگر مرض ^{القلب} _{القلب}
 میں مبتلا ہے اور علاج اوسکی بیماری سے ناواقف ہے تو اس موقع پر فصد کے لینے سے قلب کی
 حرکت بالکل موقوف ہو جاتی ہے یہاں تک کہ امید اور توقع نہیں رہتی کہ قوت زالیہ پر ہو کر آوے
 پس ایسے حال میں مریض کے ہلاک ہو جائیگا اندیشہ ہے لہذا فصد کو لازم ہے کہ فصد میں غش کے آثار کو
 خیال اور مد نظر رکھے اور جہاں تک ہو اوقات و قدر لپٹے سے کنارہ کرے ورنہ سرتیقا نقصان جان
 اور علاوہ ازیں چاہے کہ حتی المقدور اس تحفیف فصد کو کہیں کہ مقدار خون کی کم نگلی اور غش کے آثار زیادہ
 ہو جاوے کیونکہ فصد صرف مقدار خون کی کم کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ فصد کے لینے سے یہ مطلب ہے کہ اثر فصد

جسم کے خون پر پہل جاوے اور تھوہ مذہبی کا حب خواہ نکل آوے۔ اگرچہ ایک شخص کی نسبت دوسرے سے
دو گنا خون نکلا جاوے یا اس سے کم لہذا اس لحاظ سے چاہیے کہ بیمار کو بیٹا کر نشتر عرض الراس سے قصہ نکالیں
کیونکہ ہن طبع سے خروج الدم سرعت کے ساتھ ہوتا ہے اور تھوڑی مقدار نکلنے سے غشی کے آثار نمایاں ہو جاتے
ہیں تیج کے برخلاف کہ اس میں اگر خون زیادہ ہی نکل آوے تو غش کے آثار وقوع میں نہیں آتے
مثلاً کسی شخص نے نشتر عرض الراس لگا کر جلدی کے ساتھ مقدار سات چھٹانک کے خون نکلوایا ہے
اور آثار غش کے نمایاں ہو گئے ہیں بخلاف اُس شخص کے جو ڈھائی پاؤنک آہستگی اور تیج سے نکلے
اور سیٹور یا ر کو بیٹا کر خون لینا آثار غش کے جلدی بہت ظاہر ہو جاتے ہیں بہ نسبت اوس موضع کے
کہ لٹیا کر لیا جاوے اور جب غش ہونے لگتا ہے تب ابتدائیں بیمار کو غشیان اور نفس کی دوازی ہوتی ہے
اور پانی پیچ کی خواہش کرتا ہے اور دل دسکاٹھنے کو چاہتا ہے مونسہ کا ہر لیسکیلا اور چہرہ کا رنگ زرد
ہو جاتا ہے جس سے کھور اور بلی چلتی ہے جسم سرد اور پسینہ سے معرق اور ڈھال ہو جاتا ہے اور
گھومنے لگتا ہے۔ بعد ازاں غشی کل طاری ہو جاتی ہے لہذا جب یہ مندرہ علامات غش کے وقوع
میں آجاوین تب بہتے ہوئے خون کو فوراً بند کریں اور بیمار کو آرام سے لٹا دیویں اور کمرے کی
گھڑکیوں کو کھول دیں۔ اور ہوا کی آمد و رفت کو نہ روکیں اور مفسود کے سرد گردن اور سینہ پر
خوب کپلے دل سے سرد پانی چھڑکیں کیونکہ اس نظام عصبی کو تحریک ہوتی ہے اور علاوہ ان تدابیر
ایسی تدبیر کریں جس سے کامل غشی طاری نہ ہو۔ اور شربت قصہ کی صحت کی حالت میں بہ نسبت
حالت موشل اور التہاب کے کم ہوتی ہے چنانچہ جوان و سترت آدمی صحت کی حالت میں اگر تھوہ کے
قریخن نکلو اڈاے تو مندرہ آثار غش کے نمودار ہو جاتے ہیں اور سوزش میں موافق متاثر نکل
ماؤف کے طبیعت شربت قصہ کی ہوتی ہے جیسے کہ دماغ کی سوزش اور اجتماع خن میں سواہ
سے ڈھڑیر سیر تک خون کو نکال سکتے ہیں اور عجائب الریاء پر وہ صفاق وغیرہ آبدار جلیبی کی سوزش

مین پندرہ چھٹانک سے سو سیر تک فصد لے سکتے ہیں اور پھر دوسرے درجہ وغیرہ آبی بافتون کی
 سونش مین پندرہ چھٹانک تک مقدار خون کی نکالی جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے برابر فائدہ کرنا
 ہے اور اگر عذاب دار چربی یا خاص چربی مین شکایت جلن کی ہو تو آدھ سیر کے مقدار تک خون
 لے سکتے ہیں جس سے غش کے آثار نمایان نہیں ہوتے اور جو مریض کہ چیچک کے بخار مین مبتلا ہو اور
 پانچ سے سات چھٹانک تک خون اُسکا نکالا جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ اس قدر خون کے
 اخراج سے طبیعت متحمل اور شدت ادا کے اوٹھا سکتی ہے اور اس عوارض کا بخار چھپک اور بخار دوسری
 کے جو شامل حال مریض ہوتے ہیں بخوبی روشن اور مشخص ہو جاتے ہیں کہ آیا یہ کس بیماری کے عوارض
 ہیں چنانچہ چیچک کے ابتدائین شدید بخار اور دماغی سونش کے عوارض لاحق حال بخار ہوتی ہیں اور
 اُسکی تشخیص اور دریا کرنے سے لاپلاہ ہو جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ یہ شدید عوارضات بخار و موی
 کے سببے شامل حال علیل ہوتے ہیں یا نہ چیچک کے مہلک سے لیکن جب احوال مین خون پادہ پھر نکالا
 جاوے اور اسے آثار غش خواہ خود غش کی حالت نمودار ہو جاوے تو بیشک ہمیں اس بات کا یقین کامل
 ہو جاتا ہے کہ پھر کل عوارض چیچک کے سببے ہیں نہ دماغی خلل سے کیونکہ بخار چیچک خون کے زیادتی
 سے نہیں بلکہ چیچک کی سمیت سے ہوتا ہے لہذا اس بخار مین خون کے تھوڑے نکالنے سے بھی
 مریض پست سمیت اور کم طا ہو جاتا ہے اگر کچھ قدر زیادہ نکالیں تو بیشک عوارضات بخار کے کم اور
 مود چیچک کے گھٹ یا بالکل معدوم ہو جاتے ہیں مگر علیل موجود کی سمیت کے باعث جو تمام خون مین
 سرایت کر گئی ہے ہلاک جان ہو جاتا ہے اور اس طرح بعضی اور رحم کے بخار مین جس سے رنگ عورت
 متبدل سبزی مایل ہو جاتا ہے اور اس بیماری کو انگریزی زبان مین (کلو۔روسس) کہتے ہیں
 پادہ خون نکال سکتے ہیں اور دبا کی امراض مین تین چھٹانک بلکہ اس سے بھی کم نکالنے مین اور
 پھر تھرت اور دان خون کی صرف اہل یورپ مین وغیرہ ملک کے لوگوں مین کہ جہاں دور بخار

زرد سے چلتا ہے آرایش اور تجربہ کر کے تحریر کئے گئے ہیں۔ اور اس فہرست مذکورہ الصدیقین
 ہونے لگوں داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ اس ملک کے لوگ اہل یورپین کی نسبت پست ہمت اور کم طاقت
 ہوتے ہیں رع چہ نسبت خاکسار با عالم پاک۔ لہذا طبیب دانا خودی قانون تجربہ کار کو لازم ہے
 کہ حسب برداشت طاقت بیمار کو نکالیں اور علاوہ اسکے علیل کی عمر اور جنس اور مزاج اور طاقت اور
 سکونت ملک اور اسکی غذا خوردی کو بھی زیر خیال رکھیں اور جن کی شدت اور اسکی اقسام
 کو دیکھیں کیونکہ ہر ایک شخص ماری کی حالت میں مختلف طور پر علاج کیا جاتا ہے چنانچہ جو بیمار
 لڑکیوں اور بوڑھوں کی نسبت اور دموی مزاج میں دوسرے مزاج کی نسبت اور مرد و عورتوں
 کی نسبت اور طاقت اور توانا میں کمزور و ناتوان کی نسبت باشندگان دیش اور بلاد شدید البرد
 کے شہروں معتدل ملکوں کی نسبت اور گوشت خوردہ کے دوسرے مستعملہ غذاؤں کی نسبت حاجت
 اخراج خون کی زیادہ کہتی ہیں۔ اور شیخ رئیس بوعلی ابن سینا اپنی کتاب قانون میں تحریر کرتے
 ہیں کہ خون کی مقدار حسب فصد کے حال میں متغیر ہے کیونکہ بعض شخص اس بات کے مستعد ہوتے ہیں
 کہ اگر پانچ یا چھ رطل تک خون اور نکال نکالا جاوے تو وہ کچھ کمزور نہیں ہوتے بلکہ بعد اخراج خون کے
 طاقتور اور جبرستہ رہتے ہیں اگرچہ وہ مبتلا آپ کے ہی ہوں اور بعض صفا اپنی بود و باش کے
 باعث ایسے کم ہمت اور بے جوش ہوتے ہیں کہ صحت کی حالت میں برداشت مقدار ایک رطل
 کی ہی نہیں کھتی کردہ خون کو نکال سکیں پس عمل اس بنا میں رعایت مفسد و مفید
 کی ضروریات سے ہے اور غیر مفسد و مفید کے حق میں اگر خون زور سے آتا ہے اور کوئی اثر
 اور غشی کا نمودار نہیں آتا مثل اُبا سے اور پینکی اور عثمان اور بھی وغیرہ جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں
 اور جن غلیظ قاسد الکون اور امتلا کی کثرت مجوز نکالنے خون ہی ہے خصوصاً جو دموی
 مزاج تو مقدار معتدل کی مجلس میں دود رطل تک نکالیں تو نکال سکتے ہیں اگرچہ ہر جہاں داعی ہوتا

دوسرے دن مکرر فصد کر سکتے ہیں کیونکہ ایک دفعہ کثرت سے خون کا نکالنا مناسب نہیں ہے اور ایک انگریزی
 ڈاکٹر صاحب مقدار خون کے لئے عام قاعدہ تحریر کرنا ہے کہ جب تک لیسن مرین زندہ انکسین نیگلین
 اور کشیدگی آہ اور جی کا تھلا اور حرکت بنفس سیریل اسکیں دماغ وقوع میں نہ آوین خون بہت
 روکین اور غشی آئیے پیشتر فصد کے زخم کو باندھیں ایسا نہ کہ غشی کا مل طاری ہو جا بعض ڈاکٹر صاحب
 اپنی تصنیفوں میں تحریر کرتے ہیں کہ خون کی مقدار مقرر نہیں ہو سکتی کیونکہ اندازہ اور سکا بیاہ کی
 طاقت اور حجم حاذق کی راس پر منحصر ہے لیکن مقدار خون لیا جاوے کہ اثر فصد کا جسم کے تمام خون میں
 بخوبی ظاہر ہو جا اور غشی کی نوبت نہ پہنچے اگر غشی کی علالت لاحق حال ہو دین تو فوراً خون
 لینا بند کر دین ڈاکٹر جان ولس جانسن صاحب مقدار خون لینے کی اپنی کتاب میں نہایت خوب
 کے ساتھ قلمبند کرتے ہیں اور خون کی کیفیت کے اعتبار فصد لینے میں تین درجہ قرار دیتے ہیں
 چنانچہ اعلیٰ اور ادنیٰ اور اوسط درجہ تحریر فرماتے ہیں : اعلیٰ درجہ کی فصد اکثر سخت بیماریوں
 استعمال کرتے ہیں جیسا کہ آب دار حلیہ کی سوزش مثلاً ذات الجنۃ وغیرہ کے لئے کہو لاکرے
 ہیں تو دوسرے چاہئے کہ فصد خون کا آٹھ سے دس چھٹا تک پکڑیں اور اوسط درجہ کی فصد
 اکثر سوزش سپریا یا نالی ہوا یا العبادہ جیسے سوزش میں کہو لاکرے یا تین اور آٹھ چھٹا تک بخور
 لیتے ہیں اور ادنیٰ درجہ کی فصد اکثر جسم کی شدید آبی ورم میں مدتی قوت جاذبہ کے لئے
 لگاتے ہیں اور چھ چھٹا تک خون کی مقدار پکڑنے میں چونکہ خون کے تینے میں مقدار کے
 بابت مختلف راجحان ہو ہیں اور ہر ایک صاحب اپنے تجربہ کے موجب تحریر کیا ہے مگر میری رائے
 ناقص میں ڈاکٹر جان ولس جانسن صاحب کی تجویز خون کے مقدار میں نہایت خوب اور سہل
 بہت عمدہ تجربہ رسیدہ ہے اور میں نے بھی یہی مقدار خون کی اپنے تجربہ میں مفید پائی ہے مگر
 یہ حساب اوسط ہے چھٹا تک خون لینا چاہئے اور کم عمر ہر سال کے لئے چھٹا تک بخور

فایہ شامز و ہسم۔ اُن چیزوں کی بیان میں جو جراح کو اُن چیزوں کا اپنے ساتھ رکھنا لازم بلکہ ضروری ہے اور یہ چند چیزیں ہیں جو حنفی میں بیان کی جاتی ہیں +

اول۔ فصد یعنی کاشتہ خوب تیز اور صاف ہونا چاہیے۔ ہین تو اس سے سودش و رید ہو جاتی ہے۔

دویم۔ جراح کے پاس بہت طرح کی نشروں کا ہونا ضروریات سے ہے بعض اُن سے شفقہ وار یعنی سرشتہ و لون طرف عرصین اور تیز ہو جبکہ ہندی زبان میں ٹوکا کہتے ہیں اور بعض نشر بدون شفقہ یعنی سرشتہ نہ کہ تیز نہ ہو تاکہ مناسب مقام میں لاوین اور عروق الزوالہ مانع عرفا الوداجین اور عرق الجبدہ کی فصد میں نشر شفقہ دار و دوسری نشروں سے بہتر ہے اور اس فصد آسانی سے بلا وقت نکل آتا ہے + **سوم۔** پر مرغ یا آلہ تے اور موجود ہونا کہ غشی کی حالت میں آلہ مقررہ یا پر مرغ کو حلق میں ڈال کر تے کر دین چاہیے کہ نہ سرج الاثر افادہ کیو سکتے ہوتی ہے طریق استعمال آلہ مذکور کی بھی ہے کہ لعل مرین کو کرسی پر بٹھا کر سر کو پیچھے کی طرف سے پکڑ رکھیں اور ایک گال لکڑی کا مرین کے دونوں جڑوں کے بیچ میں اسطو لگا دیں کہ کسی صورت میں آلہ کو نہ کاٹے اور ہونہ کو خوب کھول ڈالے بعد ازاں آلہ مذکور کو تیل لگا کر گرم کر لیں پھر جراح اس کے سر کو ذرہ موڑ کر اس احتیاط کر کہ مذکور داخل حلق میں کرین کہ کوئی تین پر نہ لگے اور قصبہ المریہ کی نالی میں چلانے جا ورنہ چہرہ مرین نیلگون ہو جاتا ہے اور صرف شدت سے آتا ہے اور جب آلہ نکالا جاتا ہے تو خون آمیزہ تھوک نکلتا ہے مگر جب نالی مذکور حلقوم سے معدہ میں بدون رکاوٹ کے چلی جاوے تو فہما ورنہ جراح آلہ کو ذرہ اور کھیرف کھیرف سے پیچھے کو دباؤ تا عام مواد معدہ باہر کھیرف نکل آوے اور مکرر یہ کر کر تے جاوین یہاں تک کہ مرین ہوش و جاں میں آجاوے +

چہارم۔ جب بلوم ہو چکا یا شہید ہند مفید میں ہونا غشہ کا ہے اس لئے کہ کہی غشی کے بعد

شریان کو لازم ہوتا ہے مگر کبھی سگاف اور دہ میں بھی ہو جاتا ہے جو حرف دفاق کہتے ہیں
سفوف میں لپٹم خرگوش کہ لودہ کہہ کے سگاف میں بہر دیتے ہیں اس سے خون بند ہو جاتا ہے

ترکیب و ویم

خاص مقام کے خون لینے میں پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ خون دو طور پر نکالا جاتا ہے ایک عام دوسرا
اور عام خون لینے کا ذکر تحریر ہو چکا ہے اب خاص مقام کے خون لینے کا بیان تسطیر ہوتا ہے اور یہ عمل
اکثر اس وقت کیا جاتا ہے جب کسی خاص عضو میں اجتماع خون کا ہو اور دل پر کچھ دھیمپا ہونا مطلوب
نہ ہو اور اگرچہ خاص اکثر عام کی ہمراہی میں آ جاتا ہے کیونکہ عام خون کھانے سے یہ مراد ہے کہ
تاثیر تکین ضد کی کل جسم انسان میں ہو جاوے اور خاص سے مقام میں جو مبتلا مرض کا ہو مگر بعض
معدود تین خاص عام پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اول سوزش کی خفیف حالت میں جو کسی عضو میں کے مقام
میں ہو۔ دوم وہ شخص کے قبل مبتلا ہو سوزش کے کمزور و خفیف البدن ہو۔ سوم نان سوزش
اور التهاب عرصہ مداز کو پہنچ گیا ہو یا در ہے کہ یہ عمل بوڑھے آدمی اور چھوٹے لڑکوں کو نسبت
اور دل کے بہت فرمدی ہے اور خاص مقام کی سوزش سے خون کا لینا نامناسب ہے کچھ فاصلہ سے نکالیں
اسلئے کہ سوزش کے خاص مقام سے لینا خون کا باعث زیادتی رجوع خون کا ہوتا ہے اگر فاصلہ کر
نکالا جاوے تو آخر خون کی مقام مفصود میں ہوگی نہ کہ سوزش کی جگہ میں اور اگر سوزش خاص مقام سے
خون کا لینا منظور ہو تو مقدار نسبت سے زیادہ نکالیں اب بیان خاص خون کے نکالنے کا حجت یہ شرط
سے تحریر ہوتا ہے۔ اور کچھ عمل سب علون کے قابل ترجیح کے ہے اسلئے کہ خون چھالیں میں بخوبی
معلوم ہو سکتی ہے اور عضو ماؤن کی ساخت سے خون جلدی کے ساتھ نکال آتا ہے اور یہ عمل تاثیر
دیگیا کی دیتا ہے اور اس میں نسبت جو کوئی کہ وقت اور ہڑی ایذا ہوتی ہے اور خون سمجھ جلدی نکالا جاتا ہے
اور قدرت تاثیر دھکی تھکین کے باب میں زیادہ ہوتی ہے اور یہ لین بدون تکلیف کے نکالنا ہے اور یہ عمل

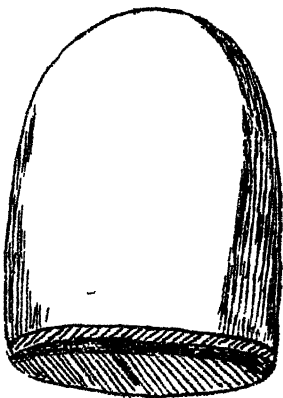
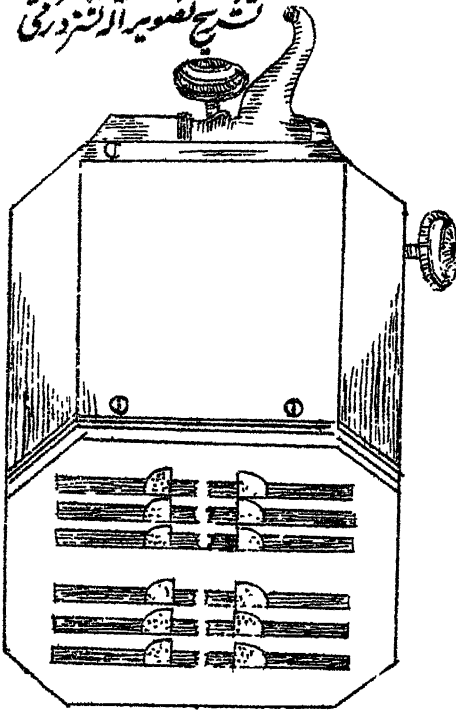
و دوطور پر ہوتا ہے ایک شرط دوسرا بلا شرط اور ہر ایک اس سے عام ہی ناری ہو یا بد دن اس کے اوجھ
 فصل و مفادہ میں بیان ہوتا ہے۔ **فایک اول** حجامت سے شرط کے بیان میں حجامت جس کو
 سینگی اور شل بھی کہتے ہیں اور شرط پچھنے کو بولتے ہیں پچھنے جلد کے قریبی مواد کو نکالتا ہے اور
 سینگی کے لگانے سے خون رقیق بہ نسبت غلیظ کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور موٹے آدمی کو مفید پڑتی
 ہے ابتداء اور انتہا تا ریخ مہینے کے نہ لگائیں۔ اسلئے کہ ان ایام میں بموجب کمی تاثیر نور قمر کے اخلاط
 شدید المتکاثف ساکن اور باطن کی طرف مرجع ہو جاتی ہیں پس حجامت کی عمدہ اور محو ایام سولہویں
 اور سترہویں تا ریخ مہینے کے ہوتے ہی اور اسی میں لگانا اکتاہتر ہے اس واسطے کہ بموجب یا دلی
 نور قمر کے یہاں جو او میں ہوتا ہے اور اخلاط صالح لطافت کو باعث بموجب ہل حرکت باطن
 کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اخلاط فاسد غلظت کے سبب بھی جلد کے رہتی ہیں پس تا ریخ میں
 خون فاسد واجب البفس خروج کرتا ہے اور گرمی کے دنوں میں دن چڑھے دوسری ساعت
 اور جاڑی میں چوتھے ساعت بہتر اوقات حجامت کا ہے اسلئے کہ ان وقتوں میں خون رقیق
 خروج کی کرتا ہے اور حمام کے بعد کریں مگر جبکہ خون گاڑھا ہو و اور اگر اول تنقیہ عام جسم کا
 کریں بعد ازاں متوجہ خاص عضو کے ہو دین تو مناسب بہتر ہو و دوسرے کے قبل اور سا کھڑیں
 کے بعد وضع حجامت سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس کا شیر خوار باعث ضعف قومے اور کم طاقتی اعضا
 کی شدت اس عمل کی نہیں رکھتا اور سن شیخوخت میں سرد مزاجی غالب ہوتی ہے جس میں غلظت
 خون کی زیادہ اور رقت دم کم ہو جاتی ہے پس وضع حجامت کا اس سن میں معین غلظت
 کا ہوتا ہے جس سے طبیعت متحیر اور جلد پر میوست پہلٹی ہے مگر حاجت قوی اور ضرورت شدید
 میں کر سکتے ہیں اور مقدم سرکے اسکا لگانا خاص ذہن کو مضرب اور حجامت پس سراختلال
 عقل اور درمن و دار کو مفید ہوتی ہے اور بوڑھا یا دیر میں لاتی ہے لیکن بھی قول حراز سے خالی

ہیں ہے کیونکہ فائدہ فزیرہ بعض ابدان میں پائی جاتی ہیں اور بعض میں نہ۔ بلکہ ہر مقام پر
 وضع حجامت کی بڑا پالا جلدی سے لاتی ہے اور بعض مقامات میں اس بات کے ہیں کہ اس جگہ کی جگہ
 کھجلی اور بنو حشیم اور سرسج کو فائدہ کرتی ہے مگر حجامت اور نسیان اور روعات فکدین لاتی
 ہے اور گردن کے فقرہ پر لگانا حجامت کا قایم مقام فصد سر آرو کی ہوتی ہے ابرو کی گرانی
 کو دور کرتی ہے اور پلکوں کو سبکی دیتی ہے اور آنکھوں کی کھجلی کو دفع کرتی ہے اور گندہ ہن
 کو مفید پڑتی ہے لیکن اکثر اوقات نسیان کو لاتی ہے اور اگر اس جگہ کے تورا نیچے رکھیں تو منفعت
 بدون ضرر کے ہوتی ہے اور دونوں شانوں کی حجامت قایم مقام فصد باسلیق کے ہوتی ہے اور
 شانہ و حلق و سر کی درد کو مفید پڑتی ہے اور نفث الدم اور رکھانسی کو فائدہ کرتی ہے مگر خفقا
 پیدا کرتی ہے اور فرم معکونہ پس ستر بھر ہے کہ اس جگہ سے تھوڑا اوپر یا نیچے کی طرف لگا دین تاکہ فائدہ
 بے ضرر حصول میں آوے اور گردن کے طرفین وضع حجامت کی قایم مقام فصد قیفال کے ہے سر کے
 ریش اور امراض دہن اور دانتوں اور کانوں اور حلق اور ناک کی بیماریوں کو دور کرتی ہے اور
 قبل لگانے سینگی کے اگر ضعف و ماغ ہے تو اس سے باز آویں کیونکہ جگہ نفع کی اندیشہ نقصان
 کا ہے۔ پٹلی اور ٹخنہ پر سینگی کا لگانا اور ریحض میں فصد صافن کے قایم مقام ہوتی ہے نہ خضو
 عورت سفید پست اور تھلج البین اور رقیق الدم اور ٹھوڑی کے نیچے لگانا سینگی کا دانت اور گردن
 اور چھوڑ اور حلق کے امراض کو مفید ہوتا ہے اور سر اور دونوں جبڑوں کا استقیہ کسی وضع ہو جاتا
 ہے اور مکر کے نیچے خاص کر رکیں کے مابین وضع حجام کے باعث پوڑے اور خارش خصوصاً
 ران کے پوڑے وغیرہ امراض کو فائدہ ہوتا ہے اور نفوس اور قیلہ کے مبتلا کو اس کے لگانے سے
 صورت صحت کی نظر آتی ہے اور امراض گردہ اور کوبہ اور داء الفیل اور یاح ثمانہ اور پست کی
 کھجلی اور رحم اور معد کی امراض کو مفید پڑتی ہے اور دونوں ران کے آگے کی طرف وضع حجام سے

درم خستین کو نافع ہے اور ران اور ساقین کے خراجات کو بھی مفید ہے اور رانوں کے نیچے آنکھ
 کی طرح کی طرف البتین کے اور رانہ و خراجات کو فایں دیتی ہے اور عقد کے گرد اگر دینگی کے لگا
 سے سر اور تمام بدن کے جذب مواد ہوتے ہیں اور جسم کی سبکی حاصل ہوتی ہے اور جین کے
 نسا اور امسار کی امراض کو نافع ہے اور گھٹنے کے نیچے دینگی کے لگانے سے گھٹنے کی ضرباں اور
 پٹلی و پاؤں کے خراجات رویت اور قروح خبیثہ دور ہوجاتے ہیں۔ اور دونوں ٹخنوں کی جانت حیر
 کی بندش اور رگین ہوا۔ اور نفوس کو مفید ہوتی ہے۔ اور جانت بلا شرط مواد کو ایک عضو سے
 دوسرے عضو کی طرف کھینچتی ہے جیسا کہ امراض دماغی میں پٹلی اور پاؤں کی تپلی پر وضع حاجم سے
 دماغ کے بخار و ن کو نیچے کی طرف کھینچتے ہیں اور جب اور راجین زیادتی کے درجہ کو پہنچے
 اور عورت روز بروز کم طاقت و ناتوان ہوتی جاوے اور اُسپر کوئی دوا کارگر نہ ہو دے تو
 پستانوں پر دینگی کو لگا دیں کیونکہ اسکے لگانے سے فوراً خون بند ہوجاتا ہے اور کھینچ کر
 حکماء کے تجربہ میں آتا ہے اور بندہ نے بھی کئی دفعہ آزمایا ہے سراج التاثر پاپا ہے۔ اور
 وضع حاجم کے خواہ کسی جگہ پر ہوا اسکے فوائد سے کچھ غرض ہوتی ہے کہ درم اندرونی باہر نکل
 آوے اور اثر و داکا مقام و اؤف پر بخوبی پہنچے اور کبھی دینگی لگانے سے کچھ مراد ہوتی ہے کہ
 رئیس یا شریف عضو کے درم یا اسکے گرد و نواح کا التہابی مواد عضو خبیث کے طرف منتقل ہوجاؤ
 اور کبھی اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو عضو اپنے اصلی موضع سے اوتر یا الگ ہو گیا ہے پر لوٹ کر اپنی
 معمولی وضع پر آجاوے جیسا کہ فقہ نائیک کی روح میں خاص موضع فقرے پر اور امایا شرب
 نازلہ کی صورت مرفق میں غلم غانہ پر دینگی لگایا کرتے ہیں اور کبھی تسکین درد کو وسط وضع حاجم
 کیا کرتے ہیں جیسا کہ درد شدید قرح و غیر درمی میں خواہ دھشکم کی ریاح سے ہو خواہ رحم کی درد
 جو خون جین کی حرکت کے وقت ہوا کرتا ہے ناف کے گرد و نواح یا چمکی خاص جگہ پر دینگی لگاتے

ہیں اور رد سے تسکین پاتے ہیں اور حجامت سے الشرط عفو و محو کی خست سے غلیظ خون کو بدین جسم
روح کے نکالتے ہیں اور اعضا و ریشہ کے فعل میں کچھ خلل انداز نہیں ہوتا کیونکہ اسکی نگاہی سر دوطرف
خون میں فرق نہیں آتا اور اس قسم کی سینگ کی ہر فرد انسان خصوصاً فربہ آدمیوں کو بہت مفید پڑتی
ہے اور جب ارادہ وضع حجامت سے الشرط کا کریں تو چاہیے کہ غلیظ مواد اندرونی باہر کو نکل آوے

تشبیہ تصویر آتش دہری



اور جب کبھی عفو و محو مبتلا اور کم کا
ہو سکے اور اتنا سینگ کا ڈھیر ہو جا
تو بڑھ پیا پیا چھو پانی نیگیم میں لگو کر
گرد و مٹی مکر کرین یہاں تک کہ محل متوسم
نرم اور ڈھیلہ ہو جاوے سینگ کی آسانی سے
اوتارو اور یہ صورت اکثر اوس موقع پر
لاحق حال ہوتی ہے کہ جب حق یا کبیر
کے خون کو بند کرنا منظور ہوتا ہے او
اور اسکی معالجہ کیو اگر گرد و نواح پستان
کے سینگ لگاتے ہیں آخر کار اس غصہ
کی معیت میں گرفتار ہو جاتے ہیں لہذا
حکما و فوی وقار اور صحت فزون بخیر
نے دیکھا اور وسیع میدان تجربہ مزہ آرد
کے گہرے کو دوڑایا اور پستانوں کو
گرد و نواح سینگ لگانے سے فائدہ

پایا اور بعض جگہ عوض فائدہ کے ضرر دٹھایا اور اسکی ہمتال سے نفع و نقصان کی صورت کو دیکھا
 اور ضرر کی سبب فائدہ کو کا اعدم تصور فرما کر پستانوں کے اور پینگی کے ہمتال کو بالکل ترک کیا
 طریق سینگ لگانے کا یہ ہے کہ اول مقام مجھ کو خوب گرم پانی سے دھو ڈالیں تاکہ خون
 سطح عضو پر آجائے بعد ازاں طلحی سپچر پر پالہ جسکے اوپر ایک ہوا لگانے کا آلہ لگا رہتا ہے بدن
 رکھ کر اوسکی ہوا کو بذریعہ آلہ مخرج ہوا کے نکال دیں تاکہ وہ ہوا جو ہر رتبہ پنج ہر جگہ بدن
 پر موجود رہتی ہے پیالہ کو روک دینے کی طرف دبا دیوے اسلئے وہ چسپیدہ رہتا ہے جب مقام مجھ خوب
 سرخ ہو جائے تو اسکو اوٹھا کر سپچر اتر دیکھا آٹھ جن میں بارہ اشترین موجود ہیں لگا کر شگاف
 کریں اور بعد ازاں گلاس مسطورہ پر ترکیب کو تہ الصدہ لگا دیں تاکہ وہ تمام خون سے بہرہ ور
 ہندوستانی سینگ ہی اس طلب کے لئے کافی ہے لیکن اس سے تکلیف زیادہ فائدہ کم ہوتا ہے۔
 طریق ہندوستانی سینگ لگانے کا یہ ہے کہ اول محل مقصود کو روغن کی مالش کریں بعد ازاں
 سینگ بدن شرط کے لگا دیں اور بعد کچھ ساعت کے بد کریں اور پچھنے عمیق کریں اور پھر
 سینگ لگا دیں اور کچھ زمانہ صال کے بعد اوٹھا ڈالیں اور سینگ اور مقام مجھ کو آلودگی خون سے صاف
 کریں اور دوسری مرتبہ پھر لگا دیں اسطورہ مکرر کر کریں تاکہ مقدار خون حسابت اور موافق
 مطلوب کے نکل آوے اگر دوم و سوم مرتبہ باعث عدم عمیق شرط کے خون کما بیٹنی نہ نکلے تو مکرر کر
 شرط کریں لیکن پہلی مرتبہ یہ کہ ہم لگا لیں تاکہ جلد اوٹا سانی سے اوتہ پڑے بعد ازاں
 رفتہ رفتہ بتدریج گہری لگائیں اور فراغت کے بعد کپڑے سے زخم کو صاف کر کے سفوف ہلدی کے
 ملین کن زخم خشک ہو جائیں اگر مواد کا بہانا منظور ہو تو بیجری خام اور نوشادہ میں کر لگا دیں
 اور بعد فراغت کے جب ایک عشت گذر چکے تو غذا لطیف دیویں اور مجھے صفروئی کو دانہ انار اور
 آب انار اور عرق کاسنی ہمراہ شکم کے باؤ دیں اور کاہ کو ہمراہ سرکہ کے کنا دل کسائیں۔

اور مچھناری بلا شوق جو تو مٹری یا باڑیہ کتر ہیں واسطے تحلیل ریاح اور مواد بغنی کی نہایت مفید اور زیادہ موثر ہے مگر اسی عضو سے کہ خیر لگایا جاوے یا اسکے قرب و جوار اعضا سے مواد کو جذب کرتے ہیں اور اسکے استعمال کی کیفیت باعتبار طرح کر ہر شہر میں مختلف امضاع ہے اور بہتر طریق جو آج کل اکثر مروج اور ریاح الوقت ہی بیان کیا جاتا ہے + طریق اور سکاچہ ہے کہ اول جلد عضو مقصود الحیات کو تیل سے چکنا کرین اور خام آر دگندم کی ایک تیلی ٹھیک بنا کر وہاں پر ٹکھا رکھیں اور بعد ازاں ایک آنخوہ یا شل اسکے دوسرے طرف جبکی لبیں باریک ہوں اس میں ہٹوڑی مونیجہ یا گھاس یا بھوج پتر خواہ روئی یا کپڑہ جلا کر اسکے پیچ میں مشتعل کرین جب جلنے لگے تب اسکو ٹکڑیاں نکال کر کے اوپر محکوس کر لگا دین اسطورہ کہ خارج کی ہوا اندر کی طرف جانا پادے + جبکہ دھواں اس میں کشت کرتا ہے تب وہ اس عضو کو کپڑا لیتا ہے کیونکہ آگ کی گرمی کے باعث ہوا اندر دینی متخلل ہو جاتی ہے۔ اور بجھنے کے سبب دفعہ ہوا نہ کر سکتا + مشکاف بن جاتی ہے اور محتاج سکان تنگ ہوتی ہے پس بالضرور بموجب خلا کے منجذب جلد اور گوشت کو کرتی ہے تاکہ غالی مقام کو پہنچے +

ترکیب سیوم

علق کے میان میں جبکہ جو تک کہتے ہیں اور اہل ہند اور اہل ترک اس کے استعمال کثرت سے کرتے ہیں اور طبائے مستعدین یونان اس سبب سے مبالغہ اور دلیری اور کنگالنے میں نہیں دیکھتے کہ اکثر انواع اسکی سمیت رکھتی ہیں لیکن تاخرین بعض مقام میں کہ جہاں سنگی لگانی دشوار ہوتا ہے تاب پچھنے کی نہ رکھتا ہو جو تک کے لگانے سے کام نکالتے ہیں لیکن خطر روکنے خون کو جذب نہیں جو کبھی کبھی بچن اور نازک بدن آدمیوں کو لاحق ہوتی ہیں مناسب ہاتھن سہا کی ذکر کیا جاتی ہے + نچوئی ذہن نشین کرین اور عمل میں لا دین چنانچہ وہ بھیہ ہیں کہ دنگون سے بہتے خون کو روکنا

لائم جانین اس کے پہلے کہ ریلین سے شب پر کے لئے دست بردار ہونا پڑے اور کو آئین مقام ماکو
 کی ہڈی پر جونک کا لگا ہوا ہوتا ہے تاکہ خون کے نہ بند ہونے کی صورت میں اثر دباؤ کا بخوبی پیدا ہو جاوے
 مثلاً گلے کے امراض میں چھاتی کی ہڈی پر امیڈین کی بیاریوں میں پسلیوں پر لگا دین اور پچھون کو
 چند جونک لگانے سے ہی اثر پیدا ہوتا ہے جو بڑے آدمی کے فصد لینے سے متصور ہے اور ایک ہلکے
 کے بچہ کو غایت میں جونک لگا سکتے ہیں مگر پہر بھی چھوٹی جونکیں لگانی بہترین اور اس سے زیادہ
 پانچ برس تک ایک ایک جونک زیادہ کر سکتے ہیں اور اسے عضو پر جو ہمیشہ حرکت میں رہتا ہے
 یا ایسے جگہ پر کہ جہاں دباؤ بخوبی نہیں پہنچ سکتا جونکیں نہ لگا دین اور جہاں دباؤ جھلی جو بہت نازک
 اور ڈھیلی ہو مثلاً پاک چشم اور قلفہ قصبہ پر نہ لگا دین کیونکہ اس سے سرخ بادیا دیا ہو جاتا ہے
 اندیشہ ہے اور ایسے مقام پر جہاں وریدیں پہنچ جلد کے بکثرت ظاہر ہوں جونکیں نہ لگا دین
 اور خام مقام سو دش میں لگانے جونکیں سے پرہیز کریں کیونکہ باعث خراش کے زیادتی سے زخم
 کا اندیشہ ہے اور زہریلے زخموں کے گرد ہی نہ لگا دین اسلئے کہ اکثر بزرگ جونکو نمکی پک کر شل نہ ہونے
 زخموں کے ہو جاتے ہیں اور جونک برخلاف سینگی کے عضو کے گہرا پن سے خون کو کھینچتی ہے جبکی
 نسبت بد چھوڑانے جونک کے سیلان خون بکثرت ہوتا ہے یہاں تک کہ بھر سبابا جبر الدم کے بند
 نہیں ہوتا اور حاجت سے الشرط اس درجہ کو نہیں پہنچتی کہ نکاح اور ناتواقی جسم میں لادے
 اور حاجت بند کرنے کی پڑے اور امراض غریبہ جلدی مانند گنچ اور آدو کی جونک کے لگانے سے فائدہ
 بہت ہوتا ہے اور جونک چشم الشرط کی نسبت سے خون ناقص اور زائد کو زیادہ جذب کرتی ہے
 اور ہر جونک ہمیشہ سے ہمیشہ تک خون پیتی ہے لیکن اوس کے چھوڑانے کے بعد اوس جگہ کو
 پانی گرم سے سینکین تو فی جونک ڈھڑھہ تولہ خون نکل سکتا ہے اور اون بچوں میں جنکا خون
 سطح جلد کی طرف تیز چلتا ہے یعنی خون تیز اور رگ کے سطح سے قابل تراوش ہوتا ہے فی جونک

پہری ہو ڈال رکھیں کہ زندہ رہیں اور پہر کام میں آدین اور بعد ازاں اگر سنگینی سے
 اوس جگہ کو چوسین تو بہتر ہے تاکہ وہاں سے تھوڑا اور خون جو جو ٹکونے کاٹے سو جمع ہو گا
 ہے کھل جاوے اور جب تک خون ناقص اور فاسد اللون جو ٹکونے ڈنگون سے آتا ہے بند کر دیں
 اور نیم کے سبز تھون کا بہر تہ بنا کر باندھیں کہ زخم منسلک ہو نا پنا دو اور خون اوس سے
 بہتا رہے اور چونکہ پہلے روز جو ٹنگ کے لگانے سے بخوبی تنقیہ نہیں ہو نا لکھ اور یہی سواد
 اوس جگہ آتا ہے اسکو دوسرے دن بھی اویٹھا لکھا ضرور ہے کہ بقیہ سواد فاسد مقام
 خارج ہو جاوے اور اکثر اوقات خون بہتا ڈنگ جو ٹکونہ اوز خود بند ہو جاتا ہے یا صرف
 روئی لکھانے سے مطلب حاصل ہوتا ہے اگر اس سے بند نہ ہو اور اوس کا بند کرنا ضروریات
 سے ہو تو ایک چھوٹا کپڑا زخم کے بلبر تہ بنا کر اوپر رکھ دیوین اور اوپر سے چوڑی پٹی
 کے ساتھ باغ میں اگر یہ بھی عمل کار گر نہ ہو تو مالہ سوختہ خواہ راکھ یا چونہ یا سبکری
 یا ملدی و چپڑکی سٹی یا دم الاخوین سفیدہ مردانگ وغیرہ جو جابات خون کی میں نشو
 کر کے زخون پر چھڑک دیں بند ہو جائیگا اور زخون کو کہلا رکھیں کہ ہوا کے لگنے سے پیپ
 نہ لاوین اور خود خشک ہو جاوین اور صاحب معلوق کو لازم ہو کہ پہلے لگانے جو ٹکون کے
 استیاد یا بسہ مذکورہ الصدر وغیرہ سے سفوف بنا کر تیار کر رکھیں اور جو ٹنگ لگانے کے وقت
 حسب حاجت کام میں لا دیں اگر ندایر محرمہ والا سے مطلب حاصل نہ ہو تو روئی یا صوف کی
 چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا کر ٹنگ پر پٹل یا نا میٹریٹ اف سدر کے حق میں بگڑ کر دو چار لپٹے
 زخون پر رکھیں اور دوا دیں یا کاشک کی بہت بار یک لوک بنا کر زخون کو سنہ میں دیوین
 اور بعض اوقات بار یک سوئی میں ریشم کی ڈور پرو کر زخم جو ٹنگ کے دونوں سرے پر چھار
 ٹانگ لکھانے میں اسلئے کہ جو ٹنگ کے تین دانت ہوتے ہیں اور اوس سے کاٹروہ خون

پتی ہے اور زخم اوس کا مثلث شکل ہوتا ہے۔

ترکیب چہارم

مصطفیٰ خون اور ادرک و سیجان کو شکین دینے والی دو این جو فایم مقام قصد کے ہیں
تخیر و تسخیر ہوتی ہیں اور اس قسم کی دوا دیکھا اثر اس طور پر ہوتا ہے کہ جب تک
کہانے کے استعمال میں آتی ہیں خلاصہ ادرک کا وزن سو عروق کے جسم میں منجذب ہو
دوران خون کے تمام جسم میں پہل جاتا ہے اور کل بدن کی کٹیون میں سرایت کر کے
ادرک کو فعل کو زیادہ تحریک دیتا ہے جس سے رطوبات بکثرت پیدا ہوتی ہیں اب چند قہ
مصطفیٰ خون کہ جسے استعمال سے خون کی تیزی اور سیجان اور کا ضعیف اور مست ہو جاتا ہے
بیان ہوتا ہے قسم اول جلاب کو بیان میں۔ اول اُن مذاہیر کا بیان ہوتا ہے
جو قبل مسہل کام میں لائی جاتی ہیں مین جلا روز جلاب کے اول مرتبہ استیلا میر

لا دین اور تعب و جماع اور احداث نفسانیہ قویہ وغیرہ امور مخفیہ سے احتراز کریں اور
اسی طور روز مسہل اور بعد مسہل یہاں تک کہ جسم اصلی حال پر آ جاویں مخفیات کو استعمال
باز آویں اور مسہل کے پہلے استعمال منفع کی جو موافق غلبہ خلط کے ہو واجب جانیں۔

منفع صفر اول ہفتہ کل ہلوف کاسنی سچ کاسنی عتاب ستائہ کل سیخ متہ ندی
نہات سفید سب اجزا کو ملا کر شب بہر بائی میں بیکور کہیں علی الصبح بدون جوش ملا کر چھ
نہات سے شیرین کر کے پلا دین اور صفر منفع کے بعد تین روز میں پختہ ہو جانا ہی شہر طیکہ

ہو ورنہ پانچ دن منفع صفر ہوتا ہے منفع بلغم کل ہفتہ سو تیرہ منعی بادیان بادریخو یہ اصل
بدن و نشان اتھو لاسی شکوہ ادرک کا وزن انکم کر فز کلقتہ جملہ اجزا را دیات شکوہ ملو فز
نوشہ بدی آب میں شکر کہیں صبح کو وقت جوش خفیف و بکری صاف و چہان کر تیار کریں

گلہند سے شیریں کر کے پلاوین اور بلغم و دن میں منضج پانی سے اور غلیظ بلغم و دقتین روز و زیا
 نین اور رقیق باخچ روز میں منضج پاکر لالین اخراج کے ہوتی ہے۔ منضج سودا۔ بلبلہ سیاہ
 اقیقہ یون بے باج اسطو خود دس گل ہفتہ باور بخوبیہ کا دزبان اصل السوس بقشر کا سنی
 باوربان سببان نبات سفید سب اجزا کو ملا کر علی الرسم نقع کرین اور صبح کیوت چھا کر
 نبات ڈاکر پلاوین اور سودا پندرہ روز میں منضج پاکر شیتہ ہوتی ہے اور کبھی مقدم اور وخرین
 بھی لائق اخراج ہوتی ہے اور غذا منضج کی دنوں میں مرض کجالت میں مناسب مرض کے چا
 لیکن صحت میں مرغی یا مرغالہ کی آب گوشت بنا کر کھائیں مشویات و قلابا و بلجات وغیرہ
 محفف غذا اور حواض و ملح و حریف و حفص و بقول و فواکہ کے استعمال سے احتراز کریں
 سہل کے فوائد ضروریہ جو شخص کہ معاً سہل نہیں یا معالج ادسکی طبعیت ہو نا واقف
 ہے قوی دوا ندلوین جھینک کہ امتحان دوا ضعیف مثل ہفتہ وغیرہ کے ساتھ نکرین بودہ
 اور رٹ کے اور ضعیف الاسعا اور گرم اور خشک مزاج والے کو حتی الامکان سہل قوی ندلو
 اور سہل پینے کے وقت ناک کو بند کریں تاکہ سہل کی بودہ سے طبعیت نفرت نہ کرے اور دیتے
 نہ ہو جاوید و دوا و دنون باز و مضبوط باندھیں اور خوشبو سو نکھین اور الایچی بودہ کو
 کہا بہ چا وین اور جھینک سہل عمل نکرے کچھ نہ کہائیں اور شروع عمل کے پہلے نیند معین
 عمل سہل کی ہوتی ہو بشرطیکہ دوا قوی ہو ورنہ خواہ بضعف عمل سہل کی ہو لان لطیف
 بہضم الدوا الضعیف عند النوم اور شروع عمل کے بعد نیند سے حرک کریں دوا سہل
 قوی ہو یا ضعیف اور شارب السہل کو سہل کے دن سردی ہو چا دین خصوصاً مدہ اوقیہ
 کو گرم رکھیں اور جبکو سہل کے بعد نے پاکر باہوتی ہو مناسب ہو کہ ادسکو قبل سہل کے
 دو روز تک قوت اثر کی گاہیں عیازان دوائی سہل کی کہائیں اور بہر مقدمہ برہین سے

ثابت واجب تسلیم ہو گیا ہے کہ جرم دوا کا بدن میں نفوذ نہیں کرتا بلکہ وہ جرم فضلہ کی مانند معدہ اور امعاء میں رہتا ہے اور جذب مواد کا دوا کی نفوذ و قوت سے ہوتا ہے اسلئے اسباب میں ہر ایک حکماً و کراً وہ فی مختلف رائے ہو جب عقل خدا وادائیگی کے وہی ہے چنانچہ بعض محدثین کے نزدیک جو سہل کی دوا معدہ میں وارد ہوتی ہے فضول مافی المعدہ اور اسکی گرد و آلودگی دفع میں تخریک طبیعت کو دیتی ہے اور بعد خروج فضلات مذکور کے اعضا و مجاورہ وغیرہ سے جذب فضول ہوتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس جذب بعد جذب اعضا و عیدہ سے ہوتا ہے اور اسہال متواتر آتے ہیں اور بعض حکما کہتے ہیں کہ شرب سہل کے بعد اگر چہ اخذ مواد کا دوا کی جاذبہ قوت سے ہوتا ہے مگر اسکی شان سے یہ بھی پہلے مادہ رقیق کو جذب کرتی ہے اور بعد ازاں مختلف اجزاء کو کھینچتی ہے جیسا کہ سہل کے روز حال دستون کا دیکھا جاتا ہے اور بعض محققین کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ جذب مواد کا دوا کی اوس جاذبہ خاصیت سے ہوتا ہے کہ جو صانع حقیقی نے اوس بن عطا کی ہے مثل قوت جاذبہ عقالیس کے جو آہن رہا ہوتی ہے اور اخذ اب اخلاط کا دوا کی قوت جاذبہ سے خواہ کس طرح ہو سکا کہ دوا کی راہ معدہ اور امعاء میں نرا دوش پاتا ہے مگر وہ اعضا کہ معدہ کے قریب اور اسکو ساتھ شد مجاورت کی رکھتے ہیں مواد اوکھا سنا فنکے طریق بدون واسطت عروق کے اون میں نیچہ ہوتا ہے بشرطیکہ عضو مخصوص کثیر المسام اور وسیع المنافذ رکھتا ہو جیسا کہ امراض ریہہ و ظاہر ہے لہذا شیخ رئیس لکھتا ہے کہ الاخلاط التي فی الریۃ فانہا تجذب من طریق المجاورۃ الی المعدۃ والامعاء وان یسک العروق اور حکما انہا کھانک کو نزدیک ادویات سہلات عمدہ دافع سوزش اور مضعفا تیزی اور بیجان دوران خون کی ہوتی ہیں اور تمام فیض ردیہ اور سہل دودہ انٹرلوئیکس سے آبی رطوبت خون کے دستون کے راہ اخراج

پاتے ہیں چنانچہ دوا و اسہل کی تاثیر سے شریک الاسعاد ہوتی ہے جسکے باعث اونکی کلیتوں سے
 رطوبت بکثرت پیدا ہوتی ہے اور رجوع خون کا انٹرٹون کی طرف زیادہ اور سیلان الدم
 سوزش کی مقام کی طرف سبک ہو جاتا ہے اور اونکو استعمال سے رفع قبضیت اور جو دوا
 دیجاتی ہیں سریع التاثر دکھائی ہیں اور پیپیر کی سوزش اور مرض بہرہ منی اور
 خاصکر دماغ کی امراض میں استعمال قوی سہلات کے مفید ہوتی ہے لیکن معالج کو چاہیے
 کہ ایسے صاب سہل بن سکے تاہم الکامات نامہ نقل جابو اور جملہ امراض کے ابتداء میں جلابو
 دینا جائز ہے مگر بعض حالتوں میں نفع کے عوض اندیشہ نقصان کا ہو مثلاً شکستہ استخوان
 اور معدہ اور اسعاد اور اسکرغلان کی سوزش میں باثری زخمی صورت میں ہوشیار
 کے ساتھ دینا چاہیے کہ ایسے موقع میں بیمار کا بلا حرکت اور آرام سے لیٹا رہنا منظور ہے اور
 سہلات کے دینے سے حرکات البدنی اور نفسانی لازم الوجود ہوتی ہیں جس سے انسان
 کی جان کا ضرر مقصور ہے اگر حاجت قوی داعی ہے تو بلکی سہلات کا دینا ردایا سہلات
 کے چند نجات تحریر ہوتے ہیں حسب موقع اونکو استعمال سے فائدہ اٹھادین جو ارشاد
 تقیہ معدہ بلکہ کل بدن کے فضلات کو دفع کرتی ہے اور قبضیت کے رفع میں صاحب اسرار
 صنعت - تربید مقشر سفون کر کے روغن بادام سے چربا کرین زنجبیل نبات سفید سبکو
 پس و جہا نکہ علی الہیم معجون تیار کرین خوراک سورم علی الدوم استعمال میں لادین -
 نسخہ دیگر غلیظ بلغم کو بدن کے گہرے مقام میں لگاتا ہے معدہ اور رحم اور دماغ کو بلغم و سودا
 پاک کرتا ہے مایئو لیا و خون و صرغ کو فائدہ دینا ہے اور کہا نسی کہنہ بلغمی اور درد سینہ کو
 نافع ہے صنعت - تربید مقشر کوٹ و صاف کر بادام روغن سے چربا کرین زنجبیل
 بمصلک تیرا غار بقون سفید پوست بلکہ کالی نبات سفید جملہ دوائیں کو کوفین اور صاف کر

اوسکی آہستگی سے ہوتی ہے یا سست و سست ہوتی ہے بعد از اچھ و اوج و ابجائی
 ہر بخوبی جذب ہو کر یا شیرابی دکھاتی ہے اور جلد امراض مزمنہ خصوصاً اسفل بدن کی بیماریاں
 کو مفید ہوتی ہر چنانچہ سوزش کے شروع میں اسکو استعمال سے عمدہ فائدہ ہوتا ہے اور اکثر
 بصارت کو تقویت دیتی ہے اور درد سر و دلچ و رخشہ و قروح گردہ اور سناہ و جذام و برص
 و استسقا و برقان کو دور کرتی ہے اور بہترین ہے وہ ہوتی ہے کہ بے مشقت بدون درد
 اور بغیر حرکت کے ہو اور جو شخص کہ عمدہ اور انتہائی یون اور سینہ بلکہ تمام اعضا و تنفس و نقل
 میں مبتلا ہونے کے استعمال سے چٹ پٹ آرام پاتا ہے اور بعض صفاوی معدی اور بعض طبع
 بلخی اور بعض دماغی امراض کو اس سے فائدہ ہوتا ہے مگر جو شخص کہ نحیف البدن اور سر میں
 پشیمان اور دماغ کی بیماریوں میں مبتلا ہو تو اسکو استعمال سے باز آوے ورنہ ہتھکڑ
 خون کا دماغ میں ہو جاوے گا جس سے نقصان جان کا تصور ہو یا وہ تنگ سینہ اور نفس تنگی
 سے لبتا ہے یا نفث الدم اور سل اور سینہ کو آرام میں گرفتار ہے یا اوس کا سینہ گوشت
 سے حالی اور گروں پتو و دراز ہے یا شانوں کی ٹہنی ٹہری ہوئی دیکھائی دیتی ہے یا مریضہ
 حمل کی حالت میں اور ضعف المعده اور قیق کی مرض میں گرفتار ہے یا بیمار معادالقی
 نہیں ہے یا کوئی عضو خون کے جریان میں مبتلا ہے تو فے کے وقوع سے ضرر کمال پاتا ہے
 اور گرم مزاج اور ضعف القوی خصوصاً خلو معدہ میں فے کے استعمال خطر اوٹھانا ہے مگر بلخی
 مزاج یا مبتلا بارہ امراض کا خلو معدہ اور حمام و ریاضت کے بعد اسکو استعمال سے آرام
 پاتا ہے اور جو شخص کہ معنادالقی نہیں حالانکہ اسکو فو کرنے کی ضرورت و ریشہ چاہیے کہ اسکو
 پہلے قویہ و اندلیون ضعیف سے آزمادین اور ایک دن قبل از فے ملین غذا محمود الکبیر
 منفع الاخطا مثل سوخو و مولی و شلغم کے تھے مگر کلا گو سفند و ماہی شور و نیزہ چرب و شیرین

غذا استعمال میں لاوین اور چند قدم چلاوین اور پانی کثرت سے پلاوین بعد ازاں آن مقبلاً
 کو کھلا میں اور کدی آنکھوں پر اور ایک پارچہ نہ ملائیم سخت شکم پر باندھیں اور دونوں غلا
 کو پیچ کر کپڑے پہنکی سے بکڑیں اور تے کرین مگر اکیدن میں مبالغہ نہ کرین بلکہ آہستگی کے
 ساتھ دو روز میں متواتر کرین اور معاد البق کو ہمیشہ مہینو میں ایک دو دفعہ تے کرنی
 مناسب ہے نہیں تو دو سرے مہینو میں ضروریات سے ورنہ امراض مذکورہ میں مبتلا ہو
 گا اگر ہر مہینو میں اسکے دن اور ساعات کو مختلف طور پر برتن اور جب گرمیوں کے دن بچا
 اخلاط میں ہو دوسری تب حفظ صحت کی واسطے فرما دیا کرین اور خریف کے فصل میں تے کرنا
 سے کنارہ کرین کہ سورٹ بجا کر کہو تے ہے اور تے کے بعد مانتہ اور شہ فصل اور کیفیت حال کے
 موافق گرم و سرد پانی سے دھوین اور آلو بخارا اصطک عود مہندی کلکند و دال المسک
 جو اربش عود زنجبیل و ہلبہ کامر با اور سیب و ہبی کا پانی اور الاجی سباری لوگ دار چینی
 وغیرہ دوائیں مقوی معدہ طبیعت اور فصل کے موافق چنانچہ صفراوی مزاج سرد تر
 ترشی مایل اور بھنی گرم و خشک دوائیں استعمال میں لاوے اور اگر تے کی دوا کھانے سے
 تے نہ ہو وے اور ردی مایہ امراض طاری ہو جاوین تو فوراً حقنہ کرین اور شہد تکیم
 بانی میں ڈالکر پلاوین اگر پسلیوں میں درد شروع ہو تو بارہ لگا دین اور نیم گرم پانی کی
 نمکید کرین اور اگر کثرت سے آنی شروع ہو جاوین اور بند نہ ہو دین تو بیمار کو فوراً انید
 میں لاوین بازو اور بند ٹلی نہ دوسری باندھیں پیکہ کرین مانتہ اور پاؤں پر سرد پانی چھپن
 اور انشیا و فاضلہ کی شکم پر الش کرین اور تے کی حاسبات کھانے کو دیوین فسحہ قطع تے اور
 تکین غشیان کی کرنا ہی صنعت زبردست آنا دوانہ سماق طباشیر کلہنج الکوبر جو سب بہر
 جملہ اجزاء کو کوٹیں اور جہان رکھیں اور آب سیب یا ہبی کے ساتھ یا شراب کے ہمراہ قد دوسرے

کے کہائیں نسخہ دیگر بلغمی اور سوداوی قے کو بند کرنا ہے صنعت گل سرخ۔
 عود مندی مصلیٰ سعد کونی سنبل حبیب بودہ پوست بیرون پسند و آجینی کوئی تک
 فرسخک زبیرہ سیاہ زرد شک سفوف کرین اور دوزوم تک سنجبین کے ساتھ کہائیں اباجند
 نسخات قے اور تجربہ رسیدہ ذیل میں تحریر ہوتے ہیں استعمال میں لا دین مجرب
 سلفٹائی رنگ جو شہر آب گندک اور جست سوتیار ہوتا ہے خوراک ۵ سرخ سے ۵ تک استعمال
 میں آتا ہے مرکب دیگر مجرب نار نارائیک جو سرسہ سیاہ اور پس ماندہ عوق انگور سے
 بنتا ہے خوراک نیم سرخ سے ایک تک دیا جاتا ہے مرکب دیگر مجرب اپنی کئی کو آنا جو شک
 جڑ ملک برازیل سے آتی ہے ساتھ سرخ سے دس تک خوراک دی جاتی ہے اور چونکہ یہ جڑ
 ہندوستان کے بازاروں میں نہیں ملتی لہذا اسکے بدلے اگر ادرکی جڑ استعمال میں
 لا دین تو عمدہ فائدہ نکل آتا ہے اور عجب آب و غرائب فوائد دہاتی ہے اور اگرچہ صف
 رائی کو استعمال میں لانا قے آورد و آون سو نہایت عمدہ مجرب دوا ہے مگر ترکیب بنا کر استعمال
 میں لانا افضل ترین دواؤں میں ہے لہذا چند نسخات اسکو حسب ذیل تحریر ہوتے ہیں علی بن
 لا دین مصفیٰ آون اخلاص کے واسطے جو کہا اہل نیکی بعد دو گھنٹہ پیچہ شحایت درد سعدہ کی
 کرنے میں اور جیکے قے نہ کرین ماسی بے آب کی مانند بقاری میں رہو میں اور جانور
 نیم سبل کی مشابہ ادھر ادھر لوٹ لوٹ ہونے میں ص سفید رائی کچھ قدر کی لیکر نیم
 کو فہ کرین اور مولیٰ میں بہر دیون اور شبانہ روز کے بعد مولیٰ مذکور کو سیرہ سیرہ
 کرین اور سنجبین شہد والی میں رات و دن بہر کہیں بعد از ان سنجبین مذکور کو
 جو شانہ ختم شبت اور لوبیا کے ساتھ پیون اور ادسکو اوپر قدرے مولیٰ پر درودہ کہائیں
 اور کمرسہ ہر استعمال میں لا دین مصفیٰ دیگر مدد بات بلغمی کو سہولت کے ساتھ کاشی

صنعت تخم مولیٰ اور بیاسنج راسی سفید مسلم ہر ایک حسب منشا پنچ کے پکڑین اور باقی پنچ
چون دین اور کینجین شہد والی ڈالکر پیوین اور بطریق مذکور نے کرین۔ قسم سوم
سیاہ کر بیان میں جسکو عربی زبان میں زہیق اور انگریزی مرکبوری اور منہ ہی بارہ
کتنے میں یہ ایک محدثی قسم جو چین سے آتا ہے دوسرے درجہ میں سرد تیرہ میں تر
اور بعض اطباء اسکی حدت اور قبض کے باعث گرم اور تر کے قایل ہیں اور اسکو دھان
کے سونگھو سے قوت شفائی اور دماغی قوتین جاتی رہتی ہیں اور مرض فالج کے ہو جانے
البدیشہ ہو اور اسکی مالش اور لپ سے آتش کے دانے اور خارش کے مواد اور ٹکڑا گرج
رطب اور قروح سابعہ دور ہو جاتے ہیں اور اسکو دھوئیں سے بھی فواید مذکور مقصور ہیں
بشرطیکہ جلن و ناک و کان کو نہ پہنچو اور صفائی خون کے واسطی نہایت عمدہ دوا ہے اور باہر
لگانے سے مصفے خون اور محکم الجلد ہوتا ہے اور بعض دفعہ اسکی حدت کے سبب جلد چاکر
اگھا دوس میں پڑ جاتا ہے اور اسکی تھوڑی مقدار کھانے سے غدود جاذبہ کی تحریک سے
رطوبات خاصہ صغرا اور تھوک کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور بعض دفعہ اسکو استعمال سے
رسولی اور بڑی ہوئی گلٹیان اور استسقا کا پانچ با اور دو ہوتا ہے اور اسکی زیادہ
مقدار کھانے سے نفخ کمزور مسوڑا پھول کر سُرخ ہو جاتا ہے گندہ دھن تھوک کثرت
سے آتا ہے اور زخون کے سبب گال و منہ کھجائی میں آخر کو مرض نہایت کمزور و نڈل
ہو کر رہی ملک عدم کا ہوتا ہے اگر اسکو مرکبات کو دفع سوزش اور صفائی خون وغیرہ
امراض کیواسطے کہلا یا جائے تو اسکی احتیاطین خیال میں رکھیں چنانچہ مرض طاقتور
اور مرض سخت مثل ذات الجنب وغیرہ امراض غشاء مدہونہ کہ تھوڑی سی بجا دین اور مسوڑا
ملاحظہ کرنے میں جب دیکھیں کہ وہ سُرخ یا پھول گئی ہیں تب اسکی استعمال سے باز آدین

اور کشنیز و لیمو و سماق کے جو شاذہ سو غزوہ کراوین بادہ شخص جو نہایت کمزور یا خازیری
 مزاج رکھتا ہے یا مرض درجہ روہ کو پہنچ گئی ہے ہرگز استعمال میں نہ لادو اور غذا لطیفہ
 بے ملک کہا میں اور جو شخص کہ ہر سال میں چند روز متواتر حبہ کے قدر پارہ خام کو کھائے
 بعد از آن استعمال آب گوشت کی کرے صحت اور باہ و اضمہ کی تقویت کیواسطی خصوصاً
 گرم مزاج میں بے نظیر ہے اب اس کے چند نجات محرب تخریر ہوتے ہیں استعمال میں لادو
 حب سیما ب آنک کے اقام اور قروح خبیثہ کو نافع ہے خازیر وغیرہ زخم و بواسطی
 نہایت سفید ہے ص عاقرقرہ جند بید تر متصل کی گندہ کندر پان ملہ اجزاساوی
 کبڑ میں اور پارہ گندہ ک کو علیحدہ کہل کرین یہاں تک کہ کھلی ہو کر کشتہ ہو جاوے بعد از آن
 سرکہ انگوری حب ضرورت قدری سنگ سیما فی دالکر اچھی طرح صلا یہ کرین اور جملہ ادویات
 کوٹ و چھانکر قدری آرد گندم ملا کر دوا کور میں آمیز کرین اور خوب کہل کرین یہاں تک
 کہ گولی بنانے کے لائق ہو جاوے حب بقدر زخم و باکریا کرین خوراک تین عدد و صبح تین
 شام استعمال میں لادوین اگر مٹہ جو سن کر آوے تو ترک کر دیوین نسخہ طلا مجرب آنک
 کے اقام اور زخم خبیثہ کے واسطی بہ اکیر ہے ص کندر متصل کی سیما ب ہر ایک دھبہ درم
 سبکو صلا یہ کرین اور چربی گردہ نر قدری کھایت بگھلا کر ملائیں اور فماد کرین مرہم سیما ب
 آنک اور قروح خبیثہ وغیرہ زخموں کے دور کرنے میں صاحب اسرار ہے ص
 سیما ب نیلہ تہہ سوختہ سیما ب سوختہ موم سفید روغن کاو موم دروغن کو کھچو
 میں آگ پر بگھلا کر آوٹار لین اور ادویات مذکورہ سفون کر کے اوس میں ڈال دیوین اور
 خوب ملین یہاں تک کہ باریچہ میں نابو داوڑ بے معلوم ہو جاوے استعمال میں لادوین اگر
 نیلہ تہہ کے برابر مزاج ہی ملائیں تو مناسب ہے مرکب کیا لوٹل جو ملک اور پارہ سو

تیار ہوتا ہے ایک سسج کے مقدار نیم سسج افیون کے ساتھ ذات الحبیب وغیرہ امر
مذکورہ میں دیکھیں تاکہ اسہال کے ہمراہ نکل نہ جاوے مرکب گری می لوڈر ملین دافع
صفرا مصف خون باضم غذا دافع آتشک اور امراض الکبد اور بدہضمی اور خزانہ کو فائدہ
کرتا ہو جس بارہ کہ یا سبھی چینی کے برتن میں اس قدر پسین کہ پارہ پچھین بے معلوم
ہو جاوے اور گینگی رنگ کر او ز خوراک ڈھائی سسج سو ۴ درم تک دے سکتے ہیں اور ڈھیرہ
کی مقدار میں چار چاول پارہ ہونا ہو مہرسم سیاب مصف خون دافع صفرا اور آتشک اور
جگر کے امراض میں ملائم جگہ مثل گوشہ دان و لعل کی جلد پر مالش کرتے ہیں اور اس
ترکیب کو پارہ خون میں منجذب ہو کر جسم کی تمام گھٹیاں میں سرایت کر جاتا ہے صنعت
سیاب چربی گردہ و نمہ چربی گردہ گو سفد سبکو ملا کر خوب ملین بہا تک کہ سیاب نظر نہ آوے
خوراک ایک سسج سے ڈھائی سسج تک استعمال میں لاوین اور کبھی پارہ کے استعمال
سے بدن کی اجزا میں شقاق اور زخم پڑ جاتے ہیں جو ر دن میں سو جن اور درد ہوتے
ہے اور کل جسم کی گھٹیاں پہونکر ذیل کے طور پر نمودار ہو جاتی ہیں اور اٹھا گھاؤ
ویر میں اچھا ہوتا ہے علاج حب القطن کی ایک انار شیرہ میں کچھ بزرگ کاٹی کلین اور
وزن کرتین دن پیوین دیگر پوست درخت پیل ۵ لار بانی انار میں ملا کر جوش
دو ہون چند اندہ نصف بنار بنکر اڑ جاوے بعد ازاں او مارین اور شیر گرم کے ساتھ
پارہ پان کو رو ہو دین کہیو مکہ ان دونوں ترکیبوں کو جو اوپر مذکور ہوئی ہیں سیاب
خوردہ بول کی پارہ کو خل جاتا ہے اور شفا کٹی پاتا ہے قسم چہارم انڈا اور اسکو
میں چھوٹا پتھر اور غار سی سہ اور رومی کو خلق اور یونانی طمطاوس اور
سربانی صدید اور انکیز انٹی سوئی بوتے ہیں اور یہ معدنی قسم مختلف دلائل سے

آتا ہے دویم درجہ میں سرد سویم میں خشک اور رطوبات زائدہ اور مرض اسہال کیوہے
 مجفف اور قابض ہے اعصاب اور باہرہ کی تقویت اور حفظ صحت چشم کے لئے بے نظیر ہے
 اور اکھون کی گرمی اور اونکو زخموں کی رطوبت اسکے استعمال سے دور ہو جاتی ہے
 جلن اور التهاب خاصکے پیپرا اور اوکی مجاری ہوا و خضیتین و پستان و وجع مفاصل کے
 شدید جلن وغیرہ امراض کو دفع کرنے کے واسطے نہایت عجیب تاثیر کی کہلاتا ہے
 کیونکہ اسکے کھانے سے جسم کی گرمی و طاقت اور دل و شراہین کی قوت اور دوران
 خون کی تیزی گھٹ جاتی ہے اور سرخ کیسے تبدیل با جاتے ہیں اور گردن خون کی
 دہیمی ہونے کے باعث خود فعل مقام محترق کا کم ہو جاتا ہے اور سفید کیسوں کی چسبیدگی
 و لزوجت منع ہوتی ہے مگر پیش اور معویہ و امعاء کی جلن میں اسکو استعمال سے سہرا
 ضرور نقصان ہوتا ہے اور جب کبھی اس کا عمل و ماغ کے آٹھوین جوڑی پر جبکہ عصبہ شکر
 کہتے ہیں ہوتا ہے تب اسکو اثر سے معودہ متاثر ہو کر غثیان و فے لاتا ہے اور انکو عمل سے
 پیپرا معمول ہو کر مواد زیرش کے زیادہ بہا نا ہے لہذا اسکا استعمال اسطورہ سے جائیے
 کہ جس شخص وغیرہ کی علامات پیدا ہو دیں اس لحاظ سے اسکو ہمراہ انفیون یا سوڈا و اثر
 یا چند قطرہ نیز اب تک کے ملا کر کھلا دیں اور یاد رہے کہ اسکو استعمال کی برداشت حالت
 جلن میں بہ نسبت صحت کے اور ولایت کے لوگوں کو بہ نسبت ہولندین کے زیادہ
 ہوتی ہے اور جس قدر جلن شدید ہو اوسی قدر اوسکی برداشت زیادہ رہتی ہے جب
 نشان و فے نہین ہوتی اور اسطرح برداشت دوسری ادویات کی مرض میں صحت
 کی نسبت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ بخار میں کونین اور جوڑوں کی درد اور زچہ کے بخار میں
 انفیون اور کرنا زمین بچناک یعنی مشہ تبلیا اور نقرس میں سورنجان اور اختناق الرحم

میں جو این خراسانی کہہ جاتی ہے اور خصوصاً بعض مزاج کو سرمدیہ کی استعمال سے پستی و نالو
 زیادہ ہوتی ہے اسکو ایسے اشخاص کو ہوشیاری سے دیوین اور امتدائین اسکی برداشت
 کم اور جذبہ دفعہ دینے سے بموجب عادت ہو جانے کے برداشت اسکی زیادہ ہو جاتی ہے
 اور بعض اوقات اسکو قصد کے بعد کیا نوبل افیون کے ہمراہ استعمال کرنے میں کو اثر نہ
 قائم رہے کیونکہ اسکی استعمال سے حرکت قلب دہی ^{تجدید} اور دوران خون سست ہو جاتا ہے
 اور اگر سرمدہ کو مرادید و ڈیون کے گوہر بنات سفید کے ساتھ برتین تو شکبوری اور بیا
 چشم کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے اور رسوت اور سماق کے ساتھ آنکھوں کے لکڑ
 اور اسکی کچلی کے واسطے نہایت مجرب ہے اور اسکو دہنیاں تازہ اور نار چوکا کے
 پانی میں گیس کر آنکھوں اور کانوں میں چکانا انکی پیوے اور ہنسیان کو نافع اور طار
 ہوتا ہے اور خون کا بہنا خواہ کسی جگہ سے ہو اسکی چھڑک نے سے رک جاتا ہے اور
 اسکی جی سے اور ارجیف اور مقعد کی گہاؤ نگو فایہ ہوتا ہے اور انکی چھڑکنے سے طبقہ قریب
 جسم اور آرتھریس اور آند و غیرہ اعضا اگر گہاؤ کو زخم بہنے کے باب میں عمدہ
 فایہ سریرع الناثیر ہوتا ہے ہر کب ٹارٹار ایٹمیک جو سرمدیہ اور پس ماندہ جو
 انگور سے تیار ہوتا ہے اور اسکو مختلف فوائد خوراک کے مختلف مقدار سے ہوتے ہیں
 چنانچہ جبہ دانی خشن کی مقدار کہانی جلد و جگر و عنق الطحال کی رطوبتیں زیادہ پیدا
 ہوتی ہیں - بلغم اور التهاب کے متورمی مادہ کو نکالتا ہے پسینہ آتا ہے اور ایک چاول کے
 مقدار کہانے سے دو اکاثر زیادہ ہوتا ہے بنف سست و کمزور طبی ہے جی متلا تاؤ
 خواہش طعام کی جاتی رہتی ہے اور ڈیڑھ سنج کے استعمال سے مریض تے اور سہا کے
 ساتھ راہی ملک عدم کا ہوتا ہے امراض سینہ اور کلد اور جوڑوں کے پرانی بیماریوں

انار کے طور اسکو باہر لگاتے ہیں اور دوران خون کے کمزور کرنے کو ناصکر التہاب کو مستحب
 امراض میں اس کو کراتے ہیں اور وضع حمل میں اسکو استعمال سے فم رحم کو ڈھیلہ
 کرتے ہیں اور بخاروں میں کہلا کر پسینہ لانے میں قسم چم عشبہ کو بیان میں اسکو
 انگیزی زبان میں سار سا پرکلاز رومی سرستہ کہتے ہیں اور تمبر سے درجہ میں گرم خشک
 ہوتا ہے اور بہ درخت امریکہ کے ٹالو میں پیدا ہوتا ہے اور جڑ اسکی اکثر استعمال میں
 آتی ہے اور ۱۸-۱۹ انچ کے قریب لمبی بے بو ذالقیح و تیز کبیدر لعابدار ہوتی ہے اور رنگ
 بیورہ امیل بسرخ اور اسپر بہت سی باریک باریک جڑیں لگی ہوتی ہیں بلخی اور سوڈا
 امراض کیواسطی اس کا فائدہ بموجب مخالف کیفیت کے ظاہر ہے بعض اوقات صفراوی
 اور دموئی مزاج کیواسطی نافع ہے اور فواید اسکو بعض امراض خاصکر آتشک وغیرہ میں
 جو بچپنی کے فاجہ مقام بلکہ اوس سے بھی بہتر ہیں اور ضرر اس کا جملہ امراض عارہ میں
 اس کے نفع سے زیادہ ہے مصغی خون اور مقوی معدہ اور آتشک کو دوسری درجہ میں
 خواہ تنہا خواہ اور دواؤ کو ہمراہ نہایت مفید پڑتا ہے اور جوڑدگی پُرانی درد و نفوس
 صوق النساء میں منوم اور معرق ادویات کے ساتھ بہت مفید ہوتا ہے کمزوری کی اور
 اور پُرانی دملیوں میں کہ جب ان سے بہت زیادہ مواد جاری ہو بہم دوا فائدہ مند
 ہے اگر تولد عشبہ آدھہ سیرانی میں جویش دیون جب پاؤ بہرہانی دھی شب شیرین
 کر کے پلا دین۔ دمہ اور پُرانی کہانسی اور استقا اور عشہ اور ڈھیلہ پڑ جانے بدن
 اور منہ کے ٹہرا ہو جانے میں عجائب صورت تاثیر کی دیکھا جاتا ہے اور نکودفع کرنے کے
 بابت بے نظیر ہے اور اسکی جی سے مدر حیف اور سقط جنین ہوتا ہے اور گلاب کے ساتھ کیم
 لب کرنا روکی نکسین اور اورام کی تحلیل ہوتی ہے اور علک الطبع کے سمندر سفید

سب کرنا سفید و در استعمال کے دنوں میں اغراض نفسانیہ اور تحت حرکات بدنہ اور مباشرتاً و غیرہ اور
 اشیاء ترش سو پر پیر کرین اور اب چند نشجات مجرب تحریر ہوتے ہیں محل مادی کو مستطاب
 استعمال میں لا دین جو شانہ عشیہ بانی شیرین میں گنہ تک بہکو کر بند برتن میں
 جوش دیوین جب ایک ٹلٹ صد گھٹ جاوے تب سرد کر کے چان لین خوراک ۴۰ تولد سے
 آدھا باونک دیوین ایضاً صفی صفا خاک صکر جو آنک کے سبب سے بچان خون
 وغیرہ ہی پایا جاوے سفید ہوتا ہے گل سفید گل بنو ذر عتاب و لاسی سر ہیکہ سفید سفید
 آٹو بخار اتر مندی بلبلہ زبو برگ تسنا عشیہ ہندی بوئی اکتھین نبات علی الرسم
 جوش مذکر کے چند روز تک استعمال میں لا دین اگر اس میں چند عدد بادام پیڑ کے وقت
 ڈال لین تو بہتر ہے صفوف جو روکھی درد کو نہایت مفید ہے عشیہ نبات سفید سکبہ سفید
 کے طور پر بنا کر بوتل میں رکھ کر چوڑی خوراک ۴۰ تولد علی الصبح کہا میں معجون عشیہ
 وردین اور امراض بلغمیہ اور ضعف معدہ اور ضعف قوت فاضلہ اور کم شہوار جو رطوبات کو سبب
 ہوئی ہیں اور کو نہایت مفید مجرب ہے صنعت عشیہ چاہہ مشقال سلجہ دار چینی ہر ایک
 پانچ مشقال سو نمٹہ لڑنگ الاچ و دانہ کبیرہ ایک نین مشقال حل خالص آثار علی الرسم تیار کرین
 خوراک ۴۰ تولد عرق گلاب وغیرہ عرق مناسبہ کو ساتھ کہا میں اسطیور معرفات اور درہ رات مثل
 شورہ فالسہ و لمبو کر شربت وغیرہ ٹکین و ترش و مہر و دیات خون کے رقیق اور صاف بن کر
 نہایت عمدہ سفید ہوتی ہیں کیونکہ انکو استعمال خواہ و سم دار مادی پیشاب و پسینہ کی راہ اخراج
 پانی میں جان اور گرمی جسم کی کم ہو جاتی ہے دوران خون پر صورت ٹکین کی چھا جاتی
 قسم ششم عیش کے بیان میں انگریزی زبان میں کوکائٹ ہندی چھپناک یا میٹھا
 تیلیہ کہتے ہیں اور ہندوستان میں اکثر کرساتہ پیدا ہوتا ہے چارم درجہ میں گرم و

ہے اعصاب اور باہ کی تقویت میں بے نظیر ہے اور شیخ امراض بارہ رطبہ خاصہ جو درد کے
 علامات میں شامل ہیں مفید پڑتے ہیں انتہا بار اور سوزش کے دفع میں عجیب مریخ انسانہ
 مشابہ اکثر کے دیکھا کہ اس کو کرازا اور ملتہب امراض میں بکثرت برتا جاتا ہے ورج مفاصل اور
 درد اعصاب خصوصاً شقیقہ اور درد اعصاب اس طرح ہو جاتی ہیں سحدہ کی شدید درد جو اس کو
 برسوں تک کوئی اور دوا کا رگز نہ ہوئی ہو اخیر کو اس کو کہانے سے بالکل آرام آ جاتا ہے اور
 بعض حکما کہتے ہیں کہ اگر اس کو بد وقت اور برابر حال میں استعمال کیا جاوے تو نقص و جو تک
 وغیرہ کی حاجت نہیں رہتی کیونکہ یہ دوا فعل اعصاب اور خون کے فساد کو کم اور اس کے عمل کو
 پست و مست کر دیتی ہے لیکن بہت احتیاط یہ ہے کہ بدون مدبر کرنے کے اس کو نہ برتن کیونکہ یہ
 دوا قوی طاقت اور سمیاتیات کے قسم سے ہے اور اس کو استعمال کے دلوں میں جو ضرات و لہیان
 و بقولات و اشیا افناخ و مجامعت وغیرہ حرکات تعب سے پہلے نہ کرے کہ اس طرح اس کو
 میٹھا تیلیہ کو لیکر پوٹلی میں باندھ کر چرب آب منڈیا میں لٹکا دیں اور دو گھنٹہ تک جوش و بویں
 بعد از ان سوکھا کر استعمال میں لا دیں جب مجرب ملنی اور مرکب بخاروں کو دور کرنے میں
 و ہذا م و داء الحی و ہر ص و ہن و غیرہ ملتہب مرضوں میں مفید پڑتی ہیں ص بارہ و گندہ
 اندر اور ہیناں مدبر متور یہ کہ جے ہیکر زرد پوسٹ بلیڈ آندر پچھل سیاہ مچ تر نال درنی
 پہلے بارہ و گندہ ہلا کر کھل کرین ہیناں کہ یہ چین بارہ بالکل نابود ہو جاوے بعد از ان جلا دوا
 میکروٹین اور بانی ہیناں کے ساتھ کھل کر کے گولی مقدار سیاہ مچ کے باندھیں خوراک ایک
 حب یا زیادہ حسب برداشت طبیعت اور بخار و شربت نبات سفید کے ساتھ اد پچش و اسہال وغیرہ
 امراض میں شربت شہد کے ساتھ کھائیں و دیگر مجرب میٹھا تیلیہ سفوف کر کے رکیٹی فاسٹا پٹر
 شرب میں دم گھنٹہ بہر ہنگو رکھیں بعد از ان مقطر کر کے استعمال میں لا دیں خوراک ۱۰ پوند
 عرق مالش مجرب عصبی درد اور وج مفاصل کیو اسطہ نہایت مفید ہے ص میٹھا تیلیہ شنگاؤ

سفون کر کے اسپرٹ شراب میں ۳۳ روز تک ہلکے رکھیں بعد ازاں نلکے سے نکال کر استعمال میں لایا۔

۹۲۱۸

۵۶۷

۷۲

قطعہ تاریخ

از نتائج طبع نازک خیال ناشر سپہ سال ملک اشعار غفور مفتی غلام سرور صاحب لاہور

جب حکیم احمد علی نے گردیا سرور رقم بدینہایت خوشنما رنگین مقالہ تصد

مصرعہ تاریخ فرمایا سرور شغیب نے اچھا نسخہ احمدی جتید سیار تصد

قطعہ تاریخ



از نتائج طبع ناشر نشر و لیدیر ناظم نظم بے نظیر فصیح الغصا اردہن رساموہی اکرم بخش صاحب
مدرس اول گورنمنٹ بربنچ سکول دہلی دروازہ لاہور

چونکہ احمد علی حکیم طیب نے کرد اسجاد میں مقالہ تصد

بہر تاریخ او سرور شغیب نے شمع دانش این سال تصد

استہار

شایقین و ناظرین اس رسالہ کو اطلاع ہو کہ جن صاحبان دور و نزدیک کو خریدار رسالہ
موصوف کا منظور ہو بار سال قیمت ۸۰ محصل ڈاک اکل ۹۰ بذریعہ ٹڈاک طلب فرمائیں
جو صاحبان چاہیں مزید خریداری فرمائیں اور ان کے لئے تخفیف کیجاو گی کم ماہ ستمبر ۱۹۸۷ء

العبد لاہور دہلی دروازہ متصل کوٹوالی کوچہ کونہی الزان

منفق و مکرم ہندہ با لوگندامل صاحب گورنمنٹ میوزیم سکول لاہور نے اس رسالہ کی
تقدیر اور تالیف میں اس قدر امداد فرمائی کہ شکر یہ ادعا علم دوزبان سے باہر ہے

اعلان ایک سہ ماہی ہفت روزہ لاہور میں شائع ہوا ہے۔ اس کی اشاعت دہلی میں ہوتی ہے۔

